اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
القرآن

خزینہ
کراماتِ اولیاء

ازافادات

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

خطیبِ پاکستان علامہ محمد شریف نوری نقشبندی

نوری کتب خانہ۔ لاہور

خزینۂ کراماتِ اولیاء

ازافادات

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ:

خطیب پاکستان علامہ محمد شریف نوری نقشبندی مدظلہ

ناشر:

نوری کتب خانہ لاہور

بفیضان کرم
الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی قدس سرہٗ
قادری نوری

بفیضان نظر
الحاج پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی مدظلہ
قادری نوری

اہتمام اشاعت
پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

2000ء

نام کتاب: خزینہ کرامات اولیاء
افادات: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی
ترتیب و تدوین: علامہ محمد شریف نوری نقشبندی
طابع: پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
ناشر: نوری کتب خانہ لاہور
قیمت: -/135 روپے

تقسیم کار
نیو نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
نیو نوری بک ڈپو دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر، اردو بازار لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار کراچی

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ

ضروری گذارش

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ادارہ نوری کتب خانہ لاہور نے حتی الامکان آپ کی خدمت میں جو کتب پیش کیں ان میں جدید طرز طباعت اور معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ اس میں ہم کس حد تک کامیاب رہے آپ ہمیں اس سے آگاہ فرمائیں۔

ہر کتاب کی پروف ریڈنگ بارہا کئی علمائے دین سے کروائی گئی ہے مگر اس کے باوجود اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ہمیں نشاندہی کر کے ممنون فرمایئے تاکہ اسے آئندہ ایڈیشن میں درست کیا جاسکے

خیر اندیش

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

ناظم نوری کتب خانہ۔ لاہور

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنم بھی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک نوجوان نے آپ کے قدم پر قدم رکھ کر کہا کہ یوں شیخ کے قدم پر قدم رکھا کرتے ہیں۔ ایک پوستین آپ کی بغل میں تھی اُس نے کہا کہ یا شیخ ایک ٹکڑا اس سے مجھے بھی عنایت فرمائیں تاکہ آپ کی برکات مجھے بھی حاصل ہوں۔ فرمایا اگر تو بایزید کی پوستین پہن لے گا تو تجھے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا جب تک کہ بایزید جیسا کام نہ کرے گا۔

جنتی اور دوزخی کا فیصلہ فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید اپنی بیوی زبیدہ سے مناظرہ کر رہا تھا اثنائے گفتگو زبیدہ نے ہارون الرشید کو دوزخی کہہ دیا۔ ہارون الرشید نے کہا کہ اگر میں دوزخی ہوں تو تمہیں میری طرف سے طلاق ہے۔ غرض دونوں آپس سے جدا ہو گئے۔ چونکہ خلیفہ کو زبیدہ سے بہت محبت تھی۔ اور زبیدہ بھی خلیفہ کو نہایت محبوب رکھتی تھی۔ اس لیے دونوں بے قرار ہونے۔ تمام علماء کرام کو جمع کر کے فتویٰ طلب کیا۔ مگر چپ رہے اور کہنے لگے کہ سوائے ذاتِ اِلٰہ العٰلمین کے کوئی نہیں جانتا کہ خلیفہ دوزخی ہے یا بہشتی۔ اس وقت حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آپ کی مجلس میں موجود تھے اور عمر میں بھی بہت نابالغ تھے۔ آپ نے کھڑے ہو کر کہا کہ اس مسئلہ کا جواب میں دیتا ہوں۔ سب لوگ حیران ہو گئے کہ ایک بچہ کیا جواب دے سکتا ہے۔ تب ہارون الرشید نے آپ کو

بلا کر پوچھا تو آپ نے کہا کہ چونکہ آپ سائل ہیں اس لیے تخت سے نیچے اُتر جائیں اور مجھے تخت پر بیٹھنے دیں۔ تب میں جواب دُوں گا۔ خلیفہ نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ تخت پر بیٹھ گئے تو فرمایا کہ تمہارے سوال کا جواب بعد میں دُوں گا پہلے تم میری بات کا جواب دو۔ پوچھا کیا سوال ہے۔ فرمایا کہ کیا کبھی کسی گناہ کے کر سکنے کی ہمت ہوتے ہوئے تم نے خوف خداوندی سے اس گناہ کو ترک کیا۔ خلیفہ نے کہا کہ ہاں۔ تب آپ نے فرمایا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم بہشتی ہو۔ تمام علمائے کرام نے یہ سُن کر کہا کہ یہ کس طرح اور کس حکم سے۔ آپ نے فرمایا قرآن کہتا ہے "وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى"۔ یہ آیت سُن کر تمام علمائے کرام آفرین کہتے ہوئے کہنے لگے کہ جب بچپن میں یہ حال ہے تو جوانی میں کیا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک اور ایک شہزادے کو زیارت نبوی کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مسجد سے نکلے۔ راستے میں ایک سیدزادے سے ملاقات ہوئی تو اُس نے آپ سے کہا کہ اے ہندوزادے یہ کیا ٹھاٹھ بنا رکھا ہے؟ میں باوجود اس کے کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کا فرزند ہونے کے بڑی مشکل سے روزی کما کر کھاتا ہوں اور تو اس قدر شان و شوکت کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے جدامجد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں اس پر عمل پیرا ہوں اور تم عمل پیرا نہیں ہو۔ اسی رات آپ نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ آپ ناراض ہیں۔ ناراض ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا اے عبداللہ! تو نے میرے فرزند کو طعنہ دیا ہے۔ جب عبداللہ خواب سے بیدار ہوئے تو اس سیدزادے کی تلاش میں نکلے تا کہ معافی مانگیں۔ اللہ کی قدرت کہ اُسی رات اُس سیدزادے کو بھی نبی کریم علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی اور اُسے فرمایا کہ جب تیری یہ حالت تھی تو تُو نے عبداللہ بن مبارک کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا

اگر تو یہ لفظ نہ کہتا تو نہ طعنہ سنتا۔ وہ بھی خواب سے بیدار ہو کر آپ کی تلاش میں نکلا تاکہ معافی مانگے۔ راستہ میں دونوں کی ملاقات ہو گئی۔ ایک دوسرے نے اپنا خواب بیان کر کے معافی مانگی اور آئندہ کے لیے توبہ کی۔

عجائب و اسرار کا انکشاف

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے پروردگار نے مجھے تمام موجودات سے مستغنی کر دیا اور اپنے نور سے منور کر کے اپنے عجائب و اسرار کا محرم بنایا اور اپنی عظمت و ہیبت مجھ پر ظاہر فرمائی تو میں نے یقین کی آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دیکھا اور حق سے اپنی طرف دیکھ کر اپنی صفات پر نظر کی تو معلوم ہوا کہ نور الٰہی کے مقابلے میں میرا نور سراسر تاریکی ہے اور میری عظمت اس کی عظمت کے مقابلے میں سراسر حقارت۔ اور اس کی عزت کے مقابلے میں میری عزت بالکل نابود۔ وہاں ہر طرف صفائی ہی صفائی ہے اور مجھ میں کدورت ہی کدورت۔ پھر نگاہ کی تو اپنے نور میں اس کا نور دیکھا۔ اور اس کی عزت و عظمت میں اپنی عزت و عظمت کو دیکھا۔ اور معلوم ہوا کہ جو میں کرتا ہوں اسی کی قدرت سے کرتا ہوں۔ جب اس کا نور میرے دل میں چمکا تو انصاف و حقیقت کی نگاہ سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ساری عبادت حق کی طرف سے ہی تھی نہ کہ میری طرف سے۔ میرا خیال تھا کہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں لیکن معاملہ برعکس نکلا۔ میں نے عرض کیا۔ الٰہی! کیا معاملہ ہے۔ جواب ملا کہ سب کچھ میں ہی ہوں اگرچہ افعال تمہارے سرزد ہوتے ہیں لیکن ان کی توفیق میں ہی دیتا ہوں۔ پھر میں نے حق تعالیٰ کی طرف نگاہ کی۔ تو حق تعالیٰ کو حقیقت میں دیکھ کر وہاں پر قیام اور اکرام کیا اور کوشش کے کان بند کر دیے اور زبان کی زبان کو نامرادی کے منہ میں بند کر کے کسی علم کو ترک کر دیا اور نفس امارہ کی زحمت کو درمیان سے اٹھا دیا۔ تب میں نے تمام موجودات کو حق سے دیکھا اور جب میں نے زبان لطف سے اس کی مناجات کی اور علم حق حاصل ہوا

اور اسی کے نور سے اسے دیکھا اور اُس نے مجھ سے فرمایا۔ اے بایزید! تو بغیر سب کے سب کے ساتھ ہے۔ میں نے عرض کی الٰہی! میں اس پر مغرور نہیں ہوں۔ اور اپنی ہستی پر تجھ سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں تو بغیر میرے میرا ہو جا۔ یہ میرے واسطے بہ نسبت اس کے کہ میں تیرے بغیر اپنا بن جاؤں بہتر ہے کیونکہ میں تیرے ذریعے سے باتیں کرتا ہوں اس لیے یہ دستور ہے کہ تیرے بغیر نفس کے ساتھ تیرے کوچہ میں آؤں۔ ارشاد ربانی ہُوا کہ اب شریعت کا خیال کر۔ اور امر و نہی کی حد سے باہر ہرگز نہ نکل تاکہ تیری کوششوں کو ہم منظور کر لیں۔ میں نے عرض کی کہ میری مراد ہے۔ اور اگر تو مذمت کرے تو تُو عیب و نقصان سے پاک و منزّہ ہے۔ مجھ سے فرمایا کہ یہ تُو نے کس سے سیکھا۔ عرض کیا کہ سائل مسئول کی نسبت بہتر جانتا ہے کیونکہ وہ مراد بھی ہے اور مرید بھی حجاب میں بے اور عجیب بھی۔

جب مجھے صفائی حاصل ہو گئی تو میرے دل نے رضائے حق کی ندا کو سُنا اور وہ مجھ سے خوش ہُوا اور اپنے نُور سے مجھے منور کیا اور ظلمتِ نفس اور کدورتِ بشریت کو نظر انداز کر دیا۔ تب میں سمجھا کہ میں زندہ ہوں اور اس کے فضل و کرم سے خوشی کی بساط بچھائی ہے فرمایا کہ جو کچھ تُو چاہتا ہے مانگ لے۔ مَیں نے کہا میں تجھے چاہتا ہوں جو کہ افضل سے افضل تر اور کرم سے بزرگ تر ہے اور تجھ سے تجھی پر قناعت کرتا ہوں۔ جب تو میرا ہے تو میں فضل و کرم کی کتاب کو لپیٹ دیتا ہوں تو ماسوا کو میرے سامنے نہ لا۔ اور اپنے آپ سے مجھ کو باز نہ رکھ۔ چنانچہ تھوڑی دیر تک مجھے اس عرض کا کوئی جواب نہ ملا۔ پھر کرامت کے تاج کو میرے سر پر رکھ کر فرمایا کہ تو سچا ہے اور سچ کا متلاشی ہے۔ تو نے حق دیکھ لیا اور سُن لیا۔ میں نے عرض کیا کہ سب کچھ سنا تجھ ہی سے ہے۔ پھر میں نے ثنا کی اور مجھے کبریائی کے بازو دیئے گئے جن کی مدد سے میں نے عزا کے میدان طے کر لیے اور اس کی کاریگری کے کمالات کو دیکھا جب اُس نے میری کمزوری کو دیکھا اور نیاز مندی کو پہچان لیا تو اپنی قوت کے ساتھ مجھے

قوی بنادیا اور اپنی زینت سے آراستہ فرمایا اور تاج کرامت میرے سر پہ رکھ کر توحید کا دروازہ مجھ پر کھول دیا۔ جب مجھے میری صفات کا اس کی صفات میں مل جانے کی اطلاع ہوئی تو اپنی خودی سے مشرف فرما کر اپنی بارگاہ سے میرا نام رکھا۔ دوئی جاتی رہی اور یکتائی ظاہر ہو گئی۔ پھر فرمایا کہ جو تیری رضا ہے وہی میری رضا ہے۔ تیری بات میں کسی قسم کی آلائش نہیں ہونی چاہیئے تاکہ مجھے کوئی مغرور نہ کر سکے۔ اس کے بعد مجھے زخم لگایا اور دوبارہ زندہ کر دیا۔ جب امتحان کی بھٹی سے نکلا تو زیادہ خالص بن کر نکلا۔ فرمایا لمن الملك یعنی کس کی بادشاہی ہے۔ میں نے عرض کی تیری۔ پھر فرمایا کہ کس کا حکم ہے۔ عرض کیا کہ تیرا۔ پھر پوچھا کہ کس کا اختیار ہے جواب دیا تیرا۔ چونکہ یہ عہد و پیمان کی بات تھی۔ جو اس نے شروع میں سنی چاہی تاکہ مجھ پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ اگر میری رحمت بروئے کار نہ آئی تو مخلوقات کو بالکل آرام نہ ہوتا۔ اگر محبت نہ ہوتی تو نہ ہی قدرت ہوتی اور نہ ہی میں ہوتا۔ پھر جباری کے باعث قہر کی نگاہ سے میری طرف دیکھا تو میرا نام و نشان بھی نظر نہ آیا۔ پھر جب مستی میں میں نے تمام جنگل طے کر لیے اور آتش غیرت سے ساری کٹھالیوں میں پگھلا کر رکھ دیا اور میدان فضا میں طلب کے گھوڑے کو دوڑایا تو نیاز سے بڑھ کر اور کوئی شکار نظر نہ آیا اور خاموشی سے بہتر اور کوئی چراغ نظر نہ آیا اور کوئی بات سوائے اس کے اچھی نظر نہ آئی اس لیے سرائے ملکوت میں قیام کر لیا۔ صبر کا پیراہن پہن لیا۔ پھر طلب اس حد تک پہنچ گیا کہ بشریت کا ظاہر و باطن خالی دیکھا۔ اس کے بعد قضاء خدا نے میرے تاریک سینے پر فراخی کر دی۔ توحید اور تجربہ کی زبان دی۔ اس لیے اب میری زبان لطف صمدانی سے ہے اور میرا دل نور ربانی سے اور آنکھ صفت یزدانی سے۔ میں اس مدد سے بولتا ہوں اور قوت حاصل کرتا ہوں۔ چونکہ میں اسی سے زندہ ہوں۔ اس لیے ہرگز نہیں مرتا۔ اور چونکہ میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں اس لیے میری زبان توحید کی زبان ہے۔ میری زبان ابدی ہے اور اشارات ازلی۔ میری جان تجرید کی جان

ہے۔ میں خود بخود نہیں کہتا تاکہ محدث نہ بن جاؤں۔ اور نہ ہی خود کہتا ہوں تاکہ مذکر نہ بن جاؤں۔ جس طرح چاہتا ہے زبان کو وہی حرکت دیتا ہے۔ میں تو درمیان میں صرف ترجمان ہوں۔ حقیقت میں گفتگو کرنے والا وہی ہے، میں نہیں ہوں۔ چونکہ اس نے مجھے بزرگی دی ہے اس لیے فرمایا کہ خلقت تجھے دیکھنا چاہتی ہے۔ لیکن میں نے عرض کیا کہ میں مخلوق سے رابطہ نہیں چاہتا۔ اگر تو مخلوق پر میرا ظہور چاہتا ہے تو میں تیرے احکام کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی وحدانیت سے آراستہ کر تاکہ مخلوق مجھے دیکھے۔ میرے درمیان کوئی واسطہ نہیں رہے۔

میری یہ مراد پوری کر دی گئی اور کرامت کا تاج میرے سر پر رکھا گیا اور حدودِ بشریت سے مجھے پار کر دیا اس کے بعد حکم کیا کہ میری مخلوق کے پاس جاؤ۔ میں نے ابھی ایک ہی قدم بارگاہ سے باہر رکھا تھا کہ دوسرے قدم پر گر پڑا۔ اسی وقت ہاتف غیب سے آواز سنائی دی کہ میرے دوست کو واپس لے آؤ کیونکہ وہ میری بے ادبی نہیں کر سکتا اور میرے سوا کسی اور کی راہ پر نہیں چلتا۔ جب میں وحدنیت کو پہنچا تو وہ پہلا ہی لمحہ تھا جب میں نے توحید کو دیکھا کئی سال تک فہم کے قدموں سے اس وادی میں چلتا رہا۔ پھر ایک پرندہ بن گیا جس کی آنکھ یگانگی کی تھی۔ جب میں مخلوق سے غائب ہوا تو میں نے کہا کہ میں خالق تک پہنچ گیا ہوں۔ اس کے بعد میں نے وادیِ ربوبیت سے سر نکالا اور ایک پیالہ پیا جس سے ابد تک ذکر کی پیاس نہ بجھی۔ اس کے بعد وحدانیت کے میدان میں اُڑا۔ تیس ہزار سال تک وہاں اُڑتا رہا اور پھر تیس ہزار سال تک اُلوہیت کے میدان میں اُڑتا رہا۔ اور تیس ہزار سال تک فردانیت کے میدان میں۔ نوے ہزار سال گزر جانے کے بعد میں نے بایزید کو دیکھا۔ جو کچھ دیکھا وہ میں ہی تھا۔ اس کے بعد چار ہزار وادیاں طے کیں اور ولایت کے آخری درجے کو پہنچا۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ میں انبیاء کے ابتدائی درجے پر ہوں۔ انبیاء کے انتہائی درجے کی کوئی حد نہیں۔ میری رُوح ملکوت کے تمام ملک پر پھری۔ اُسے بہشت و دوزخ دکھایا گیا لیکن اُس نے کسی طرف بھی کوئی توجہ

نہ کی جو اس کے سامنے آیا کسی میں بھی اس کی طاقت تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان تک پہنچ سکے۔ مگر سلام کیا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جان تک میری روح پہنچی تو اُسے لاکھوں آتشی دریاؤں کی طرح دیکھا جس میں ہزاروں نور کے حجاب تھے۔ اگر میں پہلے ہی دریا میں قدم رکھتا تو جل جاتا اور تباہ و برباد ہو جاتا۔ چنانچہ اس خوف و دہشت سے میں اس قدر مدہوش ہو گیا کہ میں کچھ بھی نہ رہا۔ اگرچہ میں نے بہت چاہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیمے کی رسی ہی کو دیکھ سکوں لیکن میری جرأت نہ ہو سکتی تھی حالانکہ میں اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا تھا۔ جب تک کوئی شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی وادی کو طے نہ کرے گا تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اگرچہ یہ دونوں وادیاں ایک ہی ہیں۔

ازاں بعد حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی اے الہ العالمین میں نے جو کچھ دیکھا وہ میں ہی تھا اب میں اپنا آپ لے کر تیری راہ تک پہنچ نہیں سکتا اور خودی کے باعث نہیں گزر سکتا۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ ارشادِ خداوندی ہوا کہ اے بایزید تو ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے سوا اپنی خودی سے نجات نہیں پا سکتا اس لیے اپنی آنکھوں میں اس کی خاکِ قدم کو سرمہ بنا کر ڈال اور اسی کی فرماں برداری پر قائم رہو۔

دو ہزار یہودیوں کا قبولِ اسلام

جب حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اور جنازہ اُٹھایا گیا تو پرندے آپ کے جنازے پر گرتے تھے۔ اس دن دو ہزار یہودی اور آتش پرست مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے۔ فرمایا آپ کی دعائیں مقبول ہوئیں جو آپ نے بوقتِ وصال کی تھیں، اول یہ کہ الٰہی! جسے تو نے ایمان سے سرفراز فرمایا ہے اسے حالتِ ایمان میں ہی موت دے اور شیطان کی شیطنت سے محفوظ فرما۔ اور جسے ایمان نہیں دیا اُسے ایمان سے سرفراز فرما۔

ظاہر میں زندہ حقیقت میں مردہ ہیں

ایک کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم محبوب سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے قوم! اس خالق کو پہچانو اور اس کے سامنے ادب سے رہو جب تک تمہارے دل اس سے دور ہیں تم بے ادب بنے رہو گے۔ پس جب تمہارے قلوب اس سے نزدیک ہو جائیں گے قلب اچھا ادب کرنے لگیں گے۔ غلاموں کی دروازہ پر بیہودہ بکواس بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے تک رہتی ہے پس جب بادشاہ سوار ہو جاتا ہے تو غلاموں کو گونگا پن آجاتا ہے اور باادب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ بادشاہ سے نزدیک ہونے والے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ایک گوشے کی طرف بھاگنے لگتا ہے خلق کی طرف توجہ بھی بعینہٖ اللہ تعالیٰ سے اعراض ہے۔ تجھے فلاح و نجات جب تک حاصل نہیں ہو سکتی کہ جب تک تو دوستوں سے علیحدہ نہ ہو اور اسباب سے قطع تعلق نہ کرے اور نفع و نقصان میں مخلوق کی طرف توجہ کو نہ چھوڑ دے۔ تم بظاہر تندرست ہو لیکن باطن میں بیمار۔ تم بظاہر غنی ہو حقیقۃً فقیر، بظاہر زندہ ہو حقیقۃً مردہ، بظاہر موجود ہو حقیقۃً معدوم۔ یہ اللہ تعالیٰ سے بھاگنا، اس سے روگردانی کرنا کب تک رہے گی۔ دنیا کی تعمیر و آبادی آخرت کی بربادی و خرابی کب تک کرو گے۔ تم میں سے ہر ایک کے ایک ہی قلب تو ہے پس اس سے دنیا و آخرت دونوں کی کیسے محبت کرو گے اس میں خلق و خالق دونوں کیسے سما جائیں گے۔ یہ بات ایک حالت میں کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ دعویٰ جھوٹا ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ ایمان سے دوری رکھنے والا ہے۔ ہر ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں موجود ہو۔ تیرے عمل تیرے اعتقاد پر دلیل ہیں۔ تیرا ظاہر تیرے باطن پر دلیل ہے اور اسی واسطے بعض اہلُ اللہ نے فرمایا کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے۔ تیرا باطن اللہ تعالیٰ اور اُس کے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے۔ ان خاص بندگانِ خدا سے اگر کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو اُس کے روبرو ادب سے ساتھ رہ اور توبہ کر اور اس کی ملاقات سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر۔ اس کے روبرو ذلیل ہو کر رہ اور اس کے لیے تواضع کر۔ جب تو صالحین کے لیے تواضع کرے گا پس تو نے اللہ تعالیٰ کی تواضع کی۔ تواضع اختیار کر بہ تحقیق جو تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بلند کر دیتا ہے۔ جو تجھ سے بڑا ہو اس کے روبرو نہایت ادب سے پیش آ۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ برکت تمھارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ پھر جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حدیث میں فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس حدیث میں محض عمر کی بڑائی مراد نہیں لی بلکہ کبر سنی کے ساتھ اوامر میں بجا آوری احکام الٰہی اور منہیات میں امورِ منہیہ سے باز رہنا، اور کتاب وسنت کا لازم پکڑنا جو تقویٰ کے ساتھ ہو ان کا بھی اضافہ فرمایا ہے۔ حقیقتاً فرمانبرداری بڑائی ہے ورنہ کتنے باعتبار عمر کے بوڑھے ہیں جن کی تعظیم اور ان پر سلام کرنا بھی جائز نہیں اور ان کے دیکھنے میں برکت بھی نہیں۔ اکابر وہ ہیں جو متقی، صالح، پرہیزگار، علم پر عمل کرنے والے عمل میں اخلاص کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی ہیں جن کے قلوب صاف اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی

اہل قلوب ہیں جو عارف باللہ ہیں اور خدا کے لیے عمل کرنے والے اور اس سے قریب۔ قلوب کا عالم جب بڑا ہو جاتا ہے وہ اپنے اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ ہر وہ دل جس میں دنیا کی محبت ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محجوب ہے اور ہر قلب جس میں آخرت کی محبت ہے پس وہ اللہ کے قرب سے محجوب ہے۔ جس قدر تجھے دنیا میں رغبت ہوگی اُسی قدر تیری آخرت میں رغبت کم ہو جائے گی اور جس قدر تیری رغبت آخرت میں ہوگی اُسی اندازہ سے تیری محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ کم ہو جائے گی تم اپنی حیثیت و مراتب کو پہچانو اور اپنے نفوس کو ایسی منزل پہ نہ چھوڑو جس میں اللہ تعالیٰ نے انھیں جگہ نہیں دی ہے اور اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا کہ جس نے اپنا مرتبہ نہ پہچانا اس کو تقدیر الٰہی اس کے مرتبہ کی پہچان کرا دے گی۔ تو ایسی جگہ میں نہ بیٹھ جہاں سے اُٹھا دیا جائے۔ جب تو کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہ پر نہ بیٹھ جہاں تجھ کو مالک مکان نے نہ بٹھایا ہو کیونکہ تو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا اور تجھ سے اجازت بھی نہ لی جائے گی اور اگر تو منع کرے گا تو ذلت کے ساتھ کھڑا کر کے تجھے نکال دیا جائے گا۔"

دُنیا کو بیت الخلا تصوّر کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا غریب نواز علی ہجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے میرے طالب! تو میرا لخت جگر ہے۔ میری ان باتوں پر عمل کر۔ اے علی! تو کیوں باتیں بناتا ہے اپنا کام کر۔ کیا تو نے تجربہ کاروں کا یہ قول

نہیں سُنا کہ تعلقات کو قطع کر دو اور حق کے واصل نہ اور اللہ کے سوا کسی کے متلاشی نہ ہو۔ میرے پاس بہت عجیب باتیں ہیں۔ میں ہر وقت اپنے محبوب کے سوا کسی اور سے پیار نہیں کرتا صرف اُسی کا دیدار منتہائے مقصود ہے۔ اس کے ذکر کے علاوہ مجھے کوئی اور کام نہیں۔ کبھی میں اس کے چاند سے دیوانہ کر دینے والے رخسار کو دیکھتا ہوں اور کبھی اس کے دونوں رخسارِ پر نظر کرتا ہوں اور کبھی اس کے نقش پاکو چودھویں کا چاند خیال کرتا ہوں کبھی اس کے دمکتے دانتوں کی لڑی پر جان جاتی ہے۔ رات بھر اس کے عشق سے خوار ہوتا ہوں اور سارا دن اس کی منت وزاری میں گزار دیتا ہوں۔ میرا دل اس کا اس قدر دیوانہ ہے کہ میں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے یہاں تک کہ ننگا ہو گیا۔ میں خطا کار ہوں اور گنہگار ہوں۔ فقیر ہوں۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق میں اس قدر پاگل ہوا ہے کہ میں اس کے سوا اور کچھ نہیں کرتا کہ ہر دم عشق میں ڈوبا ہوا ہوں۔ میں دنیا کو بیت الخلا سمجھتا ہوں۔ میں نے کبھی بھی اسے آرام کی جگہ تصور نہیں کیا۔ کبھی اپنے عشق کے ہاتھوں آسمان تک جا پہنچتا ہوں تو کبھی زمین پر رہ جاتا ہوں۔ میں نے عشق میں اپنے آپ کو خاک کی مانند بنا لیا ہے۔"

دُعا کا مستجاب ہونا اور نذرانہ قبول نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عمرو لیث بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ ہر چند علاج معالجہ کیا مگر نتیجہ کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ آخر لوگوں نے کہا کہ کسی ایک ایسے شخص سے دُعا کرائیں جس کی دعا مستجاب ہو۔ کسی نے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ دیا۔ آپ کو بلایا گیا۔ آپ عمرو لیث کے سامنے آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ دُعا اس کے حق میں منظور ہوتی ہے جو تائب ہو کر

رجوع الیٰ ہو جائے اور قید خانہ میں سے تمام بے گناہ قیدیوں کو رہا کر دے۔ عمر ولیث نے ایسا ہی کیا۔ خدا کی قدرت کہ عمر ولیث کو فوراً صحت و تندرستی مل گئی۔ عمر ولیث نے بہت سا مال نقدی آپ کی خدمت میں پیش کیا مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو ایک مرید نے عرض کیا کہ اگر آپ نذرانہ لے لیتے تو ہمارا قرض ادا ہو جاتا۔ فرمایا کیا تجھے زر کی ضرورت ہے۔ دیکھ جب اس نے اوپر نظر کی تو ہر چیز سونا نظر آئی۔ پھر فرمایا کہ جس کا واسطہ خدا کے ساتھ ہو وہ کسی سے کیا قبول کر سکتا ہے۔

مردِ خدا سے ملاقات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جنگل میں کہیں جاتے ہوئے راستہ بھول گئے۔ وہاں ایک طرف ایک اعرابی کو بیٹھے ہوئے دیکھا آپ راستہ دریافت کرنے کی غرض سے اس کی طرف گئے۔ جب جا کر پوچھا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔ آپ سمجھے کہ شاید بھوکا ہے۔ ایک ٹکڑا روٹی کا آپ کے پاس تھا وہ اسے دیا مگر وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا تو کون ہے کہ خدا کے گھر کو جاتا ہے مگر اس کے روزی رساں ہونے پر ایمان نہیں رکھتا تب ہی تو راستہ بھول گیا۔ یہ سن کر آپ آتش حسرت سے جل گئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الٰہی! تیرے ایسے ایسے باکمال بندے گوشوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اس نے کہا کہ تم نے کیا کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے ایسے بندے موجود ہیں کہ جس بات کی وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دیں کہ ایسا ہی کر تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کر دے۔ اس وقت ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ احمد دل کو نگاہ میں کیوں نہیں رکھتے ابھی تو ہم نے تمہیں صرف ایک ہی بندہ دکھایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کا تائب ہونا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عورت پر اس قدر فریفتہ تھے

کہ کسی پہلو چین نہ آتا تھا۔ جاڑے کے موسم میں ایک رات معشوقہ کی دیوار کے ساتھ صبح تک لگے کھڑے رہے۔ جب صبح کی اذان ہوئی تو آپ نے سمجھا کہ عشاء کی نماز کا وقت ہے لیکن فوراً ہی لوگوں کی آمد و رفت اور روشنی نمودار ہونے پر معلوم ہوا کہ میں تمام رات معشوقہ کی دیوار سے لگا منتظر رہا ہوں اور مفت میں ایک مخلوق کا اس قدر منتظر رہا اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مبارک کے بیٹے شرم کر۔ ہوائے نفسانی کی خاطر تو نے ساری رات گزار دی اگر نماز میں ساری رات گزارتا تو کیا نہ ہوتا فوراً توبہ کی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اور یہاں تک درجہ حاصل کیا کہ ایک روز آپ کی والدہ نے دیکھا کہ آپ ایک درخت کے نیچے سوئے ہوئے ہیں اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں لیے آپ کی مگس رانی کر رہا ہے۔

انگلیوں کے سہارے عبادت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک رات حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عشاء کی نماز کے بعد صبح تک پاؤں کی انگلیوں کے سہارے کھڑے رہے اور آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ خادم یہ حالت دیکھ رہا تھا۔ بڑا حیران و پریشان ہوا۔ صبح کو آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا حال تھا اس میں سے کچھ ناکسار کو بھی حصہ عطا فرمائیں۔ فرمایا پہلا قدم جو میں نے اٹھایا تو عرش پر پہنچا لیکن اس کو بھوکے بھیڑیئے کی طرح خالی پیٹ پایا۔ میں نے کہا اے عرش تیرا پتہ تو الرحمٰن علی العرش استوی ملتا ہے۔ دیکھا تو جناب عرش نے کہا کہ ہم تو تمہارے دل کا نشان دیتے ہیں انا عند المنکسرة قلوبھم یعنی متواضع منکسر القلب شخصوں کے پاس ہوں۔ آسمان والے زمین والوں کے طالب رہتے ہیں۔ زاہد خراباتی سے اور خراباتی زاہد سے۔ بوڑھے جوانوں سے اور جوانوں سے دریافت کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ مقام قرب پر پہنچا تو حکم خدا کہ مانگ کیا مانگتا ہے تو میں نے کہا میری کوئی خواہش نہیں بجز اس کے کہ تجھ کو حاصل کروں

جواب ملا کہ جب تک بایزید کا وجود ذرہ بھر بھی درمیان ہے یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی۔ اپنے نفس کو چھوڑ دو اور آؤ۔ میں نے کہا کہ بغیر کوئی کلمہ کہے نہ جاؤں گا۔ فرمایا کہو کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ تمام مخلوق پر رحم کر۔ حکم ہوا غور سے دیکھو۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو کسی مخلوق کو بغیر شفیع کے نہ پایا اور ذات باری تعالیٰ کو اپنے آپ سے ان پر زیادہ مہربان پایا۔ چنانچہ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ ابلیس پر بھی رحم کر۔ فرمایا تو گستاخی کرتا ہے خاموش ہو جا وہ آگ سے ہے۔ آگ کیلئے آگ درکار ہے تو اس بات کی کوشش کر کہ اپنے آپ کو آگ کے قابل بنانے کی طرف توجہ نہ کرے کہ تو اس آگ کی طاقت نہیں رکھتا۔

سچا عابد کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سچا عابد اور سچا عامل وہ شخص ہے جو کوشش کی تلوار سے اپنی تمام مرادوں کو قتل کر دے اور تمام خواہشات کو محبت خداوندی میں تباہ و برباد کر دے۔ اور مولیٰ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور ہر اس بات کی تمنا کرے جس کا حق تعالیٰ شاہد ہو۔

حضرت شفیق بلخی اور ایک بُت پرست کا مکالمہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوران تجارت ترکستان کے ایک بُت خانہ کو دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بُت پرست کو بتوں کی عبادت میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ مصروف دیکھا۔ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ تیرا خالق زندہ اور قادر ہے۔ اس کی عبادت کر اور بتوں کو چھوڑ کیونکہ یہ تیرے کسی کام بھی نہ آئیں گے۔ یہ کلمات سن کر بُت پرست نے کہا کہ اگر تیرا خدا ایسا ہی ہے تو کیا تجھے تمہارے اپنے شہر میں روزی نہیں دے سکتا۔ یہ سن کر آپ کے دل پر سخت چوٹ لگی۔ آپ نے اُسی وقت بلخ کا رُخ کیا۔ واپسی پر ایک آتش پرست آپ کے ساتھ تھا اس نے پوچھا کہ کیا کام کرتے ہو۔ آپ نے کہا سوداگری کا کام کرتا ہوں۔ آتش پرست نے کہا ایسی روزی

کی خاطر کوشش کرنا جو تمہاری قسمت میں نہ ہو عمر ضائع کرنا ہے۔ اگر ایسی روزی کے لیے جد وجہد کرتے ہو جو تمہاری قسمت میں لکھی ہے تو یہ اور فضول بات ہے۔ ایسی روزی ہر حال میں تمہیں مل کر رہے گی۔ یہ کلام سُن کر آپ کے دل پر اور سخت چوٹ لگی اور دنیا کی محبت آپ کے دل سے نکل گئی۔

قرآن خالق ہے یا مخلوق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شریف میں فرقہ معتزلہ کا غلبہ ہوا۔ لوگوں نے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تکلیف دینی چاہی تاکہ آپ بھی قرآن مجید کو مخلوق کہیں آپ کو خلیفہ کے دربار میں لے گئے۔ وہاں دروازے پر ایک دربان کو دیکھا۔ اُس نے کہا امام المسلمین خبردار رہنا اور بہادروں کی طرح مقابلہ کرنا۔ میں نے ایک دفعہ چوری کی تھی مجھے ہزار ہا تکالیف دی گئیں لیکن میں نے اقبال نہیں کیا آخر بری کر دیا گیا۔ یاد رکھو میں نے باطل پر صبر کیا اور تم حق پر ہو اس لیے تمہیں مجھ سے زیادہ صبر کرنا چاہیئے امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دربان کی یہ بات میرے دل میں بہت اثر کر گئی۔ اگرچہ آپ ضعیف تھے اور آپ کو ہر طرح سے تکلیف دی گئی مگر آپ نے قرآن کو مخلوق نہ کہا۔ اسی اثنا میں جبکہ ظالم آپ کو مار پیٹ رہے تھے اور آپ کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے کہ آپ کا کمر بند کھل گیا اور ابھی برہنہ ہونے پائے تھے کہ قدرتِ الٰہی سے دو ہاتھ غیب سے نمودار ہوئے جنہوں نے آپ کے کمر بند کو باندھ دیا۔ یہ حال دیکھ کر آپ کو رہا کر دیا گیا۔ اسی تکلیف دہی کے دوران آپ کا وصال ہو گیا اور وصال کی وجہ بھی یہی تکالیف بنیں۔ وصال کے وقت لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ جن لوگوں نے آپ کو تکالیف دی ہیں اُن کے حق میں آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا کہ اُنہوں نے مجھے خدا کے لیے مارا ہے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں۔ بروز محشر میں ان سے کوئی بدلہ طلب نہیں کروں گا۔

صابر اور صالح فقراء کی صحبت اختیار کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ریاضت کر کے اپنے نفس کو مہذب بنا لیا اُسے جادۂ سلوک پر گامزن ہونا چاہیئے جو شخص بہشت کی لذت حاصل کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ وہ صابر اور صالح فقراء کی صحبت اختیار کرے۔

ایک کو دوسرے پر بہتر سمجھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ:

اوّل یہ کہ قسم ہرگز نہ کھاؤ خواہ سچی ہو یا جھوٹی۔

دوم یہ کہ جھوٹ سے قطعی پرہیز کرو۔

سوم یہ کہ اگر وعدہ وفا کر سکتے ہو تو وعدے کی خلاف ورزی نہ کرو۔

چہارم یہ کہ جہاں تک ہو سکے کوئی وعدہ ہی نہ کرو۔

پنجم یہ کہ کسی پر لعنت نہ بھیجو خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

ششم یہ کہ کسی کے لیے بُری دُعا نہ مانگو بلکہ ہر تکلیف کو خدا کے لیے برداشت کرو۔

ہفتم یہ کہ کسی قسم کی شہادت نہ دو چاہے سچی ہو یا جھوٹی۔

ہشتم یہ کہ ظاہر و باطن میں کسی قسم کے گناہ کا ارادہ نہ کرو۔ اپنے اعضاء کو گناہوں سے دور رکھو۔ کسی کو تکلیف نہ دو۔ اپنا بوجھ خود اُٹھاؤ۔ مخلوق سے کسی قسم کا طمع نہ رکھو اور سب سے نا اُمید ہو جاؤ۔ عزت و بلندی کی تلاش کرو۔ مخلوق میں ہر شے کو اپنے سے بہتر سمجھو۔

گاڑی جوتنا اور خواہش نفس پورا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

کر میں ریاضت و مجاہدہ کے لیے جگہ جگہ پھرا اور کمال حاصل کیا اور تمام مال و زر خدا کی راہ میں لٹا کر نفس سے کہا کہ اب میں مفلس ہوں کسی چیز کی بھی مجھ سے خواہش نہ کرنا۔ اس کے بعد آپ حج کے لیے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب کوفہ پہنچے تو نفس نے کہا کہ اب مجھے ایک ٹکڑا روٹی اور مچھلی کھلا دو۔ پھر میں مکہ معظمہ تک آپ سے کوئی چیز طلب نہ کروں گا آپ نے ایک گاڑی میں ایک اونٹ جتا دیکھ کر گاڑی والے سے پوچھا کہ ایک دن کے لیے اسے کتنے درہم دو گے۔ اس نے کہا دو درہم۔ آپ نے فرمایا اونٹ کھول دو اور شام تک مجھے گاڑی میں جوت دو۔ آپ صبح سے شام تک گاڑی میں جتے رہے۔ شام کو ایک درہم حاصل ہوا جس سے آپ نے روٹی اور مچھلی خرید کر اپنے نفس کے سامنے رکھی اور کہا کہ یاد رکھ اگر تو پھر ایسی آرزو کرے گا تو سارا سارا دن بیلوں کا کام کرنا پڑے گا۔ پھر آپ مکہ معظمہ پہنچے۔ مشائخ سے ملاقات کر کے فیض حاصل کیا اور کبھی دیوار سے پشت نہیں لگائی کبھی پاؤں نہ پھیلائے۔

ایسا کمال کر کہ مطلوب بن جائے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے غلام! چاہیئے کہ گمنامی تیری عادت ہو اور گمنامی تیرا لباس ہو اور مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہے۔ اور اگر تو اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ زمین میں سرنگ لگا کر اس میں چھپ جائے پس کر گزر۔ یہ طریقہ تیرا اس وقت تک رہے کہ تیرا ایمان بڑھ جائے اور تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو جائے اور تیری جوانی کے بازوؤں پر پر نکل آئیں اور تیرے قلب کی دونوں آنکھیں کھل جائیں۔ اس حالت پر پہنچ کر تو اپنے گھر کی تنگی سے باہر ہو جائے گا اور علم الٰہی کے میدان میں اڑنے لگے گا۔ خشک و تر، مشرق و مغرب، زمین اور پہاڑ اور آسمان و زمین کا طواف کرے گا اور تیرے ساتھ ہمیشہ ایمان دینے والا اس سفر و حضر کا رفیق ہو گا۔ پس اس حالت

میں تو اپنی زبان کو گفتگو میں گویا کر دینا اور گمنامی لباس اُتار دینا اور مخلوق کی طرف سے بھاگنے کو چھوڑ دینا اور اپنی سرنگ خلوت خانہ سے نکل کر اُن کی طرف آجانا۔ پس بہ تحقیق تو اُن کی دوا ہے اور اپنے نفس کے لیے کسی سے طالب مدد نہیں تو اُن کی کمی اور زیادتی اور توجہ اور بے توجہی اور ان کی تعریف و بُرائی کی پرواہ نہ کر تو کسی قسم کی پرواہ نہ کر جہاں بھی گرے گا اُٹھا لیا جائے گا اور تو اپنے رب تعالیٰ جل جلالہٗ کے ساتھ ہو گا۔"

نجات کا حصول کیسے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"جو گناہ شہوت کی وجہ سے ہو گا اُس کی بخشش کی اُمید رکھنی چاہیئے اور جو گناہ غرور و تکبر کے باعث ہو گا اُس کی کوئی اُمید نہیں کہ بخشا جائے یا نہ بخشا جائے۔"

مخلوق کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث الثقلین نے فرمایا کہ مخلوق کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم عامی۔

دوسری قسم خاص۔

تیسری قسم خاص الخاص۔

عامی وہ مسلمان ہے جو متقی پرہیزگار ہو۔ شریعت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر عمل پیرا رہے۔ اسی کو لازم پکڑے اور اس سے دور نہ ہو۔ پس جب یہ اس کے حق میں تمام ہو جاتا ہے اور وہ اس پر ظاہراً باطناً عمل کرنے لگتا ہے تو اس کا قلب ایسا منور ہو جاتا ہے کہ وہ اس سے ہر شے کو دیکھنے لگتا ہے۔ پس جب وہ کوئی شے شریعت

کے ہاتھ سے لیتا ہے تو اپنے قلب سے فتویٰ چاہتا ہے اور الہامِ الٰہی طلب کرتا ہے اس واسطے کہ الہام الٰہی ہر شے میں عام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فالھمھا الخ پس اللہ نے نفس کو کر دیا اس کا فجور اور تقویٰ۔ الغرض وہ قلب سے فتویٰ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے الہام کا منتظر رہتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ جو کچھ اس معیشت تیار کرنے والی دکان میں ہے دینے دالا دے رہا ہے۔ سب اس کی ملکیت اور اس کے قبضے کا سمجھتا ہے۔ اس کے بعد وہ رجوع کرتا ہے اور اپنے نور قلبی سے فتویٰ چاہتا ہے اور اس معاملے میں حکم قلب کا منتظر رہتا ہے اور اس مرتبہ کا حصول جب ہوتا ہے جب کہ وہ عمل بالشریعت سے فارغ ہونے والے اور اس کی قوت ایمانی اور قوت توحیدی قوی ہو جائے اور اس کا قلب دنیا اور مخلوق سے علیحدہ ہو جائے ان کے جنگلوں اور دریاؤں کو عبور کرے پھر اس حصول کے بعد اس کی صبح نمودار ہوتی ہے۔ نور ایمان اور نور قرب حق تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور نور عمل اور نور بصر اور نور اطمینان و آہستگی اسے مل جاتا ہے۔ تمام امور حقوق شرع کے ادا کرنے اور اس کی پیروی کی برکت کا نتیجہ ہوتے

سب سے زیادہ طاقت ور کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"سب سے زیادہ طاقت ور وہ ہے جو اپنے غصے پر غالب آ جائے۔"

فقر کی غارت گری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"فقیر کے لیے لازم ہے کہ وہ امراء اور بادشاہوں کے ساتھ میل ملاپ اور دوستی اور سانپ اور اژدہا کے ساتھ دوستی تصور کرے۔ کیونکہ جب کوئی فقیر بادشاہ سے قریب ہو جائے تو گویا اس کا زادِ راہ اور فقر غارت ہو گیا۔"

ورع کسے کہتے ہیں؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ورع کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"ورع کے معنی ترک دنیا کے ہیں اور دنیا نفس ہے جو شخص اپنے نفس کو دوست رکھتا ہے وہ خدا کے دشمن کو دوست رکھتا ہے اور نفس سے خدا کی طرف سفر کرنا کارِ دارد ہے اور نفس ہر حال میں تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ کافر ہے یا منافق ہے یا ریا کار ہے۔ نفس کی شرارتیں بہت سی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ فرعون کو خدائی دعویٰ پر آمادہ کر دیا۔"

توکل علی اللہ کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بلخ میں سخت قحط پڑا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگ ایک دوسرے کو کھانے لگے۔ اس حالت میں حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غلام کو خوش و خرم پھرتے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کونسی خوشی کا وقت ہے کیا تو مخلوق کو بھوک سے مرتے نہیں دیکھتا۔ غلام نے کہا مجھے کیا فکر میرا آقا امیر آدمی ہے اور غلے کے سینکڑوں انبار اس کے پاس موجود ہیں۔ یہ سن کر آپ کے دل پر اور چوٹ لگ گئی اور کہا الٰہی! ایک غلام ایک محتاج آقا پر اس قدر ناز کرتا ہے تو تیری ذات بابرکات پر جس قدر بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ اسی وقت دنیاوی شغل کو ترک کر دیا اور توبہ کر کے توکل کو مضبوطی سے تھام لیا اور اکثر فرمایا کرتے کہ میں ایک غلام کا شاگرد ہوں۔

حضرت بایزید کا اپنے مرید کو وصیت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک

مریدنے سفر کی تیاری کی اور روانگی کے وقت آپ سے وصیت طلب کی۔ آپ نے مرید سے فرمایا کہ دورانِ سفر تین باتوں کی طرف دھیان رکھنا۔

اوّل یہ کہ اگر تجھ کو کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اُس کی بدخلقی کو اپنی خوش خلقی سے تبدیل کر دینا۔

دوم یہ کہ اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو اوّل خدا کا شکر ادا کرنا اور پھر محسن کا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے دل کو تجھ پر مہربان کیا ہے۔

سوم یہ کہ اگر تجھے کوئی مصیبت پیش آجائے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

مملکت پیش کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو ہزار مقام پر مجھے اپنے سامنے حاضر کیا اور ہر مقام پر مجھے ایک مملکت پیش کی۔ مگر میں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر کار پوچھا گیا کہ تمھاری کیا خواہش ہے۔ میں نے کہا میری کوئی خواہش نہیں۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دُعا کا سوال کرتا تو آپ فرماتے کہ اے اللہ العالمین تُو ان کا خالق ہے اور یہ تیری مخلوق ہے میں کون ہوں جو تیرے اور تیری مخلوق کے درمیان واسطہ بنوں۔ پھر خود سے فرماتے ہیں کہ وہ ذاتِ الٰہ العالمین واقفِ اسرار ہے مجھے ایسی فضول باتوں سے کیا کام؟

جلوۂ نور دکھانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ازلی علم کا دعویٰ کرنا اُس شخص کو زیبا ہے جو سب سے پہلے جلوۂ نور اپنے آپ پیدا کھا سکے۔

عرش سر پر اُٹھانا

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک خاص مرید جس کا نام ابوموسیٰ تھا نے بیان کیا کہ جس رات حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہُوا اس رات میں پاس نہیں تھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ عرش کو سر پہ اُٹھائے ہوئے لا رہا ہوں۔ میں اس خواب سے بہت حیران ہُوا۔ صبح اس خیال سے کہ خواب کا ذکر اپنے شیخ سے کروں۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا لیکن آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ بہت سے لوگوں نے جب آپ کے جنازے کو اُٹھایا تو میں نے بھی کوشش کی کہ کسی طرح مجھے ایک کونہ جنازے کا مل جائے مگر موقعہ نہ ملا۔ آخر میں جنازے کے نیچے ہو گیا۔ خواب مجھے بھول چکا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تمہارے رات کے خواب کی تعبیر ہے۔

دُنیا کے مال سے نفرت انگیزی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے ابو یوسف سے درخواست کی کہ مجھے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لے چلو۔ جب ابو یوسف خلیفہ کو لے کر آپ کے پاس آئے تو آپ نے ملاقات کے لیے اجازت نہ دی۔ پھر آپ کی والدہ محترمہ کی سفارش حاصل کی گئی۔ آپ کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹا! میرے دودھ کے صدقہ میں تم ابو یوسف اور خلیفہ کی درخواست قبول کرو۔ تب آپ نے فرمایا الٰہی! میں ان ظالم لوگوں سے ملاقات نہیں چاہتا مگر چونکہ تیرا حکم ہے کہ میری رضا والدہ کی رضا میں مضمر ہے اس لیے میں ماں کا حکم مانتا ہوں۔ تب آپ نے ان سے ملاقات کی۔ رخصتی کے وقت خلیفہ ہارون الرشید نے اشرفیوں کی تھیلی نذرانہ کے طور پر پیش کی اور عرض کی حضور یہ مال حلال ہے اسے قبول فرمایئے۔ آپ نے نذرانہ قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی مجھے ضرورت نہیں میں نے اپنا مکان حلال طور پر فروخت کر دیا ہے وہ

میرے لیے کافی ہے اور بارگاہِ الٰہ العٰلمین میں دُعا ہے کہ جب یہ خرچ ہو جائے تو میری جان قبض کرے تاکہ دنیا میں کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے۔

چار ماہ تک اُنگلی باندھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے چار ماہ تک پاؤں کی اُنگلی بندھی رکھی۔ ایک درویش نے پوچھا کہ اُنگلی کیوں بندھی ہے۔ فرمایا کچھ نہیں۔ پھر وہ درویش مصر میں گیا تو حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کی اُنگلی کو بھی بندھا دیکھا۔ پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا درد کی وجہ سے۔ پھر پوچھا کب سے درد ہوتا ہے۔ حضرت ذوالنون نے فرمایا چار ماہ سے۔ پھر درویش نے حساب کیا تو وہی زمانہ نکلا جبکہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری کی اُنگلی بندھی دیکھی تھی۔ یہ بات درویش نے حضرت ذوالنون مصری سے بیان کی تو اُنہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا میں صرف ایک ہی شخص ہے کہ جو ہمارے بدرد سے واقف ہے اور ہماری موافقت کرتا ہے۔

ایک وَلی کامل کے جنازہ کی پورے شہر میں ندائے غیبی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس ہو رہی تھی کہ خلیفہ وقت کا ایک مصاحب جس کا نام احمد تھا۔ بڑی شان وشوکت کے ساتھ اُدھر سے گزرا اُس وقت آپ یہ فرما رہے تھے کہ تمام کائنات میں انسان سے زیادہ ضعیف وکمزور اور کوئی چیز نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی گنہگار بھی نہیں ہے۔ یہ بات تیر کی طرح احمد کی جان پر لگی اور روتا ہوا گھر چلا گیا۔ دوسرے دن پھر آیا مگر پہلے دن جیسی شان وشوکت نہ تھی۔ تیسرے دن بلباس درویش میں آپ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کی بات نے میرے دل پر نشتر کا کام کیا ہے اور دنیا کو سرد کر دیا ہے۔ میں خدا کی طرف جانا چاہتا ہوں۔ راستہ بیان کریں۔ آپ نے فرمایا دو راستے ہیں

ایک عام اور دوسرا خاص

احمد نے کہا کہ دونوں راستے بیان کریں۔

آپ نے فرمایا کہ:

عام راستہ شریعت کا ہے۔ شریعت کی پوری پوری پابندی کرو
خاص راستہ طریقت کا ہے۔ پابندی شریعت کے علاوہ دنیا کو بھی ترک کردو۔

یہ سن کر احمد جنگل کی طرف چلا گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایک بڑھیا جو نہایت غمزدہ تھی آپ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا نوجوان بچہ کچھ دنوں سے غائب ہے۔ آپ نے بڑھیا سے فرمایا کہ غم نہ کرو ہر طرف سے خیریت ہے۔ جب وہ آئے گا تو آپ کو خبردار کر دیا جائے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ لڑکا درویشانہ حالت میں آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کی والدہ کو اطلاع دی۔ چند دنوں بعد اس کی والدہ۔ بیوی اور بچے بھی آگئے۔ احمد نے کہا یا شیخ آپ نے انھیں میری خبر کیوں کی۔ آپ نے فرمایا میں نے وعدہ کیا تھا۔ ماں نے ہر چند اُسے گھر لے جانا چاہا مگر وہ نہ گیا۔ اور بال بچوں کو روتا چھوڑ کر جنگل کی طرف نکل گیا۔ چند برس گزر جانے کے بعد عشاء کی نماز کے وقت ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے احمد نے بھیجا ہے۔ آپ گئے تو دیکھا کہ احمد پر وقت نزع طاری ہے۔ احمد نے آنکھ کھول کر دیکھا اور کہا کہ یا شیخ آپ وقت پر ہی پہنچ گئے۔ یہ کہا اور جان قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ روتے ہوئے جنگل سے واپس آئے تاکہ تجہیز و تکفین کا انتظام کریں۔ شہر میں ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ جو شخص ایک خاص ولی اللہ کا جنازہ پڑھنا چاہے وہ شونیزیہ قبرستان کی طرف چلا جائے۔

بادشاہی بُرج میں مقیم ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے قوم! رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کی نصیحتوں کو قبول کرو اور اُن کے قول کو مانو۔ تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے ہیں۔ وہ پاک ذات ہے

جس نے مجھے مخلوق کے اندازہ کرنے، ان کے رنج کھینچنے پر قدرت دے دی ہے۔ جب میں اڑنے کا قصد کرتا ہوں تو تقدیر کی قینچی آکر میرے بازو کاٹ دیتی ہے اور اڑنے سے روک دیتی ہے لیکن میں اطمینان سے رہتا ہوں کیونکہ بادشاہی برج میں مقیم ہوں۔

صبر راحت کی کنجی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے میرے طالب! اللہ کی رضا پر قائم رہ جس حال میں بھی رکھے۔ اگر وہ تجھے جنگل بخشے تو وہیں رہ اور اگر آبادی میں رکھے تو آبادی میں آباد ہو اور اگر وہ تجھے وطن نصیب کرے تو وطن میں رہ اور اگر غریب الوطنی سے گزر رہو تو اسی پر قناعت کر۔ غرضیکہ جس حال میں اللہ رکھے اس پر مطمئن رہ۔ اگر وہ گدڑی دے تو اسے پہن لے اور اگر وہ قاقم دے تو اسے بھی اوڑھ لے۔ اور اگر وہ تجھے گھوڑا دے تو اس پر سواری کر اور اگر گدھا بخشے تو اس سے بھی منہ نہ موڑ غرض کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں رکھے اسی میں خوش رہ۔ جو کچھ وہ عطا کرے اس پر صبر کر تاکہ تو راہ حق کا مرد بنے اور نہ نارسیدہ ہو جائے۔ صبر بھی عجیب دولت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ صبر راحت کی کنجی ہے۔

عرش کے نیچے سجدہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اب بھی یاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ تو میں نے بَلٰی

کھاتا تھا۔ ماں کے پیٹ میں رہنا بھی مجھے یاد ہے۔ تین سال کی عمر میں رات بھر نماز پڑھا کرتا تھا۔ میرے ماموں بھی ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے اور مجھے فرمایا کرتے تھے ابھی سو رہو۔ کہ تم میرے دل کو مشغول رکھتے ہو۔ میں ظاہراً اور پوشیدہ طور پر مشاہدۂ نظارۂ الٰہی کیا کرتا تھا آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ مجھے اپنے ماموں سے کہنا کہ میری حالت سخت ہو گئی ہے اور مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ میرا سر عرش کے نیچے سجدہ کر رہا ہے۔ پوچھا کہ کب تک۔ میں نے عرض کیا کہ اب تک۔ فرمایا بیٹا اس حالت کو پوشیدہ رکھو اور کسی سے مت ظاہر کرو۔

جو کہو اُس پر خود بھی عمل کرو

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
"تجھ پر افسوس کہ تو قرآن بھی حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کو حفظ کرتا ہے مگر ان پر عمل نہیں کرتا۔ تو یہ کہہ رہا ہے تو دوسرے آدمیوں کو حکم دیتا ہے اور خود وہ کام نہیں کرتا اور تو دوسروں کو روکتا ہے اور خود اس کام سے باز نہیں رہتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے کہ وہ باتیں جو کر کرتے نہیں ہو۔ کیوں کہتے ہو اور مخالفت کرتے ہو شرماتے نہیں کیوں ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور ایمان نہیں لاتے۔ ایمان تو آفتوں کا مقابلہ کرنے والا اور ان کے بوجھوں کے نیچے صابر ہے۔ ایمان ہی مقابل کو زیر کرنے والا اور قتل کرنے والا ہے۔ ایمان ہی تو مومن کے نزدیک تمام دنیاوی چیزوں سے مکرم ہے۔ ایمان کی کرامت و عظمت اللہ تعالیٰ کے واسطے کی جاتی ہے اور نفس و ہوا کی کرامت و تعظیم شیطان

اور اغراض نفسانیہ کے لیے۔ جو خدا کا دروازہ چھوڑ دیتا ہے وہ مخلوق کے دروازہ پر بیٹھتا ہے۔ جو اللہ کے راستہ کو ضائع کر دیتا ہے اور اُس سے بھٹک جاتا ہے مخلوق کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ کرتا ہے اس پر مخلوق کے دروازے بند کر دیتا ہے اور ان کے عطیات کو ان سے قطع کر دیتا ہے تاکہ اس کو اس طریقہ سے اپنی طرف پھیر لے اور اس کو حرصوں سے ہٹا کر کنارے پر کھڑا کر دے اس کو لاشئے محض سے نکال کر شئے کی طرف کھڑا کر دے۔"

بیت السباع کیوں؟

حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اکثر طور پر شیر اور دوسرے درندے جانور حاضر ہوتے۔ آپ ان کا خوب خیال رکھتے۔ اور انھیں خورد و نوش پہنچاتے آج تک اس مکان کو بیت السباع کہتے ہیں۔

ایک آتش پرست کا قبولِ اسلام

ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے عالم اور واعظ تھے۔ بہت سے لوگ آپ کے وعظ سے راہِ راست پر آ گئے تھے آپ کے وصال کے وقت آپ کے مریدوں کی تعداد چار سو تھی جو آپ کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے عرض کیا اے شیخ! آپ کی وفات کے بعد آپ کی جگہ کون بیٹھا کرے گا اور آپ کے منبر پر وعظ کون کہا کرے گا۔ آپ نے ایک آتش پرست جس کا نام شاددل تھا کہا کہ میری جگہ شاددل بیٹھے گا اور وعظ بھی بیان کیا کرے گا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ شاید شیخ کی عقل عالم برزخ میں خراب ہو گئی ہے اس لیے شادمل آتش پرست کا نام لے رہے ہیں۔ شیخ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ اور شاددل کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ لوگ اسے لے آئے۔ شیخ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ جب میری وفات کو تین

دن گزر جائیں تو میرے منبر پر بیٹھ کر وعظ کہنا۔ یہ کہہ کر آپ نے وفات پائی۔ دوسرے دن لوگ نماز کے بعد جمع ہوئے اس وقت شاد دل آیا۔ آتش پرستوں کی ٹوپی سر پر تھی زنار کمر میں ڈالے ہوئے منبر پر گیا اور کہا کہ تمہارے اس سردار نے مجھے تمہارے پاس قاصد بنا کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اے شاد دل! زنار توڑنے کا وقت آ گیا ہے یہ کہہ کر اس نے سب کے سامنے زنار توڑ ڈالا اور ٹوپی اتار کر پھینک دی اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہا۔ اور پھر کہا کہ شیخ نے فرمایا ہے کہ اُستاد کی نصیحت کو بھول نہ جانا۔ میں نے ظاہر کی زنار توڑ ڈالی ہے۔ اگر قیامت کے دن مجھے دیکھنا چاہتے ہو تو باطن کی زنار توڑ ڈالو۔ یہ سنتے ہی سب لوگوں میں کہرام مچ گیا اور عجیب حالات ظہور پذیر ہوئے۔

خالق کی بجائے مخلوق سے شرم کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"تجھ پر افسوس ہے! تو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض اور مولیٰ تعالیٰ کی طاعت کو نفس اور خواہش اور شیطان اور خلق کی طاعت کے عوض اور تقویٰ کو شکوہ و گلہ کے عوض جو غیر خدا سے کرتا ہے کیسے فاسد کر رہا ہے تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا محافظ و مددگار ہے اور ان کی طرف سے مدافعت فرمانے والا اور ان کا تعلیم دینے والا اور انہیں اپنی معرفت سکھانے والا اور ان کا ہاتھ پکڑنے والا ہے اور انہیں تکلیف دہ چیزوں سے نجات دیتا ہے اور ان کے قلوب کی طرف دیکھنے والا اور جہاں سے ان کو کبھی گمان نہیں، وہاں سے ان کو رزق پہنچانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو مجھ سے شرما جیسا کہ تو اپنے پڑوسی سے شرماتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور اُس پر پردے ڈال لیتا ہے اور مخلوق سے چھپ کر خلوت میں بیٹھ کر معصیت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھے ادنیٰ درجہ کا سمجھا تو مخلوق سے شرمایا اور مجھ سے شرم نہ کی۔"

فقیر کی معراج کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"ایک دن میں ماوراء النہر میں حوض کے کنارے بیٹھا وضو کر رہا تھا کہ کوزہ میں میں نے اپنے محبوب کا نظارہ کیا اور سمجھا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلے معشوق کو اپنا اور پھر اس پر اپنی جان وار دے اور یقین رکھ کہ اگر جان محبوب کی راہ میں چلی جائے تو بہتر ہے۔ پھر تو اللہ کی صفت کا مشاہدہ کر۔ تو اپنے معشوق کا پروانہ بن جا اور یہ نہ سوچ کہ عاشقی میں تیری جان ردگی ہو جائے گی جو ہوتا ہے ہونے دے کہ عاشقی میں جان کا گزر جانا ہی معراج ہے۔"

توکل کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"متوکل پر لازم ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ پر الزام نہ لگائے کیونکہ جس چیز کے پہنچانے کا اس نے وعدہ کیا ہے وہ پہنچائے گا۔

متوکل پر لازم ہے کہ کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے کی حالت میں مطمئن رہے۔
اور توکل اس دل کو حاصل ہوتا ہے جو کسی علاقہ کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری کا تقویٰ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ جامع مسجد کے حجرے میں بیٹھے رہتے جب شاہی مال سے خریدا ہوا عود اور مشک وہاں خوشبو کے لیے جلایا جاتا تو آپ وہاں سے بھاگ جاتے تاکہ خوشبو نہ پہنچ سکے۔

زیارت کے اشتیاق میں عمر کا گزرنا

حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے بہت مشتاق رہا کرتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً حضرت عبداللہ بن مبارک آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے۔ بیٹے نے آپ کو اطلاع دی مگر آپ نے ملاقات کرنے کی اجازت نہ دی۔ بیٹے نے پوچھا کہ یہ کیوں آپ تو ہمیشہ اُن کی زیارت کے مشتاق رہا کرتے تھے۔ فرمایا اس لیے کہ اُن کی زیارت سے اُن کی خُو کے لطف کا دلدادہ ہو جاؤں گا اور وہ اپنے گھر چلے جائیں گے تو مجھے فراق میں جلنا پڑے گا جس کی میں تاب نہیں رکھتا اس لیے میں اُن کی زیارت کے اشتیاق ہی میں عمر گزار دوں گا۔

نجات کا حصول کس میں؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ وصیت چاہی تو آپ نے اُسے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تیری نجات چار مندرجہ ذیل باتوں میں ہے کہ:

اول یہ کہ تو بھوک سے کم کھانا کھائے۔
دوم یہ کہ تو تنہائی اختیار کرے۔
سوم یہ کہ تو شب زندہ دار بن جائے۔
چہارم یہ کہ تو زیادہ تر خاموش رہے۔

اس نے عرض کیا حضور میں آپ کی صحبت میں رہنے کا خواہش مند ہوں۔ فرمایا کہ جب میں مر دوں گا تو تُو کس کی صحبت میں رہے گا۔ عرض کیا کہ خدا کے ساتھ۔ فرمایا اب بھی خدا کی صحبت میں رہو۔

ہر کام رضائے الٰہی کے لیے کرو

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے جماعت منافقین اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے بھاگنے سے باز آؤ۔ شیطان کو اپنے اوپر ہنسنے اور نزدیک ہونے کے لیے کیوں چھوڑتے ہو۔ اگر تم ایسی ہی نماز پڑھو گے اور روزہ رکھو گے تو یہ سب مخلوق کے لیے ہوگا نہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے۔ اور ایسے ہی اگر صدقہ دو گے اور زکوٰۃ دو گے اور حج کرو گے تو سب کا سب بے کار ہوگا۔ تم کام کرنے والے اور مشقت میں پڑنے والے ہو۔ عنقریب تم سخت گرم تپتی آگ میں جل جاؤ گے۔ اگر تم نے اس کا تدارک نہ کیا اور توبہ و معذرت نہ کی۔ تم بدعت کو چھوڑ دو۔ سنت کے اتباع شرع کو لازم پکڑو۔ سلف صالحین کے طریقوں کو اختیار کرو۔ زہد کے راستے یعنی صراط مستقیم پر چلو جس میں نہ تشبیہ ہے اور نہ تعطیل۔ بلکہ محض نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طریقوں پر چلو۔ بلاتکلف و بناوٹ کے اور بلا تشدد اور بلا دریدہ دہنی

اور بغیر غور و فکر کے اس سے تمہیں وہ وسعت مل جائے گی جو تم سے پہلوں کو تھی۔"

تمام چیزوں کی اصل خوفِ الٰہی ہے

حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند آیت عذاب الٰہی سننے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ یہی بات حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جسے خوف زیادہ ہوگا گناہوں کی کثرت سے ہوگا نہ کہ کم ہونے سے اور فرمایا کہ دنیا اور آخرت میں تمام چیزوں کی اصل خوف الٰہی ہے۔ جب رجا خوف پر غالب ہوگی تو دل خراب ہو جائے گا۔

حقیقت کی تائید کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شوریدہ سر کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اے میرے رب میری طرف دیکھ۔ آپ نے نہایت جوش اور غیرت سے کہا کہ تُو ایسی منہ رکھتا ہے جو اللہ تیری طرف دیکھے وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے میں اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ اللہ میری طرف دیکھے تا کہ میرا منہ عمدہ ہو جائے۔ یہ بات آپ کو بہت پسند آئی اور فرمایا کہ تو نے بالکل سچ کہا۔

حضرت داؤد طائی کا تائب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نوحہ گر کی زبان سے ایک شعر سُنا جس کا مطلب یہ تھا کہ:

وہ کون سا چہرہ ہے جو خاک میں نہیں ملا اور وہ کون سی آنکھ ہے جو زمین میں دفن نہیں ہوئی۔

یہ سنتے ہی آپ کے دل میں ایک خاص خوف اور درد پیدا ہوا اور بے قراری غالب آگئی اسی حالت میں آپ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گئے۔ پوچھنے پر بتایا کہ میرا دل دنیا سے بیزار ہوگیا ہے اور ایک ایسی چیز مجھ میں پیدا ہوگئی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتا ہوں مگر نہیں پاتا۔ کسی بھی کتاب میں اس کے معنی نظر نہیں آتے۔ کسی فتویٰ میں اس کا علاج نہیں پایا جاتا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم مخلوق سے علیٰحدگی اختیار کرو۔ آپ نے دنیا سے منہ پھیر لیا اور ایک مکان میں معتکف ہوگئے۔ ایک عرصہ کے بعد پھر امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گئے اور فرمایا یہ تو کوئی بات نہیں کہ تم گھر میں معتکف ہو جاؤ اور کسی سے بات نہ کرو بلکہ اہل دنیا میں بیٹھو۔ نامعلوم بات سُن کر صبر کرو اور کچھ نہ کہو اور مسائل کے نکات کو ان سے بہتر طور پر جانو۔ اس بات سے آپ بخوبی سمجھ گئے کہ جو کچھ اُستاد نے فرمایا۔ پھر نے روزانہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درس پر جانا شروع کیا۔ مشائخین کی خدمت سے فیض اُٹھایا۔ لیکن خود کچھ نہ کہتے تھے جو کوئی کہتا اطمینان سے سنتے جواب نہ دیتے تھے۔ فرمایا کہ ایک صبر و اطمینان نے مجھے تیس سال کا کام دیا۔ اس کے بعد اپنے پیر طریقت حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہنے لگے اور مردانہ وار اس راہ میں قدم رکھا۔ تمام کتب خانہ کو دریا برد کر کے علیٰحدگی اختیار کرلی اور مخلوق سے بالکل قطع تعلق ہوگئے۔

موت کو عید تصور کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہو کر ایک شخص نے وصیت طلب کی جس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

اول یہ کہ دنیا سے روزہ رکھو۔

دوم یہ کہ آخرت سے افطار کرو۔

سوم یہ کہ موت کو عید سمجھو۔

چہارم یہ کہ مخلوق سے اس قدر دور رہو جیسے درندوں سے دور رہتے ہیں۔

مقام توکل کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
"توکل میں پہلا مقام یہ ہے کہ تم قدرت کے سامنے ایسے بن جاؤ جیسے مردہ غسل دینے والے کے سامنے ہوتا ہے۔"

نفس کشی کیسے کی جا سکتی ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:
"میں نے ایک ولی کامل جن کا نام حسام الدین تھا سنا ہے کہ نفس کافر ہے اور اسے صرف:
۱۔حق تعالیٰ کی مدد ۲۔خاموشی ۳۔بھوک ۴۔تنہائی ۵۔مخلوقات کے ساتھ میل جول کو ترک کرنا ۶۔ہر دم خلوت میں خدا کو یاد کرنے سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔

سنت سے علیحدگی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو مبتدع سے دوستی رکھتا ہے اس سے سنت علیحدہ ہو جائے گی اور جو مبتدع کے ساتھ مذاق کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایمان چھین لیتا ہے۔

شوق کو خوف سے دور کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جب تم اپنے دل کو شوق میں ڈالو تو اس کے بعد خوف میں ڈالو۔ تاکہ اس شوق کو وہ خوف سے دور کر دے۔

حلال ہے یا حرام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام ابوبکر عباس تھا فرماتے ہیں کہ میں حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرے میں گیا تو دیکھا کہ آپ خشک روٹی کا ٹکڑا ہاتھ میں لیے رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا ہوا۔ تو فرمایا کہ میں اس ٹکڑے کو کھانا چاہتا ہوں مگر معلوم نہیں کہ حلال ہے یا حرام۔

ہاتف غیبی کا ندا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کے وقت ایک مسجد میں تھے۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ دعا کے وقت آپ نے ایک ہاتھ بغل میں دے دیا جس سے کچھ گرمی محسوس ہوتی اور آنکھ لگ گئی۔ اسی وقت ہاتف غیبی نے ندا کی کہ اے ابوسلیمان جو ہاتھ تمہارا باہر تھا صرف اسی ہاتھ کی روزی تمہیں دی جاتی ہے۔ اگر دوسرا ہاتھ بھی باہر ہوتا تو دونوں ہاتھوں کا حصہ ملتا۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے قسم کھائی کہ آئندہ خواہ کوئی بھی موسم ہو دعا کے وقت دونوں ہاتھ باہر رکھوں گا۔

بندہ کا حق بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کسی نے سوال کیا کہ عرش کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں ہوں۔ پھر سوال کیا کہ کرسی کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ پھر سوال کیا لوح کیا ہے۔ فرمایا میں ہوں۔ پھر سوال کیا قلم کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ پھر سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے حضرت جبرائیل، اسرافیل، میکائیل علیہم السلام جیسے بھی ہیں۔ فرمایا میں ہوں۔ وہ شخص یہ تمام جواب سن کر خاموش ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ جو شخص حق تعالیٰ میں محو ہو جاتا ہے وہ حق بن جاتا ہے اور جو کچھ ہے حق ہے۔ اگر اس صورت میں سب کچھ ہوں کوئی تعجب کی بات نہیں۔

ندائے حق تعالیٰ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ حق تعالیٰ نہ کہتا ہو اے میرے بندے تو انصاف نہیں کرتا۔ میں تجھے یاد کرتا ہوں لیکن تو مجھے یاد نہیں کرتا۔ میں تجھے اپنی طرف بلاتا ہوں لیکن تو دوسروں کی طرف جاتا ہے۔ میں تجھے آفتوں سے علیٰحدہ رکھتا ہوں لیکن تو آفت کی طرف جاتا ہے۔ جب تو قیامت کے دن حاضر ہوگا تو کیا عذر کرے گا۔"

خالص توبہ حقیقت کی کنجی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے دنیا میں مشغول رہنے والو! تم ان مقامات میں چہ میگوئیاں چھوڑ دو، کلام نہ کرو، تم تو محض اپنی زبانوں سے کلام کرتے ہو نہ کہ دلوں سے۔ تم اللہ تعالیٰ کے اور اس کے کلام سے اور اس کے نبیوں اور ان کی پیروی کرنے والوں سے جو کہ ان کے سچے جانشین اور وصی ہیں۔ روگردانی کرنے والے ہو۔ تم تو تقدیر و قدرت میں جھگڑا کرنے والے ہو۔ تم نے خلق کی عطا پر اللہ تعالیٰ کی عطا سے اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک جب تک کہ تم توبہ اخلاص کے ساتھ نہ کرو اور اس پر ثابت قدم نہ رہو اور ہر نفع و نقصان میں اور عزت و ذلت، امیری و فقیری، عافیت و مرض اور پسندیدہ اور مکروہ چیزوں میں جو موافق تقدیر الٰہی ہوتی ہیں موافقت نہ کرو گے معتبر و مسموع نہ ہوگا۔"

غرور و تکبر کا پتلا بننا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"صرف ترکی ٹوپی پہن لینے سے فقیری نہیں مل جاتی۔ بیشک تم کافرانہ ٹوپی سر پر رکھ لو اور اپنا طریق فقیری نہ چھوڑو اور اللہ کی رضا کے پابند رہو تم یقیناً فقیر ہو، لیکن اگر کوئی فقیر اس نیت کو مدنظر رکھ کر فقیرانہ لباس پہنے کہ وہ اہل زر کا مقرب ہو جائے گا تو یہ ایسا ہے کہ وہ فقیر نہیں بلکہ آتش نفس نے اُسے غرور و تکبر کا پتلا بنا رکھا ہے"۔

تصوّرِ شیخ کی اہمیّت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"لوگوں کو چاہیئے کہ محبوب حقیقی سے محبت کریں جو اسے یاد کرتا ہے خدا اُس پر مہربانی کرتا ہے تو معشوق مجازی اختیار کر کیونکہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مجاز حقیقت کا پل ہے"۔ فقیروں کی محبت کو دل میں جگہ دے کیونکہ میرے اُستاد حضرت شیخ ابوالقاسم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فقیر کے لیے تصور شیخ سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ فقیر کو چاہیئے کہ اپنے مرشد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے اور مرشد وہ ہے جو مراقبے سے اپنے مرید پر نظر رکھے، فقیر کو چاہیئے کہ وہ بیعت اس وقت کرے جب وہ اس کی اہلیت رکھتا ہو بصورتِ دیگر مرید اور مرشد دونوں ہی خراب ہوتے ہیں۔ فقیر کا مسلک بہت کٹھن ہے میں اپنے دل میں ٹھان چکا ہوں کہ سفر اختیار کروں تاکہ میرے قلب پر زنگ نہ لگے بلکہ یہ صیقل ہوتا رہے۔ لوہے پر جب زنگ لگ جائے

توسیقل سے ہی دُور ہوتا ہے۔ اے میرے محبوب! اللہ سے دُعا کر۔ اے اللہ میرے دل کو روشن کر۔ مجھے اپنی یاد کا منبع بنا۔ میرے مرشد کو مجھ پر مہربان کر۔ پہلے مجھے شاکر بنا بعد میں دولت دے۔ پہلے مجھے کدورت و رنجش سے پاک کر۔ پھر اپنی عنایت سے نواز۔ پہلے مجھے صبر و حوصلہ دے پھر بیماری دے۔ الٰہی! مجھے وہ چیز عطا فرما جو نیکی سے بھرپور ہو اور اپنی رضا پر سرِ تسلیم خم کرنے کی توفیق دے کہ یہ تیرے نزدیک پسندیدہ فعل ہے۔

ہادی و مہدی بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے جاہل! تو ایسے کلام سننے سے دوڑتا ہے اور اپنے نفس و خواہشات کو لے کر تنہا اپنے خلوت خانہ میں بیٹھتا ہے تو اوّلاً صحبتِ مشائخ اور نفس و طبیعت کے قتل کرنے کا حاجت مند اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کا محتاج ہے۔ اوّلاً مشائخ کی چوکھٹ اور دروازہ کو لازم پکڑ اور اس کے بعد ان کے فیضِ صحبت میں رکھ کر ان سے علیحدہ ہو جانا اور خلوت کدہ میں تنہا اللہ تعالیٰ کی معیت میں بیٹھ جانا۔ پس جب یہ مرتبہ تجھے پورے طور پر حاصل ہو جائے گا اس وقت تو خدا کے حکم سے خلق کی دوا اور ان کا ہادی و مہدی بن جائے گا تیری زبان پرہیزگار بننے والی ہے اور قلب فاسق و فاجر۔ تیری زبان حمد الٰہی کرتی ہے اور تیرا قلب اس پر معترض ہے۔ تیرا ظاہر مسلمان ہے اور باطن کافر، تیرا ظاہر موحد ہے اور تیرا باطن مشرک۔ تیرا زہد اور تیری دینداری سب ظاہر ہے اور تیرا باطن خراب و

ویران جیسے بیت الخلاء پر قلعی اور سپیدی اور کوڑا گھر پر قفل۔ جب تو اس حالت پر ہے تو تیرے قلب پر شیطان نے خیمہ لگا لیا ہے اور اسے اپنا مسکن بنا لیا ہے۔ اہل ایمان تو اپنے باطن کو آباد کرتا ہے پھر ظاہر کی آبادی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ مثل گھر تیار کرنے والے کے کہ وہ اولاً اندرونی عمارت میں زر کثیر صرف کر دیتا ہے اور اس کا دروازہ ہنوز خراب رہتا ہے۔ پھر جب گھر کی اندرونی عمارت تکمیل کو پہنچ چکی ہے اس وقت دروازہ بناتا ہے۔ اس طور سے سالک کے لیے اللہ تعالیٰ ابتداء اور اس کی رضامندی سے بدنی چاہیئے۔ پھر مخلوق کی طرف توجہ خدا کے حکم سے ابتداء ساتھ تحصیل آخرت کے ہونا چاہیئے۔ پھر ساتھ حاصل کرنے دنیا کے حصّوں کے جو کہ مقسوم ہیں۔"

دل میں پانچ اشیاء کا بسیرا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دل میں کوئی اور چیز ہوتی ہے تو دل میں ہرگز نہیں ٹھہرتیں:

خدا تعالیٰ سے خوف۔ اُمید اور دوستی۔ حیا و اُنس۔

ہر شخص اس قدر فہم رکھتا ہے کہ جس قدر وہ خدا کے نزدیک ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ فہیم وہ شخص ہے جو اسرار قرآن کو سمجھے اور ان میں تدبر کرے۔

اور سب خلق سے سابق وہ ہے جو حق پر صبر کرے۔

روز حشر اُمتیوں کو ان کے نبیوں کی طرف بلایا جائے گا لیکن اولیاء اللہ کو ان کے اللہ کی طرف بلایا جائے گا۔

دریا کے کنارے کی تلاش کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"تجھ پر افسوس! کہ تو موسمِ سرما میں اپنے حوضوں پر بیٹھنے پر خوش ہوتا ہے۔ عنقریب موسمِ گرما آرہا ہے جو پانی تیرے پاس ہے اُس کو وہ چوس لے گا وہ خشک ہو جائے گا اور مر جائے گا۔ تو دریا کے کنارے کو اپنی جگہ مقرر کر جس کا پانی گرمیوں میں بکثرت بڑھ جاتا ہے۔ تُو اللہ کے ساتھ رہ۔ غنی عزیز امیر و حاکم و سردار بن جائے گا۔ جو خدا کے تعلق کی وجہ سے ماسوی اللہ سے مستغنی ہو جاتا ہے، ہر شے اس کی محتاج بن جاتی ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو کہ زینت و آراستگی و آرزو سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایسی شے سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں کے اندر جگہ پکڑے ہوئے ہے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔

مردِ کامل کی ہم نشینی اختیار کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور خواجہ غریب نواز داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"دنیا ایسے ہی ہے جیسے سطحِ آب پر کشتی۔ تُو غوطہ خور بن نہ کہ ڈوب جانے والا۔ اپنے دل کو کشادہ کر اور ایسے کام کر جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے کسی کا دل نہ دکھا۔ تجھے دین پناہ شاہ کی طرح ظلم کا مٹانے والا اور رعایا کے دکھ درد کا احساس کرنے والا ہونا چاہیئے۔ تجھے غافل نہیں ہونا چاہیئے دنیاداری کو پسند کر اور نہ ہی عقبیٰ کا طالب بن بلکہ اسے عذاب ہی خیال کر تو مولا کا طالب ہو تاکہ تو مرد بنے لالچ اور ذلت کو اچھی طرح سمجھ اور دنیاداری کے جھمیلوں کو خود سے دور رکھ۔ عقل و سمجھ اور ایمان کے

پیلے اللہ سے دُعا کرتا رہ ۔ مرشد کو اپنا قبلہ سمجھ اور اپنے نفس کی پرورش
نہ کر اور میری نصیحت پر عمل کر۔"

اہلِ توکل کے لیے تین باتوں کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا
اہلِ توکل کو تین باتیں دی جاتی ہیں :
۱۔ حقیقتِ یقینی
۲۔ مکاشفہ غیبی
۳۔ مشاہدہ قربِ حق تعالیٰ جل شانہ،

بے سروسامانی اور توکّل علی اللہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ حضور لوگ آپ کو ملامت کرتے ہیں تم خواہ مخواہ تکلیف اٹھاتے ہو۔ آؤ میں اپنے پاس تمہاری کچھ خدمت کروں۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص اگر تجھ میں پانچ عیب نہ ہوتے تو میں ایسا کر لیتا

اوّل یہ کہ تیرا مال کم ہو جائے گا۔
دوم یہ ممکن ہے کہ تیرا مال چور لے جائیں۔
سوم یہ کہ شاید تو بعد میں پشیمان ہو۔
چہارم یہ کہ اگر تو مجھ میں کوئی عیب دیکھے گا تو مجھے دی ہوئی چیز واپس لے لے گا۔
پنجم یہ کہ تم نے ایک دن مرنا ہے پھر میں بے سروسامان رہ جاؤں گا لیکن میرا خدا ایسا ہے جو ان تمام عیوب سے پاک ہے۔

قرآن وسنت کی پیروی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک لڑکے کو دیکھ کر فرمایا کہ سنبھل کر چل تاکہ کیچڑ میں نہ گر پڑے لڑکا بولا حضور! اگر میں گر پڑا تو کوئی بات نہیں اکیلا ہی گروں گا لیکن اگر آپ کا پاؤں پھسل گیا تو وہ تمام مسلمان جو آپ کے بعد آئیں گے پھسل جائیں گے اور پھر اُن کا اُٹھ سکنا مشکل ہو جائے گا۔ آپ کو اس لڑکے کے فہم پر تعجب ہوا فوراً مجلس میں آکر اپنے معتقدین اور اصحاب کو فرمایا۔ خبردار! اگر کسی مسئلہ میں تمھیں میری نسبت کوئی بات زیادہ معلوم ہو تو میری اطاعت نہ کرو اور اگر میرے قول کو قرآن و سنت کے مطابق نہ پاؤ تو قول کو زمین پر پٹخ دو۔

ہر ذرّہ کو دیدارِ الٰہی سے مشرف فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر پروردگارِ عالم مجھ سے ستر سال کا حساب طلب کرے گا تو میں اُس سے ستر ہزار سال کا حساب لوں گا کیونکہ ستر ہزار سال میں اُس نے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کہہ کر سب کو شور میں ڈال دیا بَلٰی کہنے سے۔ یہ تمام شور جو زمین و آسمان میں ہے شوقِ اَلَسْت ہے۔ اس کے بعد بارگاہِ الٰہ العٰلمین سے خطاب آیا کہ جواب سنو۔ بروز محشر ہم تمھارے ہفت اندام کو ذرّہ ذرّہ کر کے ذرّہ کو دیدار سے مشرف فرمائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ستر ہزار سال کا حساب بے اور حاصل و باقی کو ہم تیرے پاس رکھیں گے۔

دل کا زنگار کیسے ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ پیٹ بھر کر روٹی کھانا نورِ دل کا زنگار ہے۔

ایک ذرّہ محبّتِ الٰہی کی قدروقیمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبّت کا ایک ذرّہ بھر بہشت کے ہزاروں محلّات سے بدرجہا بہتر ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو اپنی رضامندی سے بہشت میں نہیں لے جاتا۔ فرمایا۔ ہاں! مگر جب وہ کسی کو اپنی رضا دیتا ہے تو وہ بہشت کو لے کر کیا کرے گا۔ اس کی رضا کے مقابلے میں بہشت بے معنی ہے۔

امام احمد حنبل کی حکمتِ عملی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہوکر سوال کیا کہ اخلاص کیا ہے۔ فرمایا آفاتِ اعمال سے خلاصی کا نام اخلاص ہے۔ پھر پوچھا توکل کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنا ہی توکّل ہے۔ پھر پوچھا رضا کیا ہے؟ فرمایا اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینا رضا ہے۔ پوچھا کہ محبّت کیا ہے؟ فرمایا یہ بات حضرت بشر حافی سے پوچھو۔ اُن کی زندگی میں اس سوال کا جواب میں نہیں دے سکتا۔ پوچھا کہ زُہد کیا ہے؟ فرمایا زہد کی تین قسمیں ہیں:

اوّل یہ کہ ترکِ حرام عوام کا زہد ہے۔

دوم یہ کہ ترکِ زیادتی مالِ حلال خاص لوگوں کا زُہد ہے۔

سوم یہ کہ جو چیز یادِ حق سے غافل کرے اُس کا ترک کرنا عارفوں کا زہد ہے۔

عارف کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ،

"عارف وہ ہے کہ کبھی اس کا مزہ نہ جانے اور ہر دم خوشبو میں مست رہے۔ خدا

کے بغیر کسی کو مددگار نہ سمجھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کسی کو راہبر نہ جانے۔ اور یہ جانے کہ تقویٰ کے سوا کوئی زاد نہیں۔ اور ان پانچ چیزوں پر صبر کے سوا کوئی عمل نہیں۔"

حضرت یوسف علیہ السّلام کی جلوہ گری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یعقوب علیہ السّلام کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حضرت آپ نے پورے جہان میں کیا شور مچا رکھا ہے کہ اگر آپ کو ذاتِ باری تعالیٰ سے کامل محبت ہے تو یوسف علیہ السّلام کا ذکر چھوڑ دیں۔ اُسی وقت ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ سری ذرا دل کو قابو میں رکھو۔ اس کے ساتھ جلوۂ یوسفی دکھایا گیا۔ اور آپ نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے اور تیرہ دن تک بیہوش رہے۔ ہوش آنے پر ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ ایسے شخص کی یہی سزا ہے جو ہماری بارگاہ کے متوالوں پر نکتہ چینی کرتا ہے۔

دروازہ الٰہی پر کھڑا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"تجھ پر افسوس! تو میرے ساتھ استہزاء کرتا ہے حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہوا مخلوق کو اس کی طرف بلا رہا ہوں۔ عنقریب تو اپنا جواب ملاحظہ کر لے گا۔ بہ تحقیق میں اُدھر کی طرف ایک ہاتھ ہوں اور نیچے ہزاروں ہاتھ۔"

سات سال کی عمر میں حافظ قرآن اور بارہ سال کی عمر میں عالم دین

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میں مکتب جانے کے قابل ہوا تو مجھے مکتب میں بھیج دیا گیا۔ اور میں نے اُستاد سے یہ بات طے کر لی کہ سبق پڑھنے کے بعد میں مکتب سے فوراً واپس چلا آیا کروں گا۔ میں نے سات سال کی عمر میں

قرآن حفظ کر لیا اور بارہ سال کی عمر میں ایک ایسا مسئلہ مجھے درپیش آیا جسے کوئی حل نہ کر سکتا تھا میری مرضی کے مطابق مجھے بصرہ بھیج دیا گیا۔ میں نے وہاں کے علماء کرام سے مسئلہ دریافت کیا مگر کسی سے تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ آخر آبادان میں حبیب حسرہ نے میرے مسئلہ کو حل کیا اور میں انہی کے ہاں ٹھہر گیا اور بہت سے فوائد کا حصول ہوا۔

حضرت معروف کرخی کا قبولِ اسلام

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین نصرانی تھے۔ جب والدین نے آپ کو مکتب بھیجا تو استاد نے آپ سے کہا کہ خدا تین میں ایک ہے۔ فرمایا نہیں خدا ایک ہے۔ اُستاد نے بہت زور لگایا کہ آپ خدا کو تین میں سے ایک کہیں۔ لیکن آپ نے نہ کہا۔ آخر بہت سی مار کھا کر بھاگ نکلے۔ ہر چند آپ کو تلاش کیا مگر آپ نہ مل سکے۔ مکتب سے بھاگ کر آپ حضرت امام علی بن موسیٰ رضا کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہو گئے۔ اور کچھ عرصہ بعد گھر واپس آئے۔ دروازے پر آ کر دستک دی تو اندر سے آواز آئی کون ہے؟ آپ نے کہا معروف کرخی ہوں۔ پوچھا کس دین پر ہو؟ فرمایا دینِ محمدی پر ہوں۔ یہ سن کر والدین جوشِ اشتیاق سے باہر نکلے اور خود بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اس کے بعد آپ حضرت داؤد طائی کی خدمت میں پہنچے اور طاعت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

حضرت معروف کرخی کا ایک کتے کی خدمت کرنا

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک ماموں جو شہر کا حاکم اعلیٰ تھا ایک دن وہ کسی بڑی جگہ جا رہا تھا کہ راستہ میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جو ایک جگہ بیٹھے ہوئے روٹی کھا رہے تھے۔ ایک لقمہ اپنے منہ میں ڈالتے اور دوسرا لقمہ ایک کتے کے منہ میں ڈالتے جو پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ماموں نے کہا معروف شرم کرو کتے کے ساتھ روٹی کھا رہے ہو۔ فرمایا کہ میں شرم ہی کی وجہ سے کتے کے ساتھ کھا رہا ہوں۔

پھر سر اُٹھایا اور ایک پرندے کی طرف اشارہ کیا جو ہوا سے اُتر کر آپ کے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا۔ فرمایا۔ ماموں جان! جو شخص اللہ تعالیٰ سے شرم رکھتا ہے اس سے تمام چیزیں شرم رکھتی ہیں۔ یہ بات سُن کر آپ کا ماموں شرمسار ہو گیا۔

تصرفاتِ الٰہی کے کرشمے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے منافقو! تم اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اُس کے دنیا و آخرت کے عقاب کو عنقریب دیکھ لوگے۔ زمانہ حاملہ ہے جو کچھ اس سے پیدا ہونے والا ہے تم عنقریب دیکھ لوگے میں تو تصرفاتِ الٰہی کے قبضہ میں ہوں۔ کبھی وہ مجھے پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی وہ مجھے ذرہ بنا دیتا ہے اور کبھی دریا کرتا ہے، اور کبھی وہ مجھے قطرہ بنا دیتا ہے اور کبھی آفتاب اور کبھی چمک اور روشنی۔ وہ مجھے ویسا ہی پلٹا دیتا رہتا ہے۔ جیسے رات اور دن کو اس کی شان ہر دن بلکہ ہر لحظہ جُدا جُدا ہے، سارا دن تمہارے لیے ہے اور ایک لحظہ میں تمہارے غیر کے لیے۔"

عارف کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"عارف وہ ہے جس کا کھانا بیماروں کی طرح اور سونا مار گزیدہ کی طرح اور عیش غرق شدہ کی طرح ہو۔"

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"اے میرے بندے جب میرا ذکر تجھ پر غالب ہوتا ہے تو میں تیرا عاشق بن جاتا ہوں۔"

پھر فرمایا کہ:

" عارف آفتاب کی مانند ہے کہ سب پر روشنی ڈالتا ہے اور زمین کی مانند ہے کہ تمام موجودات کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ پانی کی طرح ہے کہ اس سے دلوں کو زندگی ملتی ہے۔"

خصوصیاتِ عشقِ الٰہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عشقِ الٰہی نے ماسوا کو دور کر دیا اور اس کا نشان تک باقی نہ رہنے دیا جب تک ذاتِ باری تعالیٰ کی طرح یگانہ نہ ہو گیا۔

ایک ولی اللہ کا استقبال

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مسجد میں تشریف فرما تھے کہ یکایک آپ نے فرمایا اُٹھو! اولیاء اللہ میں سے ایک اللہ کے ولی اللہ کا استقبال کریں۔ جب دروازے سے باہر نکلے تو حضرت ابراہیم ہروی کو دیکھا جو ایک گدھے پر سوار تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ اُٹھ کر استقبال کرو اور ہمارے حضور میں اُسے شفیع بنا کر لاؤ۔ ابراہیم ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر شفاعتِ اولین تمھیں اور شفاعتِ آخرین سب مجھے دی گئی تو سید العالمین شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مقابلے میں ایک مشتِ خاک کے برابر ہوں گے آپ نے جب یہ بات سنی تو بہت حیران ہوئے۔ جب کھانا کھانے کا وقت ہوا تو عمدہ عمدہ کھانے لائے گئے۔ ابراہیم ہروی کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شیخ ایسے کھانے کھاتے ہیں لیکن آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ ابراہیم ہروی کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کو لے گئے اور ایک دیوار پر ہاتھ مارا۔ جہاں ایک دروازہ کھل گیا۔ دیکھا کہ ایک دریائے ذخار موجیں مار رہا ہے۔ فرمایا کہ آؤ اس دریا سے

پار چلیں۔ لیکن ابراہیم ڈر گئے اور کہا کہ یہ میرا مقام نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ صحرا سے وہ جو جن کو آپ نے چن کر کھانا پکایا ہے اور توشہ دان میں رکھا ہے۔ وہ جو چار پایوں کے کھائے ہوئے ہیں لیکن تم نے دانوں کو اکٹھا کر کے روٹی پکائی اور کھائی جب اس کے متعلق زیادہ تحقیق کی گئی تو ایسا ہی پایا۔ چنانچہ ابراہیم نے توبہ کی۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مناجات کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ الٰہ العٰلمین میں عرض کی الٰہی! میرے اور تیرے درمیان کب تک دوئی رہے گی اسے درمیان سے نکال دے تاکہ "میں" "تو" ہو جائے اور میں کچھ نہ رہوں۔ الٰہی! جب تک تو میرے ساتھ ہے میں سب سے بڑا ہوں اور جب تک میں اپنے ساتھ ہوں سب سے ادنیٰ ہوں۔ الٰہی فقر و فاقہ نے مجھے تجھ تک پہنچایا ہے الٰہی مجھے زہد و عبادت درکار نہیں۔ اگر تو مجھے نیک بنانا چاہتا ہے تو اپنے اسرار کا ایک ذرہ مجھے بھی عنایت فرما اور اپنے دوستوں کے درجے تک پہنچا۔ یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں کہ میں باوجود عاجز، کمزور اور ضعیف بندہ ہونے کے تجھے دوست رکھتا ہوں بلکہ تعجب کی بات یہ ہے کہ تو مالک، خالق اور قادر بے پرواہ ہونے کے سبب مجھ سے محبت کرتا ہے۔ الٰہی! جب خوف کی حالت میں تجھ سے اس قدر خوش ہوں تو بے خوف ہونے پر میں کس قدر خوشی نہ کروں گا۔ الٰہی! میں عمر بھر کی ریاضت کو فروخت نہیں کرتا۔ رات کی نمازیں پیش نہیں کرتا۔ تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ان باتوں پر مجھے ذرہ بھر بھروسہ نہیں اور جو کچھ عرض کر رہا ہوں فخر کے طور پر نہیں۔ میرا مدعا یہ ہے کہ جو کچھ میں نے آج تک کیا اس پر شرمندہ ہوں جبکہ تو نے مجھے اس قدر عطا کیا۔ تیرا کام علت سے نہیں۔ تیری قبولیت اطاعت پر موقوف نہیں۔ مجھ سے گناہ کی گرد کو جھاڑ دے کیونکہ اطاعت کے گمان کی گرد کو میں نے صاف کر دیا۔

عالمِ ملکوت کے خیال میں محو ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چاندنی رات میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کر کے عالم ملکوت کے خیال میں محو ہو گئے اور رونے لگے۔ یہاں تک کہ بے خود ہو کر گر پڑے۔ ہمسایہ سمجھا کہ شاید کوئی چور چھت پر چڑھ گیا ہے تلوار لے کر جھپٹا مگر قریب پہنچ کر دیکھا کہ حضرت داؤد طائی ہیں۔ پوچھا تمھیں کس نے گرایا۔ فرمایا خبر نہیں۔

سرمایۂ عبادت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :
"سرمایۂ عبادت دنیا میں زہد ہے اور سرمایۂ فتوت دنیا سے بیرغبتی"

چہرے پر پردہ ڈالنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں قرآن اور مصلیٰ مسجد میں چھوڑ کر طہارت کے لیے دجلہ پر گیا۔ اتنے میں ایک بڑھیا عورت آئی اور میرے قرآن اور مصلیٰ کو اٹھا کر لے گئی۔ میں اس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ جب اس کے پاس پہنچا تو میں نے اپنا سر نیچے جھکا لیا تاکہ اس کے چہرے پر میری نظر نہ پڑے۔ بڑھیا عورت سے پوچھا کہ کیا تمہارے ہاں کوئی قرآن پڑھنے والا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ تو پھر قرآن مجھے دے دو اور مصلیٰ تم لے جاؤ۔ یہ بات سن کر وہ عورت حیران ہو گئی۔ اور دونوں چیزیں واپس کر دیں۔ میں نے کہا کہ مصلیٰ تو میں نے تمھیں دے ہی دیا ہے۔ یہ اب تمہاری ملکیت ہے۔

ریاکار کی شناخت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"ریاکار کے کپڑے صاف ستھرے اور دل نجس ہوتا ہے۔ وہ مباح چیزوں میں رغبت کرتا ہے اور کمانے میں کاہلی کرتا ہے اور دین کے بدلے میں کھانا کھلاتا ہے۔ پرہیزگاری ذرا بھی نہیں کرتا کھلا ہوا حرام کھاتا ہے اور اس کا معاملہ عام لوگوں پر مخفی رہتا ہے اور اللہ کے خاص بندوں پر مخفی نہیں رہتا۔ کل زہد و طاعت اس کی ظاہرداری کی ہے اس کا ظاہر آباد ہے اور باطن ویران۔

نفس مردہ اور دل زندہ ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"جب تک نفس مردہ نہ ہو دل زندہ نہیں ہوسکتا ہے۔

مشتبہ کھانا تناول نہ فرمانا

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے انھیں قیافہ سے بھوکا سمجھ کر عرض کیا کہ حضور! کھانا تناول فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ لے آؤ۔ چنانچہ میں کھانا لینے کے لیے گیا۔ رات کو کسی کے ہاں سے کچھ آیا تھا وہ لاکر آپ کے سامنے رکھ دیا لیکن کھاتے وقت آپ کے ہاتھ نے متابعت نہ کی۔ پھر اُٹھ کر چلے گئے۔ پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ میں بھوکا تھا لیکن میں نہ کھا سکا کیونکہ وہ کھانا مشتبہ تھا۔ نامعلوم وہ کہاں سے آیا تھا۔

مشتبہ چیز کی شناخت ہونا

حضرت محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگر کسی مشتبہ چیز کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو آپ کی انگلیوں کی رگیں کھچ جاتی تھیں اور آپ وہ لقمہ اٹھا نہ سکتے تھے۔ آپ سمجھ جاتے تھے کہ یہ مشتبہ چیز ہے اور ترک کر دیتے۔

رحمت کا بادل

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت کی بارش کے سوا اور کچھ نہیں برستا۔

ایک برہمی سے مناظرہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک برہمی سے مناظرہ کیا۔ برہمی نے کہا کہ اگر آپ کا مذہب سچا ہے تو آیئے ہم دونوں چالیس دن تک کھانا نہ کھائیں۔ دونوں نے ایسا ہی کیا لیکن حضرت شیرازی نے چالیس دن پورے کیے مگر برہمی پورے نہ کر سکا۔ اسی طرح ایک اور برہمی نے آپ کو پانی کے نیچے رہنے کی دعوت دی۔ مدت معینہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ برہمی مر گیا اور آپ زندہ سلامت عرصہ پورا کر کے پانی سے باہر تشریف لائے۔

کائنات دو انگلی میں دیکھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے پروردگار جل شانہ نے مجھے وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ میں تمام کائنات کو اپنی دو انگلیوں میں دیکھتا ہوں۔

سات سو علماء کے ارشادات

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے سات سو علماء کرام سے پانچ

باتیں دریافت کیں جو درج ذیل ہیں اور سب نے ایک جیسا ارشاد فرمایا:

۱۔ عقلمند کون ہے؟
۲۔ امیر کون ہے؟
۳۔ زیرک کون ہے؟
۴۔ بخیل کون ہے؟
۵۔ درویش کون ہے؟

۱۔ عقلمند وہ ہے جو دنیا کو محبوب نہ رکھے۔
۲۔ زیرک وہ شخص ہے جو دنیا کو اپنے آپ پر فریفتہ نہ کرے۔
۳۔ امیر وہ ہے جو خدا کی تقدیر پر راضی رہے۔
۴۔ بخیل وہ شخص ہے جو زکوٰۃ ادا نہ کرے۔
۵۔ درویش وہ شخص ہے جس کے دل میں دنیا کی زیادتی کی خواہش نہ ہو۔

عہدۂ قاضی سے فرار ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفۂ وقت نے ایک مجلس قائم کی جس میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد شیعی اور دوسرے اکابر علماء کو جمع کیا اور داروغہ کو حکم دیا کہ ہر ایک نادم کے نام کچھ جائداد ملک کر کے اقرار نامہ کے طور پر تحریر لکھ دو اور علماء کرام کی گواہی کروا لو۔ کاغذ پر تحریر لکھی گئی۔ تمام علماء کرام اور آپ کے استاد نے اس کاغذ پر دستخط کر دیئے۔ جب وہ کاغذ امام اعظم کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ امیرالمومنین یہاں آئیں یا میں اُن کے پاس چلا جاؤں تب گواہی صحیح ہوگی۔ یہ لفظ سُن کر داروغہ نے کچھ درشتی سے کام لیا اور کہا کہ سب علمائے کرام نے شہادت لکھ دی آپ کیوں نہیں لکھتے فضول باتیں بناتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک فعل اس کے اپنے لیے ہے۔ آپ نے شہادت لکھنے سے

انکار کر دیا۔ جب خلیفہ کو خبر ہوئی تو اُس نے آپ کے اُستاد شیعی کو بلا کر پوچھا کہ گواہی میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا ضروری ہے۔ کہا کہ ہاں۔ پھر خلیفہ نے پوچھا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو تم نے بغیر دیکھے گواہی کیوں لکھ دی۔ شیعی نے کہا کہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کے حکم سے ہے خلیفہ نے کہا یہ بات حق سے دُور ہے اور تم منصبِ قضا کے قائل نہیں ہو۔ اس کے بعد خلیفہ نے اکابر علماء کے مشورے سے کے بعد ابو حنیفہ۔ سفیان۔ مسعر بن خرام اور شریح کو منتخب کیا کہ ان میں سے کسی ایک کو قاضی بنانا چاہیئے۔ ان چاروں کو طلب کر کے خلیفہ نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ لوگ اپنے میں سے کسی ایک کو قاضی مقرر کر لیں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا کہ میں تو قضاء کو قبول نہیں کروں گا۔ آپ نے اپنے دوسرے ساتھیوں سے فرمایا کہ نجات کی ایک سبیل میں تمہیں بتاتا ہوں۔ سب کے اتفاق پر آپ نے فرمایا کہ سفیان کو بھاگ جانا چاہیئے۔ مسعر بن خرام آپ کو دیوانہ بنا لیں۔ میں انھیں قبول نہیں کروں گا۔ اور شریح کو قاضی بنا لیا جائے۔ چنانچہ اسی تجویز کے مطابق سفیان تو بھاگ گیا اور باقی تینوں دربار میں پہنچے۔ خلیفہ نے آپ کو قاضی بنانا چاہا مگر آپ نے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ اگر میں اس بات میں سچا ہوں تو فی الحقیقت قاضی بننے کے قابل نہیں۔ اگر جھوٹا ہوں تو جھوٹا شخص بھی قاضی نہیں بن سکتا۔ علاوہ ازیں میں قریشی نہیں ہوں بلکہ موالی ہوں اور عرب کے لوگ میری قضا کو قبول بھی نہیں کریں گے اس کے بعد مسعر نے آگے بڑھ کر خلیفہ کا ہاتھ پکڑا اور دیوانہ پن کی باتیں شروع کیں۔ انھیں بھی نکال دیا گیا اس کے بعد شریح کو قاضی بنا دیا گیا۔

قرآن کو مخلوق نہ کہنے پر قید کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معتزلہ نے دو سال تک آپ کو قید رکھا کہ قرآن کریم کو مخلوق کہو۔ لیکن آپ نے نہ کہا۔ ہر جمعہ کے دن جیل میں ہی غسل فرماتے اور جانے نماز کاندھے پر ڈال کر دروازے تک آتے۔ جب داروغہ

جیل منع کرتے تو واپس لوٹتے ہوئے فرماتے الٰہی! میں نے اپنا حق ادا کر دیا اب تو جانے اور تیرا کام۔ قید سے رہائی کے بعد حاکم نیشاپور آپ کے شہر میں آیا جس کا اُمراء نے خوب استقبال کیا۔ اور تین دن تک تمام شہر کے لوگ قدم بوسی کو آتے رہے تیسرے دن پوچھا کہ کیا کوئی ایسا شخص شہر میں رہ گیا ہے جو میرے سلام کو نہ آیا ہو۔ لوگوں نے کہا صرف دو شخص احمد حرب اور محمد بن اسلم طوسی نہیں آئے۔ پوچھا کہ کیوں تو لوگوں نے کہا کہ وہ عالم ربانی ہیں۔ بادشاہوں کے سلام کو نہیں آتے۔ عبداللہ بن طاہر حاکم نیشاپور نے کہا کہ اگر وہ ہمارے سلام کو نہیں آتے تو ہم اُن کے سلام کو جاتے ہیں۔ پہلے وہ احمد حرب کی خدمت میں گیا۔ دیکھا کہ احمد حرب سر نیچا کیے بیٹھے ہیں۔ دیر تک حاکم بیٹھا رہا۔ جب شیخ نے سر اُٹھایا تو فرمایا کہ میں نے سُنا تھا تو بہت خوب صورت ہے ویسا ہی پایا۔ اے عبداللہ! ایسے منہ کو معصیت اور حکم خدا کی مخالفت سے بدصورت نہ بنانا۔ پھر عبداللہ حاکم نیشاپور آپ کی خدمت میں آیا لیکن آپ نے ملاقات کی اجازت نہ دی۔ مگر وہ دروازے پر کھڑا رہا۔ کہ جب نماز کے وقت نکلیں گے تو سلام کر لوں گا۔ بغرض جب آپ نماز کے لیے باہر آئے تو عبداللہ گھوڑے پر سے کود پڑا۔ اور آپ کے پاؤں پر بوسہ دے کر کہا کہ الٰہی تیرے دوست اس وجہ سے مجھے دشمن سمجھتے ہیں کہ میں بُرا ہوں لیکن میں ان لوگوں کو ان کے اچھا ہونے کی وجہ سے دوست رکھتا ہوں تو اپنے فضل سے مجھ بُرے کو اُن اچھے لوگوں کا طفیلی بنا دے۔

حضرت عبداللہ تستری اور ایک ولیہ کا مکالمہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے جنگل میں ایک بوڑھی عورت کو دیکھا جو عصا ہاتھ میں لیے اور سر پر کپڑا باندھے ہوئے ہے۔ میں خیال کیا کہ شاید قافلہ سے پیچھے رہ گئی ہے اسے کچھ دینے کے سبب جیب میں ہاتھ ڈالا مگر اس عورت نے ہوا میں ہاتھ اُچھال کر اور مٹھی بند کر کے کہا کہ تم جیب سے لیتے ہو لیکن میں غیب سے لیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عورت غائب ہو گئی۔ میں

اس کی تلاش میں مکہ مکرمہ تک پہنچا۔ اور اس عورت کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے فرمایا کہ اے سہیل جو شخص جمالِ کعبہ کے لیے قدم اُٹھائے اُسے طواف ضرور کرنا چاہیئے۔

دُنیا کا عشق میں جل جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ نے چاہا کہ آپ کے گھر کو صاف کر دوں۔ مگر صفائی کرنے کی اجازت نہ دی۔ ایک دن آپ کی ہمشیرہ نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت آپ کے گھر کی صفائی کر رہی ہے۔ ہمشیرہ نے آپ سے کہا کہ بھائی تم نے مجھے کیوں صفائی کے لیے نہ کہا اور صفائی کی اجازت کیوں نہ دی اور آپ نے ایک غیر محرم کو بلا کر صفائی کروائی۔ فرمایا اے میری ہمشیرہ دل کو قابو میں رکھو۔ غم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ دُنیا ہے جو ہمارے عشق میں جل گئی اور ہم سے محروم تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے صفائی کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

ایک آتش پرست اور حضرت احمد حزب کا مکالمہ

حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک آتش پرست ہمسایہ جس کا نام بہرام تھا۔ ایک دفعہ اس کے گھر میں چوری ہو گئی۔ آپ اپنے چند مریدوں کو ساتھ لے کر اس کے گھر افسوس کے لیے گئے۔ اس وقت سخت قحط پڑا ہُوا تھا۔ آتش پرست نے خیال کیا کہ شاید کچھ کھانے کے لیے آئے ہیں۔ آتش پرست نے اُٹھ کر آپ کی تعظیم کی اور اسی خیال میں تھا کہ آپ کے سامنے کیا چیز رکھے۔ لیکن آپ نے اس کے خیال کو بھانپ کر فرمایا خاطر جمع رکھو ہم آپ کے پاس اظہارِ افسوس کے لیے آئے ہیں کچھ کھانے پینے کے لیے نہیں آئے۔ بہرام نے کہا فی الحقیقت میرے ہاں چوری ہوگئی لیکن تین شکر واجب ہیں۔

اوّل یہ کہ کسی نے میرا مال چرایا میں نے کسی کی چوری نہیں کی۔

دوم یہ کہ آدھا مال چوری ہوا۔

سوم یہ کہ دنیا چوری ہوئی ہے اور میرا دین سلامت ہے۔

آپ کو یہ بات بہت پسند آئی اور فرمایا کہ:

"تمہارے اس سے محبت اور دوستی کی خوشبو آتی ہے۔"

پھر آپ نے فرمایا کہ:

"تم آگ کی پرستش کیوں کرتے ہو۔"

آتش پرست نے کہا کہ:

"کل قیامت کے دن مجھ کو عذاب نہ کرے۔"

آپ نے فرمایا کہ:

"تیرا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ جو چیز اس قدر ضعیف ہو کہ اگر ایک لڑکا اس پر پانی ڈال دے تو یہ فوراً بجھ جائے وہ کل تم کو خدا کے عذاب سے کیسے نجات دے سکتی ہے۔ اسے ذرہ بھر تمیز نہیں وہ ادنیٰ اعلیٰ سب کو جلا دیتی ہے۔ اگرچہ تم نے ستر سال تک اس کی پوجا کی ہے اور میں نے اس کی پوجا نہیں کی۔ آیئے ہم دونوں آگ میں ہاتھ رکھیں دیکھیں کہ وہ تمہارا لحاظ کس قدر کرتی ہے۔ اس بات نے بہرام کے دل پر بہت گہرا اثر کیا اور پوچھا کہ چار باتوں کا جواب دیں:

اوّل یہ کہ ذات باری تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق کیوں فرمائی۔

دوم یہ کہ اگر تخلیق فرمائی تو رزق کیوں دیا۔

سوم یہ کہ اگر رزق دیا تو موت کیوں۔

چہارم یہ کہ اگر موت دی تھی تو پھر قیامت کے دن زندہ کس لیے کرے گا۔

حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آتش پرست کے سوالات کا جواب دیتے

ہوئے فرمایا کہ:

اوّل یہ کہ اُس نے خالقیت سے کام لیکر خلق کو پیدا کیا تاکہ اسے پہچانیں۔

دوم یہ کہ رازقیت سے رزق دیا تاکہ وہ اُسے پہچانیں۔

سوم یہ کہ موت اس لیے دی کہ وہ اُس کے قہرِ الٰہی کو سمجھیں۔

چہارم یہ کہ دوبارہ اس لیے زندہ کیا کہ وہ اس کی قدرت کو پہچانیں۔

آپ کا یہ جواب سُن کر آتش پرست نے کہا کہ آگ لائیں اور تجربہ کریں۔ چنانچہ حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کافی دیر تک اپنا ہاتھ آگ میں ڈالے رکھا لیکن آگ نے کچھ بھی اثر نہ کیا۔ آتش پرست یہ دیکھ کر کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ آپ نے اُس وقت نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ بہت دیر بعد ہوش آیا تو دوستوں نے وجہ دریافت کی۔ فرمایا کہ جب بہرام نے کلمۂ شہادت پڑھا تو میرے دل نے کہا کہ بہرام ستر (۷۰) سال کے بعد ایمان لے کر بارگاہِ خداوندی میں جائے گا۔ تو ستر سال سے مسلمان ہے آخر خدا کے ہاں کیا لے جائے گا۔

رازونظر کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق کر کے فرمایا کہ راز مجھ سے کہو۔ اگر راز نہ کہو تو نظر مجھ پر رکھو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو حاجت مجھ سے طلب کرو۔

حقیقت میں فقیر کون ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"فقیر کے لیے اپنے مرشد کی رضا سے بڑھ کر کچھ نہیں پس مرشد کے کسی نشان کو تو ہمیشہ ذہن میں رکھو، آدمی حقیقتاً اُسی وقت فقیر ہے جب وہ مسافر، مفلس، قلاش اور مصیبت زدہ ہو:

تقدیر کے ساتھ موافقت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"اے قوم! اللہ تعالیٰ کے تصرفات تم میں اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ ظاہراً تمھارے اعمال کو دیکھے کہ آیا تم ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگ جاتے ہو۔ آیا اُمورِ تقدیری کی تصدیق کرتے ہو یا انھیں جھٹلاتے ہو۔ جو شخص تقدیر کے ساتھ موافقت نہیں کرتا وہ موافقت نہیں کیا جاتا، اور نہ ہی توفیق دیا جاتا ہے۔ جو احکامِ قضا و قدر سے راضی نہیں ہوتا اس سے رضامندی نہیں کی جاتی۔ جو دوسروں کو نہیں دیتا وہ عطا نہیں کیا جاتا۔ جو ملاقات نہیں کرتا سوار نہیں کیا جاتا۔

شکم سیر ہو کر کھانے میں خرابی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص شکم سیر ہو کر کھاتا ہے اُس میں چھ باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

اوّل یہ کہ عبادت میں لطف نہیں آتا۔

دوم یہ کہ قوتِ حافظہ کمزور ہو جاتی ہے۔

سوم یہ کہ مخلوق پر شفقت کرنے سے محروم ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ سارے جہان کو سیر ہی سمجھے گا۔

چہارم یہ کہ شہوت زیادہ ہو گی اور عبادت کرنا مشکل ہو جائے گی۔

پنجم یہ کہ بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک خزانہ ہے۔ جسے وہ اُسے ہی دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

ششم یہ کہ جب آدمی سیر ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء شہوت کے بھوکے ہوتے ہیں اور جب تمام اعضاء بھوکے ہوتے ہیں تو شہوت سیر ہوتی ہے یعنی جب تک پیٹ نہ بھرے گا تو کسی شہوت کی آرزو نہ ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن امام شافعی کے منہ میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ خواب میں مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کا اُمتی ہوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ قریب آؤ چنانچہ جب میں آپ کے نزدیک ہوا تو آپ نے اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا جاؤ اب اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔

دیدار الٰہی سے مشرف فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے رب نے چاہا کہ ہم کو دیکھے مگر ہم نے چاہا کہ اسے دیکھیں۔ یعنی بندے کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ چالیس سال تک میں دنیا کی طرف متوجہ رہ کر اہل دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا رہا لیکن ایک شخص بھی نہ آیا۔ جب میں لوگوں سے منہ پھیر کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا تو اہل دنیا کو اپنے آپ سے پہلے وہاں موجود پایا۔ تب میں نے مخلوق کے حق میں اپنی عنایت کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی عنایت کو زیادہ پایا۔ جس بات کا میں خواہش مند تھا میری التجا سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے خود بخود ان کو دے دیا۔

دُنیا کی حیثیت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دنیا چیز ہی کیا ہے جسے ترک کرنے کو ایک کام خیال کیا جائے۔

منزلِ مقصود تک رسائی کیسے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ستر زنار اپنی کمر سے کھولے۔ ایک زنار باقی رہ گیا۔ ہر چند کوشش کی مگر وہ زنار نہ ٹوٹا۔ بالآخر بارگاہ الٰہ العالمین میں آہ و زاری کی کہ اے میرے پروردگار مجھے ایسی قوت عطا فرما کہ میں اسے بھی توڑ ڈالوں۔ آواز آئی کہ اس کو توڑنا تیرا کام نہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام ہاتھوں سے اللہ کو ڈھونڈا مگر جب تک دل کے ہاتھ سے نہ ڈھونڈا نہ ملا۔ تمام قدموں سے اس کی راہ میں گیا مگر جب تک دل کے قدموں سے نہ گیا منزلِ مقصود تک نہ پہنچ سکا۔

آدمی کا شرم سے پانی بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہو کر "حیا" کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے انہیں "حیا" کے متعلق ایسا جواب کہ وہ شخص خدا کی قدرت سے شرم کے مارے حقیقت میں پانی ہی بن گیا۔ اس کے بعد ایک مرید آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے یہ پانی دیکھ کر پوچھا کہ یہ پانی کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حیا کے متعلق سوال کیا تھا جواب کی طاقت نہ رکھنے کے باعث وہ پانی ہو گیا ہے۔

حضرت شفیق بلخی کا خلیفہ ہارون رشید کو نصیحت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ جب بغداد پہنچے تو خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو بلایا جب آپ خلیفہ کے پاس گئے تو خلیفہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے خلیفہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے تجھے صدیق کا جانشین کیا تجھ سے صدق طلب کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تجھے فاروق کی جگہ بخشی تجھ سے حق و باطل کی تمیز طلب کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تجھے ذوالنورین کی گدی پر بٹھایا تجھ سے حیا اور کرم کا مطالبہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تجھے حیدر کرار کی جگہ عطا کی تجھ سے عدل اور علم طلب کرے گا۔

ہارون رشید نے کہا اور فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے دوزخ بنا کر تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے اور مال شمشیر اور تازیانہ دے کر تجھے حکم دیا ہے کہ لوگوں کو دوزخ کی طرف مت آنے دو۔ اس لیے جو حاجت مند تیرے پاس آئے اُسے مال دے۔ جو حکم خدا کے خلاف کرے اُسے تازیانہ سے سزا دے اور جو کوئی کسی کو قتل کرے اس کا قصاص لے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو دوزخیوں کا سردار تو ہی ہو گا۔

ہارون نے کہا اور کچھ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ:

تو چشمہ ہے اور تیری رعایا کے اعمال نہریں۔ اگر چشمہ صاف ہے تو نہروں کا میلا ہونا کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر چشمہ ہی گدلا ہو گا تو نہروں کے صاف ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔

پھر خلیفہ نے کہا کچھ اور فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ:

اگر تو جنگل میں اس قدر پیاسا ہو جائے کہ قریب المرگ ہو جائے اور کوئی شخص بہ عوض پانی آدھی سلطنت کے عوض بیچے تو کیا تو خرید لے گا۔

پھر فرمایا کہ:

اگر تیرا پیشاب بند ہو جائے اور کوئی شخص کہے کہ اگر آدھی سلطنت مجھے دے دے تو تیرا علاج کرتا ہوں تو تو کیا کرے گا۔

ہارون نے کہا:

میں اُسے آدھی سلطنت دے دوں گا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ:

ایسی حکومت پر کیا ناز ہے جس کی قیمت پانی کا ایک گھونٹ ہو۔

یہ سُن کر ہارون رشید رونے لگا اور احترام کے ساتھ آپ کو واپس کیا۔

جب آپ مکہ معظمہ پہنچے تو لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس جگہ روزی کی تلاش کرنا نادانی ہے اور روزی کے لیے کام کرنا حرام ہے۔ پھر حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے پوچھا کہ ابراہیم معاش کے بارہ میں تم کیا کرتے ہو۔ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر مل جائے تو شکر کرتے ہیں۔ اگر نہیں ملتی تو صبر کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ حالت تو ہمارے شہر کے کتوں کی بھی ہے ابراہیم نے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مل جائے تو خیرات کرتا ہوں۔ اگر نہیں ملتا تو شکر کرتا ہوں۔

یہ سن کر ابراہیم ادہم نے آپ کا سر منہ چوما اور کہا کہ تم میرے بھی اُستاد ہو۔

مدعی اور عارف میں فرق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عام لوگ عیاں میں مکان کو دیکھتے ہیں اور عین میں نشان نہیں بتاتے مگر عرش تا فرش لاکھوں آدمی ہوں اور اُن کی اولاد جن میں جبرائیل و میکائیل جیسے مقرب فرشتوں کا سا درجہ رکھنے والے عارف کے دل رکھ دیئے جائیں تو معرفت الٰہی کے مقابلے میں ان سب کی موجودگی محض ہیچ ہو اور اُن کے آنے جانے کی اطلاع تک بھی اسے نہ ہو۔ اگر معاملہ اس کے برخلاف ہے تو وہ مدعی ہے عارف نہیں ہے۔

ہتر توسہ کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر

ہو کر کہنے لگا کہ میں حج کے لیے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اپنے پاس کیا توشہ رکھتا ہے
اس نے کہا چار چیزیں بطور توشہ رکھتا ہوں:
اوّل یہ کہ اپنی روزی سے کسی کو اپنے سوا نزدیک نہیں دیکھتا۔
دوم یہ کہ نہ ہی اپنے سے زیادہ دُور کسی کو دیکھتا ہوں۔
سوم یہ کہ خدا کا حکم جہاں بھی میں ہوں گا مجھے پہنچ جائے گا۔
چہارم یہ کہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہوا اور جس حال میں بھی ہو مجھے دیکھتا ہے۔
یہ سُن کر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بہت اچھا توشہ ہے۔ تجھے یہ توشہ مبارک ہو۔

نفس کی پہچان خدا کی پہچان ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
"نفس کی مخالفت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی اور کوئی عبادت نہیں ہے جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ وہ دریائے اندوہ و شادی میں غرق ہو گیا۔"

اللہ اکبر کہہ کر زمین پر گر پڑنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو صبح کے وقت دیکھ رہا تھا کہ بایزید کیا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ اکبر کہا اور زمین پر گر پڑے۔ زمین پر گرتے ہی جسم سے خون جاری ہو گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا حال تھا۔ فرمایا۔ ہاتفِ غیبی سے ندا آئی کہ تو کون ہے جو ہمارے ساتھ باتیں کرتا ہے۔

حضرت امام احمد حنبل کا تقویٰ

حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں رہائش پذیر ہونے کے باوجود بھی بغداد کے آٹے کی روٹی نہیں کھاتے بلکہ موصل سے آٹا منگوا کر روٹی پکوا کر کھایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بغداد کو خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غازیوں پر وقف کر دیا تھا۔

حج کی حقیقت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج سے فراغت کے بعد حرم شریف میں ہی سو گئے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے آئے، ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنے فرد حج کے لیے آئے۔ دوسرے نے کہا چھ لاکھ۔ پھر پوچھا کہ کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔ یہ باتیں سن کر آپ گھبرا گئے کہ اس قدر مخلوق کی تمام سفر کی تکالیف اور اخراجات سب کے سب اکارت گئے۔ اس کے دوسرے فرشتے نے کہا کہ دمشق میں ایک شخص جس کا نام علی بن موفق موچی ہے اگرچہ وہ حج کو نہیں آیا لیکن اس کا حج قبول ہو گیا اور باقی تمام مخلوق کا حج محض اس کی وجہ سے مقبول ہوا۔ یہ خواب دیکھ کر آپ نیند سے بیدار ہو گئے اور دمشق میں جا کر علی بن موفق موچی کی زیارت کے لیے چل پڑے۔ وہاں جا کر آپ اس کے گھر پر ملے۔ علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ میں نے تم سے کچھ دریافت کرنا ہے۔ اس نے کہا فرمائیے۔ آپ نے اس سے خواب کا تمام واقعہ بیان کیا۔ علی بن موفق نے کہا آپ کا نام کیا ہے۔ آپ نے اپنا نام بتایا۔ علی بن موفق آپ کا نام سنتے ہی ایک نعرہ مار کر بیہوش ہو گیا۔ جب کچھ عرصہ بعد ہوش میں آیا تو کہا کہ میں نے حج کے ارادے سے ساری عمر چمڑا سی کر تیس ہزار درہم جمع کیے تھے حج کے لیے بالکل تیار تھا کہ ایک دن میری بیوی نے کہا کہ ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے

کی خوشبو آ رہی ہے۔ ذرا سا سالن لے آؤ۔ میں ان کے گھر گیا اور تھوڑا سا سالن طلب کیا۔ اس نے کہا کہ یہ گوشت تمہارے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ سات فاقے کے بعد بچوں کی بھوک سے بیتاب ہو کر آج تھوڑا سا مردار پکایا ہے جو تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔ یہ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی فوراً آ کر تین ہزار درہم لے کر ہمسایہ کی خدمت میں پیش کر دیئے تاکہ وہ اپنے بال بچوں پر صرف کرے۔ یہ واقعہ سن کر آپ نے کہا کہ واقعی ملائکہ نے سچ کہا ہے۔

دو جلوے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سانپ کی کینچلی اتارنے کی مانند جب میں بایزید سے نکلا تو دیکھا کہ عاشق و معشوق ایک ہی ذات کے دو جلوے ہیں۔ کیونکہ توحید کے عالم میں ایک ہی کو دیکھا جا سکتا ہے۔

ایک بڑھیا کا حضرت عبداللہ بن مبارک کو میدان عرفات میں پہنچانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذوالحجہ کے مہینے میں جنگل میں تشریف لے گئے حج کی آرزو سے جنگل میں چل پھر رہے تھے۔ دل میں کہنے لگے کہ اگرچہ میں خانہ کعبہ میں نہیں ہوں تاہم لازم ہے کہ حاجیوں کے سے اعمال بجا لاؤں تاکہ ان کی متابعت کے باعث حاجیوں جیسا ثواب حاصل کر دوں کیونکہ جماعت کی نقل کرنے والے کو ان لوگوں سے حج کا ثواب ملتا ہے۔ اسی اثناء میں ایک بڑھیا کو دیکھا جو عصا ہاتھ میں لیے آپ کے پاس آئی اور کہا کہ عبداللہ کیا تو حج کی تمنا رکھتا ہے۔ آپ نے کہا ہاں۔ بڑھیا نے کہا مجھے تمہارے لیے ہی بھیجا گیا ہے تاکہ میں تجھے میدان عرفات میں پہنچاؤں۔ آپ نے دل میں کہا کہ صرف تین دن حج میں باقی ہیں اس قدر دور دراز کا سفر ہے یہ ضعیفہ عورت کس طرح مجھے تین دن میں عرفات تک پہنچا سکتی ہے۔ آپ کے دل کے خطرے کو بڑھیا نے معلوم کر کے کہا کہ جس عورت نے صبح کی سنتیں بخارا میں ادا کی ہوں اور فرض دریائے جیحوں پر ادا کر کے سورج نکلنے تک مرو میں پہنچ گئی ہو وہ اس کے

ساتھی بن سکتے ہو۔ کہا بڑے شوق سے اس کا ساتھی بنوں گا۔ آپ بڑھیا کے ہمراہ چل پڑے راستے میں کئی دریا آئے جن کو کشتی میں عبور کرنا مشکل تھا لیکن کنارے پر پہنچ کر بڑھیا عورت آپ کو آنکھ بند کرنے کا حکم دیتی اور جب آپ آنکھ کھولتے تو اپنے آپ کو دریا کے دوسرے کنارے پر پاتے۔ غرض تین دن میں اس عورت نے آپ کو میدان عرفات میں پہنچا دیا۔ مراسم حج ادا کرنے کے بعد اس بڑھیا نے آپ سے کہا کہ آئیے میرا ایک بیٹا ایک غار میں ریاضت کر رہا ہے اس کی خبر بھی لینے جائیں۔ چنانچہ آپ اس بڑھیا کے ساتھ چل دیئے۔ جب غار میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک نوجوان جو ریاضتِ شاقہ کے باعث صرف ہڈیوں کا پنجر ہی رہ گیا ہے محو عبادت ہے۔ جب اس نے اپنی والدہ کو دیکھا تو تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا والدہ کی قدم بوسی کے بعد عرض کی کہ میں جانتا ہوں کہ تو خود ہی نہیں آئی بلکہ میری تجہیز و تکفین کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا کہ عبداللہ ذرا انتظار کرو تاکہ کفن دفن کا انتظام کر لیں۔ اس کے بعد نورانی چہرے والے نوجوان کی روح پرواز کر گئی۔ اس کے دفن کرنے کے بعد بڑھیا نے کہا کہ اب دنیا میں میرا کوئی کام باقی نہیں رہا اب میں اس کی قبر پر ہی بیٹھی رہوں گی۔ جب تم اگلے سال آؤ گے تو مجھے بھی نہ پاؤ گے۔ میرے لیے دعائے خیر کرنا۔

ایمان کا نگہبان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جس کا نام عبداللہ مہدی تھا اس نے کہا حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوقت نزع فرمایا کہ میرا سینہ زمین کی طرف رکھو۔ چنانچہ تعمیل حکم کے بعد میں باہر نکلا تاکہ لوگوں کو خبر کروں۔ واپس آنے پر دیکھا کہ سب لوگ جمع ہیں اور آپ نے سرہانے سے ایک روپوں کی تھیلی نکالی اور فرمایا کہ اسے صدقہ کر دو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تو فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کا مال جمع نہیں کرنا چاہیئے اور خود اس قدر مال جمع کر رکھا ہے۔ فرمایا کہ یہ میرے ایمان کا نگہبان ہے اس سے میں نے

اپنے ایمان کو سلامت رکھا کیونکہ اس کی موجودگی میں شیطان مجھ پر غالب نہ آسکا۔ کیونکہ اگر وہ کہتا کہ آج کیا کھاؤ گے اور کیا پہنو گے تو میں کہہ دیتا کہ میرے پاس زر ہے۔ اگر کہتا کہ تیرے پاس کفن نہیں تو میں اسے یہ روپے دکھا دیتا تھا اور اس کے وسواس کو رفع کر دیتا تھا اگرچہ مجھے اس کی ضرورت نہ تھی۔ یہ کہہ کر کلمہ شہادت پڑھا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

معرفت الٰہی کا حصول اور زبان کا گُنگ ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاد کی غرض سے روم گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک جگہ ایک آدمی کو گلی سے باندھا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ اس کے گرد جمع ہیں اور اسے کہہ رہے ہیں کہ اگر تو زندہ تجھے معاف کرے گا تو بچ جائے گا بت تجھ سے سخت ناراض ہو جائے گا۔ وہ بیچارہ سخت تکلیف میں تھا لیکن منہ سے اُف تک نہیں کہتا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ اتنی تکلیف ہونے کے باوجود بھی تو اُف تک بھی نہیں کرتا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو چکا ہے اور میرے مذہب کا یہ قاعدہ ہے کہ جب تک کوئی شخص گناہوں سے پاک نہ ہو جائے بڑے بت کا نام نہیں لے سکتا۔ تو مجھے مسلمان معلوم ہوتا ہے۔ سُن میں نے ترازو کے پلڑوں کے درمیان بڑے بت کا نام لیا ہے جس کی پاداش میں مجھے یہ سزا مل رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں یہ بات ہے کہ جو شخص اسے پہچان لیتا ہے وہ اُسے یاد نہیں کر سکتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے وہ زبان سے گونگا ہو جاتا ہے۔

عمل کے دریا میں غوطہ زن ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہر شخص عمل کے دریا میں غرق ہوتا ہے یعنی ریاضت کا خیال کرتے ہیں لیکن میں مراد کے سمندر میں غرق ہوا۔ یعنی عنایت الٰہی سے اُمیدوار ہوا۔

عارف کے لیے اجر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عارف کا اجر و ثواب خود ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔

مخلوقِ خدا سے پیار کرنے پر جنّت کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بازار سے گزر ہوا۔ دیکھا کہ ایک پرندہ پنجرہ میں پڑا تڑپ رہا ہے۔ آپ نے اسے فوراً خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر وہ پرندہ روزانہ آپ کے گھر آتا۔ آپ تمام رات نماز میں مشغول رہتے تو وہ پرندہ آپ کو دیکھتا رہتا۔ جب لوگ آپ کا جنازہ لے کر جا رہے تھے تو وہ پرندہ اپنے آپ کو قبر پر دے مارتا تھا۔ پھر قبر سے آواز آئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سفیان کو اسی وجہ سے بخش دیا کہ وہ اللہ کی مخلوق سے بہت پیار کرتا تھا۔

حق تک رسائی کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت مسعود دہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر وصیت کے لیے عرض پرداز ہوا جس پر آپ نے فرمایا کہ:

اول یہ کہ مردہ لوگ تمہارے منتظر ہیں ان کے لیے کچھ نہ کچھ ہدیہ بھیجتے رہا کرو تاکہ انھیں قبر میں راحت پہنچے۔

دوم یہ کہ اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو دنیا کو رخصتی سلام کر۔

سوم یہ کہ اگر تو کرامت کا طالب ہے تو آخرت کو بھول جا۔

چہارم یہ کہ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو جا تب تجھے حق تک رسائی ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

زبان کی حفاظت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور کچھ وصیت کیجئے جس پر آپ نے فرمایا کہ:

اوّل یہ کہ دنیا میں سلامتی ایمان کی کوشش کرو۔

دوم یہ کہ زبان کی حفاظت کرو

سوم یہ کہ مخلوق سے علیحدگی اختیار کرو۔

صادق کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

صادق وہ ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ فرشتہ مقرر کرے۔ جب نماز کا وقت آئے تو اُسے نماز میں مشغول کر دے۔ سویا ہوا ہو تو اُسے بیدار کر دے۔

قلب پر انوارِ الٰہی کا منقش ہو جانا

ایک شخص کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عرصہ تیس سال سے مجاہدہ میں مستغرق تھا اس سے پوچھا کہ تو نے یہ رتبہ کیسے پایا؟ اس نے کہا کہ حضرت سری سقطی کی دُعا سے پوچھا کیسے؟ کہا کہ ایک دفعہ میں ان سے ملاقات کے لیے گیا۔ آپ اُس وقت عالمِ تنہائی میں تھے۔ دستک دینے پر پوچھا کہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ آشنا ہوں۔ فرمایا کہ اگر تو آشنا ہے تو اس کی طرف مشغول کیوں نہیں ہوتا اور ہماری پرواہ کرتا۔ پھر بارگاہ خداوندی میں دُعا کی۔ الٰہی اسے اپنی طرف مشغول کر لے تاکہ اسے کسی اور کی پرواہ نہ رہے۔ اسی وقت میرے دل میں نورِ الٰہی منقش ہو گیا۔

جھوٹے دعوے کی شناخت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے جاہل! تو اُ دو تقدیر میں تغیر و تبدل چاہتا ہے تیرا ارادہ کیا ہے؟ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری موافقت

کرے۔ یہ امر تو بالعکس ہے تو اس کا برعکس کر راہ ثواب پائے گا۔ اگر مقدرات و خدائی اندازہ نہ ہوتے تو جھوٹے دعوے نہ پہچانے جاتے۔ جوہر تجربہ کے وقت ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اپنے نفس کا اس طرح انکار کر جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔ جب تو اپنے نفس پر منکر ہو جائے گا تو دوسرے کے انکار پر بھی قدرت پالے گا۔ اپنی قوت ایمانیہ کے اندازہ کے مطابق تو خرابیوں کا ازالہ کر سکتا ہے اور اس کے ضعف کے اندازہ کے مطابق گھر میں بیٹھے گا تو بزدل ہو جائے گا اور اس کے دور کرنے سے عاجز اور گونگا ہو جائے گا۔ ایمان کے قدم ہی ایسے ہیں جو انس و جن کے شیطانوں کے مقابلہ کے وقت ثابت قدم رہے گا۔ وہی ایسے ہیں جو مصیبتوں اور بلاؤں کے نازل ہوتے وقت سنبھلے رہتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدموں کو جب اثبات و قرار نہ ہو تو ایمان کا دعویٰ ہی نہ کر۔ اگر دعویٰ ہے تو ہر ایک کا دشمن بن اور کل کے خالق سے دوستی کر۔ پس اگر اس کی مشیت و مرضی ہوگی کہ تو مبغوض چیزوں میں کسی کو دوست رکھے تو تو اس میں محفوظ رہے گا اس واسطے کہ اس کی محبت ڈالنے والا وہ ہوگا نہ کہ تو۔ اور اسی واسطے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں ایسی ہیں جو میری محبوب بنا دی گئی ہیں۔ خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ یہ چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوب اس کے بعد کی گئیں کہ آپ ان کو مبغوض سمجھتے تھے۔ آپ نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔ اس سے زہد

اعراض فرماتے تھے۔ تو اپنے دل سے ماسوی اللہ سے فارغ کر لے تاکہ وہ ان میں سے جس کی بھی چاہے تیرے دل میں محبت ڈال دے۔

خدا ہی ہر مشکل کا رفع کرنے والا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

" اے غلام! جب تو خدمت کرے گا تو مخدوم بنا دیا جائے گا جب تو تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا تو توفیق خیر دے دیا جائے گا۔ اللہ کی خدمت گزاری کر اور دنیا کے ان بادشاہوں کی خدمت میں مشغول ہو کر جو تجھے نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا کی طرف سے اپنی دانائی مت کر یہ تجھے کیا دیں گے۔ جو چیز تیری قسمت میں نہیں کیا وہ تجھے دے سکتے ہیں اور کیا تیرے لیے ایسی چیز مقسوم کر دینے پر انھیں قدرت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقرر و مقدر نہیں فرمائی ان کے نزدیک کوئی چیز نئی نہیں ہے جو کچھ تیرا مقسوم ہے وہی دے سکتے ہیں۔ اگر تو یہ کہے کہ ان کی عطا مستقلاً جدید انہیں کی طرف سے ہے تو تُو کافر بن جائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دینے والا منع کرنے والا نفع و نقصان پہنچانے والا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس سے مقدم ہے اور نہ ہی مؤخر۔ بعد میں باقی رہنے والا اللہ ہی اللہ ہے۔ پس اگر تو یہ کہے کہ میں اسے جانتا ہوں تو میں تجھ سے کہوں گا کہ تو اسے کیسے جانتا ہے۔ اگر تو اسے جانتا تو پھر غیر خدا کو اس پر کیسے مقدم رکھتا؟

آسمان تک پرواز کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں حضرت عبداللہ تستری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گیا۔ آپ کے گھر میں ایک سانپ دیکھ کر میں ڈر گیا اور آپ سے پوچھا کہ کیا میں اندر آؤں۔ فرمایا اندر آجاؤ۔ پھر فرمایا کہ کوئی شخص حقیقت کے آسمان تک نہیں پہنچتا جب تک کہ زمین کی کسی شے سے ڈرتا ہے۔

فتویٰ کی درستگی کروانا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیادہ تر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دروازے پر کھڑے رہتے۔ جو شخص فتویٰ لے کر آتا اُسے دیکھتے اگر وہ درست نہ ہوتا تو آپ کہہ دیتے اسے واپس لے جاؤ اور درست کروا کر لاؤ۔ وہ شخص واپس جا کر فتویٰ کی صحت طلب کرتا۔ جب امام مالک فتویٰ کو دوبارہ ملاحظہ کرتے تو حق امام شافعی کی طرف پاتے اور مالک اس پر ناز کرتے۔

ایک مالدار شخص کا تائب ہونا

ایک امیر شخص جو کہ حضرت ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اختلاف رکھتا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی کہتا تھا جب یہ بات آپ کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ میں تمہاری لڑکی کا نکاح فلاں یہودی سے کر دوں گا۔ امیر کہنے لگا آپ امام المسلمین ہو کر ایسا گناہ کا کام کریں گے کہ ایک مسلمان کی لڑکی کا نکاح یہودی سے کر دیں گے اور میں یہ کیسے برداشت کروں گا کہ میری لڑکی کا نکاح یہودی سے ہو جائے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! تمہیں اپنی لڑکی یہودی کے گھر برداشت نہیں اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دو لڑکیاں یہودی کے حوالے کر دی۔ یہ بات سن کر وہ شخص فوراً سمجھ گیا اور اپنی بات سے تائب ہو گیا۔

اندھے کو بصارت دلوانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے کہ ایک اندھے

کو دیکھ کر فرمایا کہ عبداللہ بن مبارک آ رہے ہیں جو چاہتا ہے مانگ اس نے عرض کیا کہ دعا کر دو کہ اللہ تعالیٰ مجھے بصارت عطا کرے۔ آپ نے دُعا کی تو فوراً اُسے بصارت مل گئی۔

امام شافعی کا دریائے دجلہ پر جائے نماز بچھانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ کے دربار میں روم سے ہر سال خراج آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ قیصر روم نے مال کے ساتھ کچھ اپنی قوم کے مذہبی عالموں کو بھیجا اور پیغام دیا کہ تم مسلمانوں سے بحث کرو۔ اگر مسلمان غالب آ گئے تو خراج بھیج دیا جائے گا اور اگر تم غالب آ گئے تو مال خراج بند کر دیا جائے گا۔ چنانچہ حسب خواہش قیصر روم خلیفہ نے تمام علماء کو جمع کیا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بحث کریں گے پھر خلیفہ کے حکم سے سب لوگ دریائے دجلہ کے کنارے جمع ہوئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا جائے نماز پانی کے اُوپر یعنی دریا کے درمیان بچھا دیا اور بیٹھ گئے اور کہا کہ جس شخص کو بحث کرنا ہو وہ میرے پاس آ جائے یہ حال دیکھ کر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ جب قیصر کو اس بات کا علم ہوا تو کہنے لگا کہ شکر ہے کہ وہ شخص روم میں نہیں آیا ورنہ سب لوگ اسلام قبول کر لیتے۔

عارف کی مختلف حالتیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب عارف چپ ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بات کرے جب عارف آنکھوں کو بند کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آنکھیں کھولنے پر دیدار الٰہی کا جلوہ دیکھے اور جب عارف سر بزانو ہوتا ہے تو اس کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے تک سر کو نہ اُٹھائے کیونکہ ذاتِ اللہ العالمین سے ان کی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

خانہ کعبہ کا طواف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہتّر سال تک میں طواف کعبہ کرتا رہا لیکن جب خدا تک پہنچ گیا تو کعبۃ اللہ میرا طواف کرنے لگا۔

توشۂ آخرت اکٹھا کرنا کیسا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہو کر کچھ وصیت کے لیے درخواست کرنے لگا جس پر آپ نے فرمایا کہ:

اوّل یہ کہ دنیا کے لیے صرف اتنی کوشش کر جو دنیا میں رہنے تک کام آئے

دوم یہ کہ آخرت کے لیے اس قدر کوشش کر کہ جو آخرت میں ہمیشہ رہنے تک کام آئے۔

سوم یہ کہ دنیا میں سلامتیِ ایمان کی کوشش کر جیسے کہ دنیا کے لوگ دنیا کی حفاظت کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

خادم مخدوم بن جاتا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے قوم! تم خدا کی اطاعت کرو تاکہ تمہاری اطاعت کی جائے خدمت کرو تاکہ تمہاری خدمت کی جائے۔ قضاء و قدر کی پیروی کر کے اس کے خادم بن جاؤ۔ تم ان کے سامنے جھک جاؤ تاکہ وہ تمہارے سامنے جھکیں۔ کیا تم نے نہیں سنا جیسی کرنی ویسی بھرنی جیسے تم ہو گے ویسا ہی تم پر حاکم مقرر کیا جائے گا۔ تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے واسطے ظالم نہیں۔ تھوڑے عمل پر دہ بہت اجر عطا کرتا ہے۔ وہ بیع کا فاسد اور سچے کا جھوٹا نام تجویز نہیں کرتا۔"

نماز کی ادائیگی کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

جب نماز کا وقت آتا ہے تو پانی سے ظاہر کا وضو اور توبہ سے باطن کا وضو کرتا ہوں۔

پھر مسجد میں جا کر مسجد الحرام کا مشاہدہ کرتا ہوں۔

مقام ابراہیم کو دو ابروؤں کے درمیان تصور کرتا ہوں۔

بہشت کو دائیں ہاتھ اور دوزخ کو بائیں ہاتھ دیکھتا ہوں۔

پل صراط کو زیر قدم سمجھتا ہوں۔ اور ملک الموت کو پشت پر۔

پھر خدا کے سپرد کر کے تعظیم کے ساتھ، حرمت سے قیام، ہیبت سے قرأت، تواضع سے رکوع، تضرع سے سجدہ، حکم سے تعوذ اور شکر سے سلام کرتا ہوں۔

بایزید ہمارا دوست ہے

جب حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دفن کیا گیا تو حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیوی آپ کی زیارت کے لیے آئی اور زیارت سے فارغ ہو کر کہا کہ کیا تم جانتے ہو بایزید کون تھا۔ لوگوں نے کہا آپ بہتر جانتی ہیں۔ فرمایا کہ میں ایک رات خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی۔ ایک گھڑی آرام کے بعد آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھا کہ مجھے آسمان پر لے گئے ہیں۔ عرش کے نیچے ایک بے پایاں جنگل دیکھا جس میں ہر درخت کے پتے پر بایزید ہمارا دوست لکھا ہوا دیکھا۔

ایک ولی اللہ کا پانی پر چلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے کہیں جا رہے تھے کہ یکایک پانی کے اوپر چلنے لگے حضرت

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے اُستاد بھی تھے ساتھ تھے۔ آپ کو پانی کے اُوپر چلتے دیکھ کر پوچھا کہ یہ مقام کیسے حاصل کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ تم وہ کرتے ہو جس کا حکم دیا جاتا ہے اور میں وہ کرتا ہوں جو وہ چاہتا ہے۔

عارف کے لیے معرفتِ الٰہی کا سہل ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے کبھی کوئی عجیب بات دیکھی یا سُنی ہے۔ فرمایا کہ ہاں۔ ایک دفعہ ایک پادری کو دیکھا جو ریاضت کے سبب کمزور ہو گیا تھا۔ میں نے اُس سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی کس قدر راہیں ہیں اور وہ کیسی ہیں۔ پادری نے جواب دیا کہ اگر تو اسے جان لے تو اس تک پہنچنے کے راستے بھی تمھیں معلوم ہو جائیں۔ میں تو بغیر دیکھے اس کی عبادت کرتا ہوں جو اسے پہچان لیتا ہے گنہ گار ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ معرفت خوف کی مقتضی ہے لیکن تیرے دل میں خوف نہیں ہے اور کفر و جہالت کا مقتضی ہے۔ اُس نے محض خوف کے باعث اپنے آپ کو نحیف کر لیا ہوا تھا۔ اس کی یہ بات میرے لیے ایک نصیحت ہو گئی اور بہت سی نا کرنے والی باتوں سے بچ گیا۔

ہاتھ کا خشک ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ محمد رازی نامی نے فرمایا کہ میں کئی سال تک حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہا لیکن میں نے صرف ایک مرتبہ آپ کو غصّے کی حالت میں دیکھا اور اُس دن غصّہ کی یہ بات تھی کہ بازار میں جاتے ہوئے ایک دکاندار نے آپ کے شاگرد کو پکڑ لیا اور کہا کہ تو نے میری فلاں چیز کھا لی ہے اس کے دام دے دے۔ آپ نے یہ ماجرا دیکھ کر دکاندار سے کہا کہ بھائی اسے معاف کر دے۔ دکاندار نے کہا میں ہرگز اسے معاف نہیں کروں گا۔ اس بات پر آپ کو غصہ آ گیا اور اپنی چادر کندھے سے اُتار کر زمین پر پٹخ دی۔ اُسی وقت وہ چادر سیم و زر

سے بھر گئی۔ آپ نے دکاندار سے فرمایا کہ جتنا تیرا حق ہے اس میں سے لے لے مگر خبردار زیادہ نہ لینا اگر زیادہ لے گا تو ہاتھ خشک ہو جائے گا۔ دکاندار نے اپنے حق کے مطابق اُٹھا لیا لیکن پھر وہ لالچ کی وجہ سے جو دوبارہ ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ خشک ہو گیا۔

قبر کھود کر محراب میں نماز ادا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ایک غلام تھا جس پر کسی نے کفن چور ہونے کا الزام لگایا اور آپ کے کان میں بھی یہ بات ڈالی گئی۔ یہ سُن کر آپ بہت غمگین ہوئے لیکن جب تک اپنی آنکھوں سے اسے کفن چُراتے نہ دیکھ لیں کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ ایک دن آپ غلام کے پیچھے اس طرح ہو لیے کہ اسے اس کی خبر نہ ہو سکے۔ قبرستان میں گئے دیکھا کہ آپ کے غلام نے ایک قبر کھودی جس میں ایک محراب نمودار ہوئی۔ غلام اُس قبر میں نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو آپ نے بڑھ کر دیکھا کہ غلام ٹاٹ کی دری گلے میں گوڈنی ڈالے سر سجود ہو کر زار و قطار رو رہا ہے۔ آپ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ غلام صبح تک وہیں روتا رہا۔ پھر غلام نے قبر کو بدستور بند کر دیا اور مسجد کی طرف آ گیا۔ آپ بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گئے۔ غلام نے نماز ادا کرنے کے بعد بارگاہ خداوندی میں دُعا مانگی۔ الٰہی! اب دن چڑھ آیا ہے میرا آقا مجھ سے محاسب کرے گا تو ہی مجھ جیسے نا کارے کی عزت کا محافظ ہے۔ معاً ایک چاندی کا درہم غلام کے ہاتھ میں آ پڑا۔ یہ حالت دیکھ کر آپ بیتاب ہو گئے۔ فوراً تڑپ کر غلام کو بغل میں لے کر پیار کیا اور کہا کہ ایسے غلام پہ آقا کی ہزار جانیں قربان ہوں کاش کہ تو آقا ہوتا اور میں غلام ہوتا۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کے غلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ الٰہی! اب میرا راز فاش ہو گیا۔ اب دنیا میں میرا زندہ رہنا مناسب نہیں۔ تجھے اپنی عزت کی قسم مجھے موت دے دے۔ ابھی دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ غلام کی روح پرواز کر گئی۔ آپ بہت غمناک ہوئے اور غلام کو اسی ٹاٹ میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا عبداللہ تو نے ہمارے دوست کو ٹاٹ میں کیوں دفن کیا۔

کائنات کو ترک کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عارف کا ادنیٰ ترین فرض یہ ہے کہ جملہ ماسوا سے بیزار ہو جائے اور اگر اس کی دوستی میں کائنات کو بھی ترک کرنا پڑے تو اس کی بھی پرواہ نہ کرے۔

دوست داری سے فراغت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دوستانِ الٰہی کے دل میں کبھی بہشت کا خیال تک نہیں آنے پاتا۔ باوجودیکہ اہل محبت محض محبت کی وجہ سے مجبور ہیں پھر بھی وہ ان لوگوں کا سا کام کرتے ہیں جو سوئے ہوئے ہوں یا جاگتے مطلوب کے طالب نہیں اور دوست داری کی طلب سے قطعی فارغ ہیں اور مشاہدۂ حق کے مطلوب ہیں کیونکہ عاشق کے لیے عشق کا دیکھنا گناہ ہے اور مطلوب کے مقابلے میں طلب گاری کا خیال سرکشی کے مترادف ہے۔

صوفی کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"صوفی وہ ہے جو کدورت سے صاف ہو اور تفکر سے پُر ہو اور خدائے عزوجل میں بشر سے منقطع ہو۔ اس کی آنکھوں میں خاک اور سونا یکساں ہو۔ اور تصوف کے معنی کم کھانا اور خدا سے آرام حاصل کرنا اور خلق سے بھاگنا ہے اور توکل رکھنا ہے۔"

لڑکے کی واپسی

حضرت سیدا تا اور حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما ہم عصر تھے اور کبھی کبھی ایک دوسرے سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ ابتدائی ملاقات میں حضرت سیدا تا کو حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی کا علم نہیں۔ ایک دفعہ حضرت سیدا تا رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی شان میں گستاخی ہوگئی۔ اتفاقاً ان ہی ایام میں ترکوں کی ایک جماعت دشت قبچاق کی طرف سے حملہ آور ہوئی۔ اور سیدا تا کے ایک لڑکے کو پکڑ کر لے گئی۔ سیدا تا کو معلوم ہوا کہ یہ حادثہ اس بے ادبی کے سبب وقوع پذیر ہوا ہے اس لیے حضرت خواجہ علی رامیتنی سے معافی مانگی اور بطور ضیافت آپ کی دعوت کی۔ آپ نے دعوت کو قبول کیا اور سیدا تا کے ہاں تشریف لائے۔ اس دعوت میں بڑے بڑے علماء اور مشاہیر وقت حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت خواجہ علی رامیتنی نہایت خوش وقت اور بڑی کیفیت کے عالم میں تھے۔ جب خادم نمک دان لایا اور دسترخوان بچھایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ علی اپنی انگلی نمک پر نہ رکھے گا اور ہاتھ کھانے کی طرف نہ بڑھائے گا جب تک کہ سیدا تا کا لڑکا دسترخوان پر حاضر نہ ہو جائے۔ یہ کہہ کر آپ نے کچھ دیر سکوت فرمایا۔ تمام حاضرین اس کے منتظر تھے۔ اچانک سیدا تا کا لڑکا اس گھر کے دروازے سے آحاضر ہوا۔ یکبارگی مجلس میں شور برپا ہوگیا۔ لوگ حیران رہ گئے اور اس لڑکے کے آنے کی کیفیت لڑکے ہی سے دریافت کی۔ اس نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ ابھی میں ترکوں کے ہاں قید تھا اور مجھ کو اپنے ملک میں لے جا رہے تھے۔ اب دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سامنے حاضر ہوں۔ یہ دیکھ کر سب آپ کے پاؤں پر گر پڑے اور مرید بھی بن گئے۔

ہر ایک کے فرض کے بارے میں پوچھا جائے گا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"اے غلام! تو نے عمر کو علم کے لکھنے، اس کے یاد کرنے میں بغیر اس پر عمل کرنے کے ضائع کر دیا، یہ تجھے کیا فائدہ دے گا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاً اور علماء سے فرمائے گا کہ تم مخلوق کے نگہبان تھے پس تم نے اپنی رعایا کے ساتھ کیا معاملہ کیا اور بادشاہوں اور امیروں سے فرمائے گا کہ تم میرے خزانوں کے خزانچی تھے آیا تم نے فقیروں کو ان کے حقوق پہنچائے اور کیا تم نے یتیموں کی پرورش کی اور خزانوں سے وہ میرا حق جو تم پہ میں نے فرض کر دیا تھا تم نے نکالا؟

دنیا آفتوں کا مجسمہ ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے قوم! تم صبر کرو اس لیے دنیا سرتا پا آفتوں اور مصیبتوں کا مجسمہ ہے اور اس کے سوا دنیا سے کچھ شاذ و نادر ہی ہے۔ دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں کہ جس کے پہلو میں مصیبت و غم نہ ہو۔ اس کی کوئی خوشی ایسی نہیں جس کے ساتھ رنج نہ ہو۔ اس کی کوئی فراخی ایسی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو۔ دنیا کو پیٹھ دے کر شرع کے ہاتھوں دنیا سے اپنے حصہ تقدیری لیتے رہو۔ پس بہ تحقیق دنیا سے حصہ حاصل کرنے کا یہی علاج ہے۔"

زاہد کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ زاہد چار چیزوں سے بنتا ہے:

اول یہ کہ کھانے میں۔

دوم یہ کہ لباس میں۔

سوم یہ کہ بھائیوں میں۔

چہارم یہ کہ دنیا میں۔

تقدیر کی موافقت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

اے منافق! تجھ پر افسوس ہے کہ تو میرے اس شہر سے نکل جانے کی آرزو کرتا ہے۔ اگر میں حرکت کروں تو امر بدل جائے اور اعضاء جدا ہو جائیں اور بات بدل جائے۔ تمام تغیرات پیدا ہو جائیں لیکن میں عجلت سے اللہ تعالیٰ کے عذاب آنے سے ڈرتا ہوں۔ میں خود سے تیار نہیں ہوں بلکہ میرے اوپر تقدیر کا پہنچنا ہے وہ ضرور پہنچے گی پس میں تقدیر کی موافقت کرنے والا ہوں۔ الٰہی تو سلامتی اور توفیق عطا فرما۔

علامات توکل تین ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ توکل کی تین مندرجہ ذیل علامات ہیں:

اول یہ کہ متوکل کسی سے سوال نہ کرے۔

دوم یہ کہ جب ملے تو اُسے قبول نہ کرے۔

سوم یہ کہ اگر قبول کرے تو اُسے خرچ کردے۔

قرآن کو مخلوق نہ کہنے کا صلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ محمد بن خزیمہ نامی نے فرمایا کہ حضرت امام احمد حنبل کے وصال کے بعد میں نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ العالمین نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ فرمایا میری مغفرت فرماکر میرے سر پر تاج رکھ کر فرمایا جاؤ جنّت میں چلے جاؤ کیونکہ ہر طرح تکالیف برداشت کیں مگر قرآن کو مخلوق نہ کہا۔

اولیاء اللہ کی پہچان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جسے دوست بنا لیتا ہے اُسے تین خصلتوں سے نوازتا ہے:

۱۔ دریا کی مانند سخی ہو جاتا ہے۔

۲۔ زمین جیسی عاجزی اور تواضع کرتا ہے۔

۳۔ آفتاب کی طرح مشفق ہو جاتا ہے۔

اُمتِ محمدیہ کا زاہد تکلّف سے بَری ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور میری اُمت کے متقی تکلف سے بَری ہیں۔ متقی عبادتِ الٰہی میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ عبادت تو ان کی طبیعت ہو جاتی ہے۔ متقی اللہ کی عبادت بغیر تکلف کے ظاہر و باطن دونوں سے کرتا ہے لیکن منافق ہر حالت میں تکلیف ہی کرتا ہے اور خصوصًا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں

وہ عبادت کو ظاہر میں بہ تکلف ادا کرتا ہے اور باطن میں اسے چھوڑتا ہے وہ متقیوں کے مقام میں داخل ہونے کی قدرت نہیں رکھتے۔ ہر جگہ کے لیے ایک خاص گفتگو ہے اور ہر عمل کے لیے مخصوص مرد۔ لڑائی کے قابل وہی آدمی ہیں جو اس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

امام کی تعظیم کے صدقہ میں نجات کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے وضو کر رہے تھے کہ ایک اور آدمی بھی آپ کے اوپر کی طرف وضو کر رہا تھا۔ اس نے آپ کو نیچے کی طرف وضو کرتے ہوئے دیکھا تو تعظیم کے خیال سے اٹھ کر نیچے کی طرف چلا گیا۔ کسی شخص نے اسے وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا کہنے لگا کہ وضو کرنے میں امام کی تعظیم کرنے کے سبب میری نجات ہو گئی۔

بعد از وفات انعام و اکرام کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام ربیع بن سلیمان تھا، نے کہا کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد از وصال خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ذات باری تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کونسا سلوک کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کرسی پر بٹھا کر موتی نچھاور کیے اور چند دینار کے بدلے میں ستر ہزار دینار دے کر رحمت فرمائی۔

عارف کی نشانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ عارف کی نشانی کیا ہے۔ فرمایا کہ عارف کی نشانی یہ ہے کہ جو تیرے ساتھ کھانا کھائے لیکن تجھ سے بھاگے۔ تجھ سے خرید لے اور تیرے پاس فروخت کرے اور اس کا دل خطیرۃ القدس پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو۔ اور عارف وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا

خواب و بیداری ہیں اور کچھ نہ دیکھے اور نہ کسی سے کسی قسم کی موافقت کرے اور اپنا راز اس کے سوا اور کسی سے بیان نہ کرے کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

علاماتِ معرفتِ حقیقی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ معرفت حق کی نشانی یہ ہے کہ عارف دنیا سے نفرت کرتا ہے اور اس کی معرفت میں خاموش ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مبتلا ہے وہ خود ہی دونوں عالم سے بے نیاز ہو جاتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے کچھ دریغ نہیں رکھتا۔

سائل کا خالی نہ جانا

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک صاحبزادہ صالح نامی جو ایک سال شہر اصفہان کا قاضی بنا۔ دن کو روزہ اور رات کو نماز میں مشغول رہتا تھا اور صرف چند منٹ آرام کیا کرتا تھا۔ اس نے گھر کے دروازے پر ایک جگہ بنالی تھی کہ شاید رات کو کوئی مہم پیش آجائے اور دروازہ بند ہونے کی وجہ سے سائل خالی نہ چلا جائے۔

حلالی، حرامی کی شناخت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند لڑکے گیند کھیل رہے تھے۔ اتفاقاً گیند اُچھل کر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں آپڑا۔ کسی کو یہ جرأت نہ تھی وہ جا کر آپ کی مجلس سے گیند لے آئے۔ آخر ایک گستاخ لڑکا مجلس میں آیا اور گیند اٹھا کر لے گیا آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ لڑکا حرامی ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعی لڑکا حرامی تھا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم تھا کہ یہ حرامی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ حرامی نہ ہوتا تو حیادار ہوتا۔

نیکی کا بدلہ دنیا میں ملنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس عمل کا نقد ثمرہ زندگی میں نہ ملے سمجھ لو کہ آخرت میں بھی اس عمل کا کوئی ثمرہ نہیں ہے مطلب یہ کہ اطاعت الٰہی کی راحت تمہیں دنیا میں بھی پہنچنی چاہیئے۔

توبہ اور ندامت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مبتدی پر سب سے پہلے توبہ لازم ہے اور ندامت دل کے ساتھ شہوات کا نکال ڈالنا۔

نورِ خدا کی جلوہ گری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے عید کے دن حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرما کی گٹھلیاں اکٹھے کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ انہیں اکٹھا کر کے کیا کرو گے۔ فرمایا کہ اس بچے کو روتا دیکھ کر میں نے پوچھا تو کہا کہ میں یتیم ہوں۔ لڑکوں کے پاس نئے کپڑے ہیں، میرے پاس نہیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ دانے اکٹھے کر کے فروخت کر دوں اور اس بچے کو اخروٹ خرید کر دوں تاکہ کھیلے اور نہ روئے۔ میں نے کہا یہ کام میرے ذمہ رہنے دیں۔ چنانچہ لڑکے کو نئے کپڑے خرید کر پہنائے اور اخروٹ کھیلنے کے لیے دیئے۔ اسی دن سے میرے دل میں نورِ خدا جلوہ گر ہو گیا ہے اور حالت بدل گئی ہے۔

تصوف تین باتوں کا نام ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تصوف مندرجہ ذیل تین باتوں کا نام ہے:۔

اوّل یہ کہ معرفتِ الٰہی نورِ ورع کو نہ بجھائے۔
دوم یہ کہ علمِ باطن کی کوئی ایسی بات نہ کہے جو شریعت کے خلاف ہو۔
سوم یہ کہ کرامات محض اس لیے دکھائے کہ لوگ حرام سے باز رہیں۔

اہلِ تشیع اور اہلِ سنت کا جھگڑنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان پر اہلِ تشیع اور اہلِ سنت و جماعت کا جھگڑا ہو گیا جس میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو پر سخت چوٹ آئی اور آپ بیمار ہو گئے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے کپڑے صدقہ کر دینا۔ دنیا سے اسی طرح برہنہ جاؤں جیسے ماں کے پیٹ سے برہنہ آیا تھا۔

ایک حور کا ملکیت ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا۔ دیکھا کہ آپ زار و قطار رو رہے ہیں۔ پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا کہ ایک لڑکا میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا کہ میں آپ کا کوزہ لٹکا دوں گا تاکہ سرد ہو جائے اور لٹکا کر چلا گیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے ایک حور کو دیکھا اور پوچھا تو کس کی ملکیت ہے۔ حور نے کہا میں اس کی ملکیت ہوں جو کوزہ سرد نہ کرے۔ یہ کہہ کر کوزہ گرا کر توڑ دیا۔ کوزہ ٹکڑے ٹکڑے پڑا ہوا دکھائی دیا۔

سقہ کی دعا سے بخشش کا حصول

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد لوگوں نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اے معروف! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔

آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے ایک سقہ کی دعا سے میری نجات فرمادی ۔ وہ اس طرح کہ ایک روز میں حالتِ روزہ میں بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک سقہ نے آواز دی کہ جو مجھ سے اب پانی پئے گا اللہ تعالیٰ اُس پر اپنا رحم و کرم فرمائے گا۔ میں نے وہ پانی پی لیا جس کی وجہ سے میری نجات ہو گئی ۔

جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداء میں بغداد میں دکاندار تھے اور دکان ہی میں کپڑے کا پردہ ڈال کر روزانہ ایک ہزار رکعت نماز ادا کرتے تھے ۔ آپ نے وعدہ کر لیا تھا کہ پانچ فی صد سے زیادہ منافع حاصل نہ کروں گا ۔ ایک دفعہ بادام کا نرخ بہت چڑھ گیا ۔ آپ کے پاس بادام بہت تھے ۔ ایجنٹ نے آکر کہا کہ بادام فروخت کیجئے ۔ آپ نے فرمایا کس بھاؤ سے ؟ دلال نے کہا کہ سات فی صد منافع پر ۔ آپ نے فرمایا نہیں میرا وعدہ ہے کہ پانچ فی سے زیادہ منافع نہ لوں گا ۔ چنانچہ آپ نے مال فروخت نہ کیا

قلم تراش کا سونا بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک یہودی نے حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آکر کہا کہ آپ کے ذمہ میرا کچھ قرض ہے ۔ آپ نے کہا میرے ذمہ تمہارا کا کوئی قرض نہیں ہے ۔ اُس وقت آپ قلم بنا رہے تھے ۔ یہودی کے تقاضا کرنے پر آپ نے کہا کہ قلم کی تراش کو اٹھا لو ۔ جب اُس نے اُٹھایا تو وہ فوراً سونا بن گئی ۔ یہودی فوراً یہ کہہ کر کہ جس مذہب میں ایسے لوگ ہوں کہ محض یہ کہہ دینے سے لکڑی کو سونا کر دیں ۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا وہ یہ دیکھ مشرف بہ اسلام ہو گیا ۔

ضُعفِ یقین کیا ہے ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :

عنایت معرفت حیرت و دہشت ہے اور معرفت کا اوّل مقام یہ ہے کہ عقیدے کو یقین دیا جائے اور خطرات بد ضعفِ یقین سے ہوتے ہیں۔"

ذہن کی سلامتی کا علاج

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"اے جوانو! جوانی میں کام کرلو پیشتر اس کے بڑھاپا آجائے اور تم ضعیف ہو جاؤ۔"

پھر فرمایا کہ:

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میرا دین سلامت رہے اور جان و بدن کو راحت ہو اور غم بھی کم ہوں تو اُسے چاہیئے کہ وہ مخلوق سے علیٰحدگی اختیار کرے۔"

دُنیا کا طالب نہ بن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے قوم! میری نصیحت قبول کرو۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت دینے والا ہوں۔ تم کو اس کے دروازہ اور طاعت کی طرف بلاتا ہوں نہ کہ اپنے نفس کی طرف۔ منافق تو مخلوق کو اللہ کی طرف نہیں بلاتا بلکہ اپنے نفس کی طرف بلاتا ہے۔ وہ تو نفسانی حصوں کا اور مخلوق میں مقبولیت کا اور دنیا کا طالب ہے۔"

توبہ کی تعریف

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"توبہ یہ ہے کہ تم اپنے کیے ہوئے گناہوں کو بھول جاؤ۔"
ایک شخص نے کہا کہ توبہ یہ ہے کہ تم اپنے کیے ہوئے گناہوں کو نہ بھولو۔
آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ ایام وفا میں جفا کا ذکر ہی جفا ہے۔

صادق کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ صادق وہ ہے جسے کسی قسم کا خوف نہ ہو۔ اور جب تم اپنے عزم میں کسی قسم کا نقص دیکھو تو اپنے آپ پر اطمینان نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔ خدا سے مکمل طور پر رشتہ جوڑ لو یا اپنے آپ کو فناہ کردو۔

مسئلہ کا منکشف ہوجانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب کبھی مجھے کسی مسئلہ میں مشکل درپیش ہوتی تو میں چالیس بار قرآن کریم کا ختم کرتا تو اس مسئلہ کا انکشاف ہوجاتا۔

گھر کا روشن ہونا

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میرا گھر روشن ہوگیا۔ میں نے کہا کہ اگر تو شیطان ہے تو میں اس سے بلند تر ہوں کیونکہ تجھ کو مجھ سے طمع ہے لیکن اگر تو تجلیات میں سے ہے تو چھوڑ کر سرائے خدمت میں سے سرائے کرامت میں پہنچیں۔

مومن کی فراست

ایک آدمی بہت غریب ہوگیا یہاں تک کہ گھر میں کھانے کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ موزوں کے سوا آپ کے پاس کچھ نہ تھا وہ انھیں اتار کر بیچنے کے لیے

چلا ابن سمعون کی محفل لگی ہوئی تھی سوچنے لگا تو حضرت محمد بن محمد اسمٰعیل بغدادی نے بُلا کر ارشاد فرمایا مضطرب نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ تجھے بہترین رزق پہنچانے والا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک مردِ خُدا نے خوب کہا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بوڑھا شخص حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے بہت سے گناہ کیے ہیں توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تُو دیر سے آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں جلدی آیا ہوں۔ کیونکہ جو شخص موت سے پہلے آ جائے وہ جلدی آیا سمجھو۔ آپ نے فرمایا کہ اے مردِ خدا تم نے خُوب کہا اور خوب آیا۔

نفس کے لیے آسائش نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ پانی کا گھڑا بھر کر دھوپ میں رکھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پانی کو سایہ میں کیوں نہیں رکھا۔ جواب دیا کہ جب میں نے پانی یہاں رکھا تو سایہ تھا۔ اب مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کے لیے آسائش کروں۔

ایک حُور کی زیارت ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند نے غلبہ کیا اور آپ کا وردِ قضا ہو گیا۔ خواب میں ایک حُور کو دیکھا جس نے آپ سے کہا کہ پانچسو سال سے مجھے آپ کے لیے آراستہ کیا جا رہا ہے لیکن آپ ابھی بھی محوِ خواب ہیں۔

کھانے والے چلے گئے اور دینے والے رہ گئے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ میں چار ماہ کے لیے جہاد پر جانا چاہتا ہوں تم کو کتنا خرچ چاہیئے۔ بیوی نے کہا کہ

جتنی میری زندگی ہے۔ فرمایا تمھاری زندگی میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ بیوی نے کہا تو پھر میری روزی تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ چنانچہ آپ جہاد پر چلے گئے۔ آپ کی غیر موجودگی میں ایک عورت نے آپ کی بیوی سے پوچھا کہ حاتم تمھارے لیے کتنی روزی چھوڑ گیا ہے آپ کی بیوی نے کہا کہ وہ روزی کھانے والا تھا چلا گیا۔ روزی دینے والا نہیں تھا۔ روزی دینے والا تو یہیں ہے۔

نفس پر ملکیت ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"جو شخص اپنے نفس کا مالک ہو گیا اس نے عزت پائی اور دوسروں کا بھی مالک ہو گیا۔"

دُعا کی طرف راغب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بازار سے گزر رہے تھے اور روزہ دار تھے۔ ایک سقہ نے آواز دی کہ جو شخص پانی پیئے اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ آپ نے سقہ سے پانی لے کر پی لیا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ تو روزہ دار تھے پھر یہ پانی کیوں پیا۔ فرمایا۔ بیشک میں روزہ دار تھا لیکن میں اس کی دعا کی طرف راغب ہوا۔

ایک پری کا پانی پانی ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک روز حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا تو آپ کے چہرہ کو متغیر پایا۔ پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا ایک پری نے آ کر مجھ سے سوال کیا کہ حیا کیا چیز ہے۔ میں نے

جواب دیا جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو۔ پس میری یہ بات سُن کر پانی پانی ہو گئی۔ چنانچہ میں نے وہاں پانی دیکھا۔

خندہ پیشانی سے جواب نہ دینا

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق یہ بات مشہور تھی کہ اگر کوئی آپ کو سلام کرتا تو آپ اُسے خندہ پیشانی سے جواب نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پہلے سلام کرتا ہے نوے رحمتیں اُس پر اور دس رحمتیں جس پر سلام کیا جائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں اس لیے مجھے رشک آتا ہے اور ترش رو ہو جاتا ہوں۔

اُمورِ شرعیہ کی پاسداری کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے غلام جب تو مرید ہو تو اُس وقت اپنا مقسوم شرع کے ہاتھ سے لے اور جب تو مخصوص دوست بن جائے تو امر کے ہاتھ سے لے اور جب تو فنافی اللہ واصل و مقرب دربار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فعل کے ہاتھ سے لے تیری طرف اَمر و حکم بھیجا جائے گا اور حکم اُمورِ شرعیہ کا تجھے حکم دے گا اور منہیات سے روکے گا اور فعل تیرے اندر حرکت کرے گا۔"

بھوک کے درجات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا گیا کہ بھوکے کی بھوک کہاں چلی جاتی ہے۔ فرمایا کہ وہ نار کو نور میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اور بھوک

کے تین درجے ہیں :

اوّل درجہ یہ کہ رجوع طبع ۔ یہ عقل کا مقام ہے ۔

دوم درجہ یہ کہ رجوع موت ۔ یہ فساد کا مقام ہے ۔

سوم درجہ کہ بھوک شہوت کی ۔ یہ اصراف کا مقام ہے ۔

بحق معروف کرخی حاجت روا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ ایک روز حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تمھیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو کہا کرو **یارب بحق معروف** میری حاجت پوری فرما ۔ تو اسی وقت حاجت پوری ہو جایا کرے گی ۔

زاہد کا عیش کیسا ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :

"زاہد کا عیش اچھا نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے آپ میں مشغول ہوتا ہے اور عارف کا عیش اچھا ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ سے علیحدہ ہوتا ہے ۔"

طالب مولا بن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ وصیت کی تو آپ نے فرمایا کہ :

"خدا پر توکل کر تاکہ وہ تیرے ساتھ رہے ۔ اور تیرا رجوع اسی کی طرف رہے کیونکہ مخلوق نہ تو تجھے نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان ۔ جو طلب کرے اسی سے کرے ۔"

ایک شخص کا نعرہ مار کر واصل بحق ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کسی ولی اللہ کی زیارت کی جائے۔ آخر ایک آدمی کی ایک پہاڑ پر زیارت کی۔ اُسے سلام کر کے کہا کہ تم کون ہو؟ کیا کرتے ہو، کیا کھاتے ہو؟ اُس نے کہا کہ ھُو پوچھا کہ تو ھُو کہتا ہے اور پھر اور پھر اللہ تعالیٰ کا طالب ہے۔ یہ الفاظ سنتے ہی وہ شخص نعرہ مار کر واصل بحق ہو گیا۔

محبت کا حصول کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ،

"محبتِ دنیا کو دل سے نکال ڈالو کیونکہ اس حالت میں جو سجدہ بھی کرو گے اُسی کو کرو گے۔"

"محبت مخلوق کی تعلیم سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ عطائے الٰہی اور فضلِ ربی سے پیدا ہوتی ہے۔"

دیدارِ الٰہی کے بغیر مدہوش رہنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرشِ الٰہی کے نیچے مدہوش پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے پوچھا۔ یہ کون ہے۔ فرشتوں نے کہا اے الہ العالمین تو ہی بہتر جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوا کہ یہ معروف کرخی ہیں جو میری محبت میں یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ میرے دیدار کے بغیر انھیں ہوش نہیں آسکتا اور نہ ہی آرام ہو سکتا ہے۔

عبادت کی درستگی کے لیے چار چیزوں کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عبادت کی درستگی کے لیے چار چیزوں کی ضرورت ہے:

۱. بھوک ۲. درویشی ۳. قناعت ۴. ذلّت

شامتِ اعمال کی نگہبانی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے سری سقطی کے برابر کسی کو بھی عبادت میں کامل نہ دیکھا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چالیس سال سے میرے نفس نے شہد طلب کیا مگر میں نے اسے شہد نہیں دیا۔ اور فرمایا کہ دن میں کئی کئی بار آئینہ دیکھتا ہوں کہ کہیں شامتِ اعمال سے میرا منہ سیاہ تو نہیں ہو گیا۔

بازار میں آگ لگنا اور دکان کا محفوظ رہنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شریف کے بازار میں آگ لگ گئی جس سے بازار کی تمام دکانیں جل گئیں اور صرف حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دکان آگ سے محفوظ رہی۔ یہ حال دیکھ کر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تمام مال فی سبیل اللہ تقسیم کر دیا اور راہ سلوک اختیار کر لیا۔

نفس پر سختی کرنے والی چیز

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ نفس پر سب سے زیادہ سخت چیز کونسی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اخلاص۔ کیونکہ اخلاص میں کچھ نصیب نہیں ہوتا اور اخلاص اجابت حکم

ہے۔ اگر اجابت نہیں تو اخلاص بھی نہیں اور اخلاص یہ ہے کہ دین تم نے اللہ تعالیٰ سے لیا اس کے سوا کسی کو مت دو۔

جوانمردی کسے کہتے ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جوانمردی تین باتوں میں ہے:

اوّل یہ کہ بغیر خوف کے وفا۔

دوسرے یہ کہ بغیر جود کے تعریف۔

تیسرے یہ کہ بغیر سوال کے عطا۔

سجدہ میں وصال ہونا

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ وفات کی شب داؤد تمام رات نماز میں مشغول رہا۔ آخر ایک دفعہ سجدہ میں گیا تو دیر تک سر نہ اٹھایا حتیٰ کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا۔ والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ جواب نہ ملا جب والدہ محترمہ نے قریب جا کر دیکھا تو آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

حضرت حارث محاسبی کا تقویٰ

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تیس ہزار دینار ترکہ میں پہنچے لیکن آپ نے وہ سارا ترکہ بیت المال میں جمع کرا دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے بیت المال میں اپنا روپیہ کیوں دے دیا فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرقہ قدریہ کے لوگ میری امت میں مجوسیوں کا سا درجہ رکھتے ہیں میرا والد قدریہ طریقے پر تھا اور مسلمان مجوسی سے میراث نہیں لے سکتا۔

مقصد تک رسائی ہونا

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا۔

آپ نے اُس شخص سے فرمایا کہ میں زندان سے رہائی حاصل کر چکا ہوں۔ آپ کے وصال کے بعد غیب سے آواز آئی کہ داؤد طائی اپنے مقصد کو پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

حضرت امام احمد حنبل کی دعا کا اثر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جس کی والدہ کے ہاتھ پاؤں بیکار ہو گئے تھے اس کا ہر طرح سے علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ شخص حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت قدسیہ میں دُعا کے لیے حاضر ہُوا۔ آپ نے اس کی والدہ کے حق میں صحت کے لیے دُعا کی۔ ابھی وہ نوجوان اپنے گھر نہ پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی والدہ کو تندرست کر دیا۔

حضرت امام شافعی کے انتقال کی پیشتر خبر ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال سے پیشتر ایک خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السّلام کا انتقال ہو گیا ہے اور لوگ اس کا جنازہ لیے جا رہے ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر ایک معبّر سے دریافت کی تو اس نے کہا کہ موجودہ وقت کا بہت بڑا عالم انتقال کرے گا کیونکہ علم حضرت آدم علیہ السلام کا خاصہ ہے اس کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

پاؤں قبر سے باہر رہنا

حضرت ابو عبداللہ محمد واعظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں ایک چھوٹی سی قبر ہے جس میں مُردے کے پاؤں قبر سے باہر تھے۔ زائرین کی ایک جماعت نے جب یہ حال دیکھا تو بہت سی مٹی لا کر اس کے پاؤں کو ڈھانپ دیا۔ پھر زیارت کے لیے آئے تو بعد دونوں پاؤں مٹی سے باہر نکلے ہوئے دیکھے تو کہنے لگے لوگو! شاید یہ زندہ ہے۔

ایک سانس کی قیمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر پروردگار تمام بہشت کے آٹھوں دروازے میری جھونپڑی پر کھول دے اور دونوں عالم کی ولایت کی جاگیر کے طور پر مجھے مل جائے تو میں اس ایک آہ کو جو صبح کے وقت اس کے شوق میں میری جان نکلتی ہے نہ دوں بلکہ ایک سانس کو بھی جو ذکر سے لیتا ہوں کاٹنا کے عوض بھی نہ دوں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کا تقویٰ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک منزل پر پہنچ کر نماز میں مشغول ہو گئے اور آپ کا گھوڑا قریب ہی کھیت میں چلا گیا۔ نماز سے فارغ ہونے پر جب آپ نے گھوڑے کو دوسرے کے کھیت میں چرتے دیکھا تو گھوڑے کو چھوڑ کر پیادہ ہی روانہ ہو گئے۔

زبان نہ کھولنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جسے معرفت خداوندی حاصل ہو وہ سوائے ذکر الٰہی کے کسی غیر کے لیے زبان نہیں کھولتا۔

رضائے الٰہی کس میں ہے؟

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دفعہ ایک کپڑا اُلٹا پہن لیا۔ لوگوں نے کہا کہ سیدھا کر کے پہنو۔ آپ نے نہ کیا اور فرمایا کہ یہ کپڑا میں نے رضائے الٰہی کے لیے پہنا ہے اس لیے مخلوق کی خاطر اسے نہ بدلوں گا۔ چنانچہ نہ بدلا۔ اُسی طرح رہنے دیا۔

طریقت کے سبق کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مُبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیشاپور کے بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک غلام کو دیکھا جو صرف ایک ہی کرتہ زیبِ تن کیے ہوئے تھے اور سردی سے کانپ رہا تھا۔ آپ نے اُسے کہا کہ تُو اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ تجھے سردی سے بچنے کے لیے کپڑے سلا دے۔ اُس غلام نے کہا کہ جب آقا دیکھتا ہے تو میں اُسے کیا کہوں۔ یہ سُن کر آپ نے کہا کہ طریقت کا سبق اس غلام سے حاصل کرنا چاہیئے۔

حضرت سفیان ثوری شکمِ مادر میں

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی شکمِ مادر میں ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک ہمسائی عورت کے ہاں جا کر کھٹائی لی۔ ایک اُنگل چاٹی۔ جس کی وجہ سے آپ نے پیٹ میں اس قدر اُچھلنا اور سر مارنا شروع کیا کہ مجبوراً آپ کی والدہ کو ہمسائی کے پاس جا کر معافی مانگنی پڑی۔

تھوڑی سی مٹی کا خوفِ مانہ

ایک دفعہ سخت سردی کے موسم میں لوگوں نے حضرت عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اکہرا پیراہن پہنے ہوئے دیکھا لیکن پھر بھی آپ کے بدن پر پسینہ تیر رہا تھا۔ پوچھا کہ یہ حالت کیوں ہے۔ فرمایا کہ ایک دفعہ کچھ لوگ میرے ہاں مہمان آئے تھے اُنھوں نے میرے پڑوس کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی مالک کی اجازت کے بغیر لے لی۔ چنانچہ جب میں اس دیوار کو دیکھتا ہوں تو شرم کے مارے مجھے پسینہ آجاتا ہے۔ اگرچہ میرا پڑوسی اس خطا کو معاف کر چکا ہے۔

زہد کی کوئی قیمت نہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت

میں کسی شخص نے حاضر ہو کر زہد کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے جواباً فرمایا کہ زہد کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی کیونکہ میں صرف تین دن زاہد رہا،

پہلے دن دنیا میں۔

دوسرے دن آخرت میں۔

اور تیسرے دن ماسوا میں۔

اُس وقت فرشتے نے آواز دی اور کہا کہ بایزید تُو ہمارے جیسی طاقت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا کہ میری مُراد بھی یہی ہے۔ پھر آواز آئی کہ تو نے پا لیا۔

دس شیطان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک حمام میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک بے ریش غلام آیا۔ آپ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ اسے باہر نکال دو کیونکہ ہر ایک عورت کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر ایک بے ریش لڑکے کے ساتھ دس شیطان ہوتے ہیں۔ جو اس کو مردوں کی نظر میں سنوارتے ہیں۔

درویش کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کسی نے سوال کیا کہ درویش کسے کہتے ہیں ہ فرمایا کہ جو شخص اپنے دل کے کونے میں اپنے پاؤں کسی خزانے پر لگاتا ہے اُسے آخرت کی رُسوائی کہتے ہیں۔ اُس خزانے میں ایک موتی ہے جسے محبت کہتے ہیں جسے وہ موتی مل گیا وہ درویش بن گیا۔

اللہ کے لیے دوستی کا ثمرہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں روپوں کی دو تھیلیاں ارسال کیں اور کہلا بھیجا کہ میرا باپ آپ کا دوست تھا اور ہمیشہ اکل

حلال کمانے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ سو یہ میں اس کے ورثہ میں سے لایا ہوں قبول فرمائیں۔ آپ نے تھیلیاں واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر میرا دوست تھا۔ لڑکے نے واپس آکر اپنے والد کی خدمت میں عرض کی کہ ابا جان! شاید آپ کا دل پتھر کا ہے میں صاحب اولاد ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ یہ تھیلیاں مجھے کیوں نہیں دے دیتے اس شخص نے جواب دیا کہ بیٹا میں اللہ تعالیٰ کی دوستی کو دنیا کی دوستی کے عوض فروخت نہیں کروں گا۔

کتے کا پاسبانی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روٹی کھا رہے تھے۔ ایک کتے کو جو آپ کے پاس بیٹھا تھا اُسے بھی دیتے جاتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ اہل و عیال میں بیٹھ کر کیوں نہیں کھاتے۔ فرمایا کہ اگر میں کتے کو دُوں گا تو دن بھر وہ میری پاسبانی کرے گا اور میں آرام سے معبود کی عبادت کروں گا۔ اور اگر اہل و عیال کو دوں گا تو میرے ساتھ عبادتِ خداوندی میں دخل اندازی کریں گے۔

عارف کا دل

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عارف کا دل ایک ایسے چراغ کی مانند ہے جو بلور کی ایسی قندیل میں رکھا ہوا ہو جس کی شعاعیں تمام عالم ملکوت کو منور کرتی رہتی ہوں۔ ایسے شخص کو تاریکی کا کیا خدشہ ہوسکتا ہے۔

جنت سے بزرگوں کی آمد

ایک بزرگ جن کا نام نامی اسمِ گرامی سہل بن عبد اللہ تھا ہر روز حضرت عبد اللہ بن مبارک کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کے پاس سے چلنے لگے تو کہا کہ اب آئندہ کبھی بھی آپ کے پاس نہیں آؤں گا کیونکہ تمہاری لونڈیاں مجھے چھت پر بلاتی ہیں اور

آپ انہیں منع نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ آؤ سہل کے کفن دفن کا انتظام کریں۔ اسی وقت سہل کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ کفنانے کے بعد لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کس طرح معلوم کر لیا تھا کہ سہل کی موت واقع ہونے والی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حوریں تھیں جو اسے بلاتی تھیں ورنہ میرے گھر میں ونڈیاں کہاں اور یہاں انہیں کیا کام؟

لوحِ محفوظ سے گناہوں کا مٹ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے میرے بندے اگر تو مجھ سے شرم کرے گا تو میں تیرے گناہوں کو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کردوں گا اور لوحِ محفوظ سے بھی مٹا دوں گا اور بروز محشر تجھ پر سختی نہ کروں گا۔"

دعوت خانہ کا ماتم خانہ بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعوت کی مگر آپ نے دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں کچھ شرائط کے تحت آپ کی دعوت قبول کرتا ہوں:

اوّل یہ کہ جہاں میرا دل چاہے گا وہاں میں بیٹھوں گا۔

دوم یہ کہ جو کچھ دل چاہے گا کھاؤں گا۔

سوم یہ کہ جو کچھ میں کہوں گا وہی کچھ کرنا ہو گا۔

صاحبِ دعوت نے یہ شرائط منظور کر لیں۔

کھانا کھانے کے وقت جب آپ اس کے تشریف لے گئے تو جوتیوں میں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا یہ کونسی بیٹھنے کی جگہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے پہلے

ہی شرط طے کر لی تھی۔ جب دستر خوان سامنے رکھا تو آپ نے اپنی جیب سے سوکھی روٹیاں نکال کر کھانی شروع کیں۔ لوگوں نے کہا کہ اس میں سے کھائیے۔ آپ نے کہا کہ میں شرط طے کر چکا ہوں۔ دستر خوان سے اُٹھ جانے کے بعد آپ نے میزبان سے فرمایا کہ لوہے کا توا گرم کر کے لے آؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ نے اس پر پاؤں رکھ کر فرمایا کہ میں نے ایک روٹی کھائی تھی یہ کہا اور علیحدہ ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے حساب لے گا۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا کہ یقین کر لو کہ میدان قیامت ہے۔ ایک ایک آدمی اس توے پر پاؤں رکھ کر صرف آج ہی جو کچھ کھایا ہے اس کا حساب دے گا۔ لوگوں نے کہا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا کہ کل قیامت کے دن کیا کرو گے؟ یہ سُن کر سب زار و قطار رونے لگے اور دعوت خانہ ماتم خانہ بن گیا۔

نفس کی خاطر آرام نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آپ کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ آپ دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور پسینہ بہہ رہا ہے۔ والدہ ماجدہ نے کہا بیٹا اب شدت کی گرمی ہے تم روزہ دار ہو اگر سایہ میں بیٹھ جاؤ تو کیا حرج ہے۔ فرمایا والدہ محترمہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کی خاطر آرام کروں۔

رحمت خداوندی سب سے بڑھ کر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کی طرف جا رہے تھے اور روتے جاتے تھے۔ ساتھی نے پوچھا کہ آپ گناہ کی وجہ سے روتے ہیں یہ سُن کر آپ نے ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ میرے گناہ خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ رحمت خداوندی کے مقابلے میں اس تنکے جتنے بھی نہیں۔ میں صرف اس وجہ سے روتا ہوں کہ میرا ایمان سلامت ہے یا کہ نہیں۔

تصوّف کیا ہے

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد کچھ بزرگوں نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ تصوّف کیا ہے۔ فرمایا کہ آرام کا دروازہ اپنے اُوپر بند کرنا۔ اسی کا نام تصوف ہے۔

سب سے بہتر سودا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نوجوان نے حج نہ کر سکنے کے باعث حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سرد آہ بھری۔ آپ نے فرمایا اے نوجوان! میں اپنے چار حج کا ثواب تجھے دیتا ہوں تو اُس کے بدلہ میں مجھے یہ آہ دے دے۔ اُسی رات خواب میں دیکھا کہ آواز آئی اے سفیان! تم نے ایسا اچھا سودا کیا ہے کہ اگر اسے سارے اہلِ عرفات میں تقسیم کیا جائے تو سب کے سب دولت مند ہو جائیں۔

لفظ ثوری کی وجہ تسمیہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد کے اندر غلطی سے پہلے بایاں پاؤں رکھ دیا۔ اُسی وقت غیب سے آواز آئی کہ اے ثور۔ ثور رجل انہ بن۔ یہ آواز سُن کر آپ پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ جب ہوش میں آئے تو اپنی داڑھی کو پکڑ کر اپنے منہ پر طمانچے لگائے اور کہا اے بے اَدب تُو نے اَدب کے ساتھ مسجد میں پاؤں کیوں نہیں رکھا اس لیے انسانوں کے دفتر سے تیرا نام مٹ گیا اور جانوروں کے دفتر میں لکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو ثوری کہا جاتا ہے۔

زاہد کسے کہتے ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت سے لوگوں کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص تم لوگوں کے درمیان یہ منادی

کرے کہ تم میں سے جو شخص صبح سے لے کر شام تک زندہ رہنے کا یقین رکھتا ہے وہ کھڑا ہو جائے تو شاید ایک آدمی بھی کھڑا نہ ہو لیکن بڑا تعجب یہ ہے کہ باوجود اس یقین کے کہ موت درپیش ہے۔ کوئی شخص اس کے لیے تیار نہیں۔ پھر فرمایا کہ زاہد وہ شخص ہے جو دنیا میں اپنے زہد پر عمل کر سکے۔ وہ شخص زاہد نہیں جس کا زہد اس کی زبان پر ہے۔ پھر فرمایا کہ موٹے کپڑے پہننے اور معمولی غذا کھانے سے زہد حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیا سے دل نہ لگانا اور امیدوں کو کوتاہ کرنا زہد ہے۔

متکبر کون ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر گناہوں کا مکر ہوتا تو کوئی شخص اس مکر سے نجات نہ پاتا جو شخص اپنے آپ کو بزرگ سمجھتا ہے وہ سب سے بڑا متکبر ہے۔

سب سے بہتر کون ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سب سے بہتر پانچ آدمی ہیں :

اوّل وہ زاہد جو عالم ہو۔

دوم وہ صوفی جو فقیہہ ہو۔

سوم وہ دولت مند جو صاحب تواضع ہو۔

چہارم وہ درویش جو صابر و شاکر ہو۔

پنجم وہ شریف آدمی جو اہل سنت و جماعت ہو۔

حضرت امام اعظم کا ادب واحترام کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں بیس

برس تک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہا۔ خلوت اور جلوت میں آپ کو دیکھا۔ مگر آپ کو کبھی ننگے سر نہ دیکھا اور نہ ہی کبھی آپ کو آرام کرنے کے لیے پاؤں پھیلائے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا حضور اگر آپ خلوت میں آرام کے لیے پاؤں پھیلا لیں تو کیا حرج ہے۔ فرمایا کہ خلوت میں خدا کے ساتھ ادب سے رہنا زیادہ مناسب ہے۔

گنبد خضریٰ سے سلام کا جواب آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضہ انور پر حاضر ہو کر السلام علیك یا سید المرسلین کہا تو جواب میں وعلیکم السلام یا امام المسلمین کی ندا سنائی دی۔

بخیل عادل نہیں ہوتا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں بخیل کو عادل نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی اس کی شہادت کو تسلیم کرتا ہوں۔ کیونکہ بخل اُسے اس بات پر آمادہ کرے گا کہ وہ اپنے حق سے زیادہ لے۔

مالِ حلال کا صرف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مسجد زیر تعمیر تھی۔ لوگوں نے تبرک کے طور پر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مسجد کے لیے چندہ مانگا۔ آپ کو چندہ مانگنا بہت ناگوار گزرا لوگوں نے کہا کہ ہماری غرض صرف تبرک سے ہے۔ آپ نے نفرت کے ساتھ ایک درم دے دیا۔ یہ حال دیکھ کر لوگوں نے کہا حضور! آپ عادل اور کریم ہیں۔ سخی بھی ہیں۔ مسجد کے کام میں آپ کو چندہ دینا کیوں ناگوار گزرا۔ فرمایا مال کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا بلکہ مجھے یقین ہے کہ حلال مال پانی اور مٹی میں ہرگز خرچ نہیں ہوتا اور میرا مال حلال کا ہے جب

انہوں نے مانگا تو مجھے شبہ ہوا کہ شاید میرا مال حلال کا نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں بہت رنجیدہ ہوا۔ غرض چند دنوں کے بعد وہی درم واپس آپ کے پاس سے آئے اور فرمایا کہ کھوٹا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ خوش ہو گئے۔

امام ابوحنیفہ رسول اللہ کی معیت میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام نوافل بن حیان تھا۔ بیان کرتے ہیں جب حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتقال فرما گئے تو میں نے خواب دیکھا کہ قیامت برپا ہے۔ تمام مخلوق کا حساب ہو رہا ہے۔ سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوض کوثر کے کنارے تشریف فرما ہیں اور دونوں طرف مشائخ کھڑے ہیں۔ وہاں ایک سفید چہرہ خوب صورت بزرگ کو دیکھا جو حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منہ پر منہ رکھتے ہیں۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے برابر کھڑے ہیں۔ میں نے سلام کر کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پانی طلب کیا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ جب تک حضور سید یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اجازت نہ دیں گے پانی نہیں دے سکتا۔ یہ سن کر آپ نے پانی دینے کا حکم دیا۔ تب امام ابوحنیفہ نے ایک پیالہ پانی دیا جو ہم کئی آدمیوں نے پیا مگر پھر بھی پیالہ بھرا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں طرف کون بزرگ ہیں۔ فرمایا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور بائیں طرف حضرت صدیق اکبر۔ اسی طرح سترہ شخصوں کے متعلق میں نے پوچھا۔

امام ابوحنیفہ کی تلاش

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام یحییٰ معاذ رازی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت حاصل کر کے پوچھا کہ یا رسول اللہ!

قیامت کے دن آپ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا کہ ابو حنیفہ کے علم کے نزدیک تلاش کرنا۔

امام اعظم رسول اللہ کی گود میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام شیخ بو علی بن عثمان الطلابی ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ملک شام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر پر سویا ہوا تھا کہ کیا دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں ہوں کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے شخص کو نہایت شفقت کے ساتھ گود میں لیے ہوئے آئے۔ میں بھاگ کر آپ کے قدموں پر سر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گود میں کون ہے۔ فرمایا تمہارے ملک اور مسلمانوں کے امام، امام اعظم ابو حنیفہ ہیں۔

فتویٰ اور تقویٰ میں فرق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بازار سے گزر ہوا۔ ناخن بھر مٹی آپ کے کپڑوں کو لگ گئی۔ آپ اُسی وقت دریائے دجلہ پر گئے اور اُسے دھو ڈالا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا اے امام المسلمین! آپ تو ایک مقدار معین نجاست کو معاف کرتے ہیں۔ پھر اس قدر مٹی کو کیوں دھویا۔ فرمایا ہاں وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے۔

تمام مال فی سبیل اللہ صدقہ کرنا

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بخارا اور مرو میں کچھ ورثہ تھا۔ علماء بخارا نے اسے سلامت رکھا اور آپ کو خبر کی۔ آپ نے بخارا جانا چاہا۔ جب شہر کے نزدیک پہنچے تو اہل شہر آپ کے استقبال کے لیے آئے اور بڑی عزت کے ساتھ آپ کو شہر میں لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔ آپ نے وہ ورثہ لے کر محفوظ رکھا تاکہ کسی سے کوئی چیز نہ مانگنی پڑے جب موت کا یقین ہو گیا تو وہ تمام کا تمام مال فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا۔

سُنت کی پاسبانی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک رات حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ حضور نبی کریم رؤوف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی استخوان مبارک لحد میں سے جمع کر رہے ہیں۔ چنانچہ خواب کی ہیبت سے آپ بیدار ہو گئے تو آپ نے علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ساتھی سے خواب بیان کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ خواب نہایت مبارک ہے تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور حفظِ سنت میں اس حد تک پہنچ جاؤ گے کہ صحیح کو غیر صحیح سے علیٰحدہ کر دو گے۔ پھر آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو حنیفہ تم اس لیے پیدا کیے گئے ہو کہ میری سنت کو ظاہر کرو اور عزلت کا قصد ظاہر کر دو۔

امام شافعی کا سیّد زادہ کی تعظیم کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوران تدریس دس بار اُٹھ کھڑے ہوئے۔ شاگردوں نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا ایک سیّد زادہ باہر کھیل رہا تھا۔ جب وہ میرے سامنے آتا تھا تو تعظیم کے لیے کھڑا ہو جاتا تھا کیونکہ فرزند نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سامنے آئے اور میں نہ اُٹھوں یہ ادب کے سراسر خلاف ہے۔

ایک ماہ میں قرآن کا حافظ ہونا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداء میں حافظ قرآن نہیں تھے لیکن قوتِ حافظہ اس قدر زبردست تھی کہ جو بات غور سے ایک دفعہ دیکھ لیتے وہ کبھی نہ بھولتے۔ خلیفہ نے ایک دفعہ بغرض امتحان آپ کو امام بنا دیا۔ آپ ہر روز ایک پارہ دیکھ لیتے اور رات کو پڑھ دیتے۔ اسی طرح ایک ماہ میں پورا قرآن مجید زبانی یاد کر لیا۔

تیرہ سال کی عمر میں مفتی بننا

حضرت امام شافعی کی عمر ابھی تیرہ سال تھی کہ آپ فتویٰ دیا کرتے تھے۔ آپ اسی عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ جو چاہو مسئلہ مجھ سے پوچھو۔ اور جس کے متعلق چاہو مجھ سے فتویٰ طلب کرو۔

اہلِ علم کی صحبت کے اثرات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سب سے بہتر بادشاہ وہ ہے جو اہل علم کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور ان سے علم سیکھتا ہے اور سب سے بڑا عالم وہ ہے جو بادشاہوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا پسند کرتا ہے۔

رحمت خداوندی سب سے بڑھ کر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر مجھے مخلوق کے گناہوں کے بدلے میں آگ میں جلایا جائے اور میں صبر کر دوں۔ پھر بھی اس وجہ سے مجھے اس کی نسبت کا دعویٰ ہے۔ میں کہوں گا کہ میں نے کچھ بھی کام نہیں کیا اور اگر میرے اور ساری مخلوق کے گناہ بخش دیئے جائیں تو یہ کام بھی اس کی رحمت کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہے۔

مردِ کامل کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک رات میں اپنے دِل کو طلب کرتا۔ لیکن نہ پایا۔ صبح ہاتفِ غیبی سے ندا اُٹھی کہ بایزید ہم سے ہمارے سوا کوئی اور چیز طلب کرتا ہے۔ دل سے تجھے کیا واسطہ۔ فرمایا کہ مرد وہ نہیں ہے جو کسی چیز کے پیچھے چلے بلکہ مرد وہ ہے جو جہاں کہیں بھی ہو چیزیں اُس کے گرد دوڑیں اور جس چیز سے خطاب کرے وہ اُسے جواب دے۔

دِل سے طواف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاجی خانہ کعبہ کے گرد بدنی طواف کرتے ہیں اور بقاءِ الٰہی کے طالب ہوتے ہیں لیکن اہلِ نسبت عرش الٰہی کے گرد دلی طواف کرتے ہیں اور اُس کے بقاء کے طالب ہو جاتے ہیں۔

حضرت حاتم اَصم کے لیے وصیت نامہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ حاتم اصم نامی نے حضرت شقیق بلخی سے ایسی بات کی وصیت چاہی جو سودمند ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی زبان کو محفوظ رکھو۔ یہ وصیت عام ہے اور وصیت خاص یہ ہے کہ اُس وقت تک زبان سے کوئی بات نہ کہو جب تک کہ یہ یقین نہ ہو جائے کہ اگر نہ کہوں گا تو جل جاؤں گا۔

دل کو رقیق بنانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اکثر بھوک سے رہنا چاہیئے کیونکہ بھوک نفس کو ذلیل اور دل کو رقیق بناتی ہے اور شہوتِ دنیا سے وہی شخص صبر کر سکتا ہے جس کے دل میں نُور ہو گا اور وہ نور اُسے آخرت کی طرف مصروف رکھے گا۔

دل کی بات پہچاننا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مرید سے کہا کہ بصرہ میں ایک نانبائی ہے جو درجۂ ولایت رکھتا ہے۔ چنانچہ وہ مرید بصرہ میں اس نانبائی کے پاس پہنچا تو دیکھا۔ پھر مرید نے دل میں خیال کیا کہ یہ ولی کیسے ہو سکتا ہے جو آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔ پھر سلام کر کے نانبائی سے کچھ سوال کیا۔ نانبائی نے

جواب دیا کہ جب تم نے شروع ہی میں مجھے نفرت سے دیکھا تو میری بات کا تمھیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

علماء کی قسمیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ علماء تین قسم کے ہوتے ہیں:

اوّل وہ علماء جو عالم باطن ہیں اور اپنے علم کا اظہار اہلِ ظاہر پر کرتے ہیں۔

دوم وہ علماء جو باطنی علم کا عالم ہو اور جو اپنا علم اہلِ باطن سے بیان کرتا ہے۔

سوم وہ علماء جن کا علم خدا اور اس کے درمیان ہے اسے کوئی بیان نہیں کر سکتا اور روئے زمین پر اس سے بدتر کسی پر آفتاب طلوع نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتا اور اس سے بڑھ کر کوئی معصیت نہیں۔

جہاد کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جہاد تین اقسام پر مشتمل ہے:

اوّل یہ کہ پوشیدہ جہاد شیطان سے جاری رکھو۔

دوم یہ کہ جہاد اعلانیہ ادائے فرائض کا ہے تادمِ مرگ فرائض کو ادا کرو۔

سوم یہ کہ دشمن اسلام سے یہاں تک لڑو کہ یا خود مر جاؤ یا دشمن خدا و رسول کو نیست و نابود کردو۔

تین قسم کے آدمی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں:

ایک وہ جو اپنے آپ سے جنگ کرتے ہیں۔
دوسرے وہ جو مخلوق سے خدا کے لیے جنگ کرتے ہیں۔
تیسرے وہ جو اپنے لیے خدا سے جنگ کرتے ہیں۔

فرشتوں کا آسمان سے اُتر کر جنازہ پر اپنے پَر ملنا

جس روز حضرت سہیل بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو بہت شور سُن کر ایک یہودی تحقیق حال کے لیے باہر نکلا۔ جنازہ کے پاس پہنچ کر اس نے لوگوں کے پاس یہ کہتے سُنا کہ میں نے فرشتوں کو آسمان سے اُترتے اور جنازے پر اپنے پَر ملتے ہوئے دیکھا۔ کلمہ شہادت پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

اہل معرفت کے لیے جلوۂ نور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دنیا میں اہل دنیا کے لیے سرتاسر غرور ہے مگر آخرت اہلِ آخرت کے لیے سرتاسر سرور ہے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اہل معرفت کے لیے سرتاسر نور ہے۔

قبر کا جنتی مرغزار ہونا

جب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا تو بعض بزرگوں نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ قبر کی تنہائی اور وحشت میں آپ نے کیونکر صبر کیا فرمایا کہ میری قبر ایک جنتی مرغزار تھی۔

معرفت الٰہی کا بوجھ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے [illegible] تو بعض دلوں کی یہ کیفیت ہو گئی کہ وہ اس کی معرفت کے بوجھ

کو نہ اُٹھا سکے اور اس کی عبادت میں لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ کا بوجھ وہی اُٹھا سکتے ہیں جو مشاہدہ کا مجاہدہ اور ریاضت کر چکے ہوں۔

حقیقی عبادت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی عبادت خلوت ہے۔ اس کے بعد علم کی طلب، اس کے بعد علم پر عمل، اور پھر اس کی اشاعت کرنا۔

آدمی کی ہلاکت کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آدمی کی ہلاکت تین باتوں میں ہے:

اول یہ کہ توبہ کی اُمید پر گناہ کرنا۔

دوم یہ کہ زندگی کی اُمید پر توبہ نہ کرنا۔

سوم یہ کہ رحمت کی اُمید بغیر توبہ کیے رکھنا۔

مہمان کی عظمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں مہمان سے بڑھ کر کسی چیز کو زیادہ پسند نہیں کرتا کیونکہ اس کی روزی اور اُجرت خدا کے ذمے ہے اور میرا درمیان میں کوئی تعلق نہیں۔

اَچھے بُرے کی پہچان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم یہ دیکھنا چاہو کہ کوئی آدمی اچھا ہے یا بُرا تو دیکھو کہ وہ خدا کے وعدہ پر زیادہ مطمئن ہے یا لوگوں کے وعدے پر۔

حیا کے پردہ کا اٹھ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو ننگا دیکھا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر عرض کیا اے امام المسلمین یہ فاسق ہے اور کسی نے کہا یہ دہریہ ہے۔ یہ سُن نے اُس ننگے آدمی نے کہا اے امام المسلمین آپ کی بصارت کب سے سلب کر لی گئی۔ فرمایا جب سے تیری شرم و حیا کا پردہ اُٹھ گیا۔

معرفتِ حق کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ لکھ رہے تھے کہ ایک درویش نے آ کر پوچھا کہ معرفت الٰہی کا بندے پر حق ہے یا بندے کا حق معرفتِ الٰہی پر ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے اُس دن سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ چھوڑ دیا کیونکہ اگر کہا جائے کہ بندے کو معرفت خود حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پر بندے کا حق ہوا۔ مگر یہ درست نہیں۔ اور اگر معرفتِ الٰہی کا حق بندے پر ہو تو حق کے حق کا ترک کرنا روا نہیں۔

بھوک آخرت کی کنجی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ فرمایا کہ بھوک آخرت کی کنجی ہے اور پیٹ بھر کر کھانا دنیا کی کنجی ہے۔

محبت اور رضائے الٰہی کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

۱۔ [illegible] کے ماتحت [illegible] رضائے الٰہی ہے۔

۲۔ [illegible] جل شانہ کا مظہر ہے۔

۳۔ قربِ خدا میں دل کا علم مراقبہ ہے۔

۴۔ اسبابِ الٰہی کو قائم سمجھنا تفکر ہے۔

۵۔ مصائب میں ثابت قدم رہنا اور کسی قسم کی رفع کرنے کی تدبیر نہ کرنا ہی رضائے الٰہی ہے۔

۶۔ تمام بری باتوں سے باز رہنا حیا ہے۔

زاروقطار رونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر میرے سامنے کوئی شخص گناہ کا ذکر کرتا ہے تو میں زاروقطار روتا ہوں۔ کیونکہ میں اطاعت ہی جب اس قدر آفت دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے گناہ نہیں نظر آتی۔

ایک مسافر کے چند وصایا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص کسی سفر کو جا رہا تھا تو اس نے جانے سے پہلے حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ وصیت چاہی۔ آپ نے فرمایا:

اگر دوست مطلوب ہے تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے کافی ہے۔

اگر ساتھی چاہتا ہے تو کراماً کاتبین تیرے ساتھ ہیں۔

اگر عبرت درکار ہے تو دنیا ہے۔

اگر مونس چاہتا ہے تو قرآن کافی ہے۔

اگر کام درکار ہے تو عبادت کر۔

اگر واعظ درکار ہے تو موت سے بڑھ کر اور کوئی واعظ درکار نہیں۔

اگر یہ باتیں تیرے لیے درکار نہیں تو پھر دوزخ تیرے لیے کافی ہے۔

علما کا متکبر ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر اس زمانے کے عالموں اور زاہدوں کے غرور کا وزن کیا جائے تو امراء اور بادشاہوں کے تکبر سے بہت زیادہ ہوگا۔

علاماتِ ولایت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ولی اللہ میں درج ذیل علامات ہوتی ہیں کہ:

اولیاء اللہ ہر وقت فکر خدا میں رہتا ہے۔

اولیاء اللہ کا اقرار خدا سے ہوتا ہے۔

اولیاء اللہ کا شغل راہ خدا میں ہوتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ بندے کو چاہتا ہے تو عمل خیر کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے اور بری بات کا دروازہ اس پر بند کر دیتا ہے۔ جب شر چاہتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔

ایک چور کا تائب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلخ میں وعظ فرما رہے تھے تو فرمایا کہ اے الٰہ العالمین اس مجلس میں جو سب سے زیادہ گنہگار ہے اسے بخش دے۔ اس مجلس میں ایک کفن چور بھی تھا۔ چنانچہ رات کو جب وہ حسب معمول قبرستان میں کفن چرانے کے لیے گیا تو آواز آئی اے بندۂ خدا تیری حاتم اصم کی دعا سے بخشش ہو چکی ہے اور تو پھر گناہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ جب کفن چور نے یہ آواز سنی تو فوراً تائب ہو گیا۔

حضرت علی کا حضرت امام شافعی کو انگشتری عطا فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب میں زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا لعابِ دہن عطا ہونے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے اپنی انگشتری اُتار کر مجھے دے دی۔

عارف کے لیے درجۂ کمال

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عارف کے لیے درجۂ کمال یہ ہے کہ وہ محبت میں جلتا ہے۔

عمل کرو اور جنت پاؤ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ: عالموں اور زاہدوں کو دیکھنے پر غرور نہ کرو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بڑھ کر اور کوئی ذی مرتبہ نہیں ہے۔ ابوجہل۔ ابولہب اور دیگر کافر قریش آپ کو دیکھتے تھے اور آپ کے رشتہ دار تھے مگر بے سود کہ ایمان قبول کر کے نیک عمل نہ کیا۔

دنیاوی خیال سے توبہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عبادت خانہ میں عبادت میں مصروف تھے۔ بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ پانی گھر کے اندر نہ آجائے۔ اُسی وقت غیب سے آواز آئی کہ احمد گھر کو چلے جاؤ کیونکہ جو کام تم کرتے تھے وہ تم نے گھر بھیج دیا ہے۔ آپ نے فوراً اس خیال سے توبہ کی۔

نیشاپور میں دو احمد نامی

اہل ذکر نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ نیشاپور میں دو احمد تھے ایک سراسر دین دار اور

دوسرا سراسر دنیادار۔ ان میں حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ وہ تھے جن پر ہر وقت حق غالب رہتا تھا اور دوسرے احمد سوداگر۔ جس پر دنیا کی حرص اس قدر غالب تھی کہ پینے کی بھی ہوش نہ رہتی تھی اور سخت کنجوس تھا۔

دِل کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دل پانچ قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ مردہ ۲۔ بیمار ۳۔ غافل ۴۔ وہ جس پر پردہ پڑا ہو ۵۔ ہوشیار

۱۔ مردہ دل کفار کا۔

۲۔ بیمار دل گنہگاروں کا۔

۳۔ غافل دل حد سے بڑھ کر کھانے والوں کا۔

۴۔ پردہ پڑا ہوا دل یہود کا۔

۵۔ ہوشیار دل عابد و زاہد کا۔

نبی کا وارث کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیشاپور میں وعظ فرما رہے تھے امام اکوینی بھی وہاں موجود تھے پوچھا گیا کہ العلماء ورثۃ الانبیاء کے مصداق کون لوگ ہیں۔ ابو علی نے فرمایا کہ وہ اس آیت کا مصداق نہ میں ہوں اور نہ آپ ہیں بلکہ اس آیت کا مصداق حضرت محمد بن اسلم طوسی ہیں۔

دل کا روشن ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے کہا کہ ایک دفعہ میں حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں گیا۔ وہاں آپ کی زبان سے ایک ایسا لفظ نکلا جسے سُن کر

میرا دل روشن ہو گیا اگرچہ چالیس برس گزر چکے ہیں لیکن وہ لفظ میرے دل سے محو نہیں ہوا اور ابھی تک اس کا ذوق میرے دل میں موجزن ہے۔

عارف کی دل کی آنکھ کی کیفیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سب سے بہتر سخاوت وہ ہے جو حاجت کے موافق ہو۔ زاہدوں کا آخری قدم متوکلوں کا پہلا قدم ہے۔ عارف کے دل کی آنکھ کھلتی ہے تو ظاہر کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ عارف کو سوائے خدا کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

آئینہ ذاتِ الٰہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا پروردگار تیس سال تک میرا آئینہ بنا رہا۔ لیکن اب میں خود اپنا آئینہ ہوں۔ مطلب یہ کہ جو کچھ میں تھا وہ نہیں رہا کیونکہ "میں" اور "حق" مشترک ہے۔ جب میں نہ رہا تو اللہ تعالیٰ اپنا آئینہ ہے اور یہی میں کہتا ہوں کہ میں اپنا آئینہ آپ بن گیا۔ یہ جو بات میں کرتا ہوں دراصل وہ آپ سے میں نہیں ہوں۔

آئینہ ذاتِ الٰہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا پروردگار تیس سال تک میرا آئینہ بنا رہا۔ لیکن اب میں خود اپنا آئینہ ہوں۔ مطلب یہ کہ جو کچھ میں تھا وہ نہیں رہا کیونکہ "میں" اور "حق" مشترک ہے۔ جب میں نہ رہا تو اللہ تعالیٰ اپنا آئینہ ہے اور یہی میں کہتا ہوں کہ میں اپنا آئینہ آپ بن گیا۔ یہ جو بات میں کرتا ہوں دراصل وہ آپ سے میں نہیں ہوں۔

تین طلاق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پروردگار عالم کی بارگاہ میں مناجات کی اور عرض کیا اے میرے پالنہار تجھ تک رسائی کیسے ہوگی۔ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ اے بایزید پہلے خود کو تین طلاق دے اور پھر ہمارا نام لے۔

نفس کی حفاظت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تین اوقات نفس کی حفاظت کرنی چاہیئے:

۱۔ کام کے وقت اس بات کی کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

۲۔ بات کرو تو سمجھو کہ خدا سنتا ہے۔

۳۔ خاموش رہو تو یاد رکھو کہ خدا جانتا ہے۔

دل کا راز شیخ ہی جانے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند لوگوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھا۔ ساتھ کچھ مرید بھی تھے۔ جب اُن کے پاس سے گزر کر دجلہ پر پہنچے تو مریدوں نے کہا کہ حضور ان فساد پھیلانے والوں کے لیے بددعا کریں تاکہ ان کے فساد سے دوسرے متاثر نہ ہوں۔ آپ نے مریدوں سے فرمایا ہاتھ اُٹھاؤ۔ پھر کہا الٰہی جس طرح تو نے انہیں اس جہان میں خوش رکھا عاقبت میں بھی خوش رکھ۔ مرید یہ سن کر متعجب ہوئے کہ شیخ کی بات کو نہیں سمجھ سکے۔ فرمایا منتظر رہو راز ظہور میں آجائے گا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو کر نیک بن گئے۔

موت قریب ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا وضو ٹوٹ گیا۔ آپ نے اُسی وقت تیمم کر لیا۔ لوگوں نے کہا۔ حضور دجلہ پاس ہے پھر تیمم کیوں کیا۔ فرمایا کہ ممکن ہے کہ وہاں تک نہ پہنچ سکوں اور مر جاؤں۔

گناہ کا ترک کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ گناہ کا ترک تین وجہ سے ہوتا ہے:

اوّل۔ دوزخ کے خوف سے۔
دوم۔ بہشت کی خواہش سے۔
سوم۔ خدا سے شرم کرتے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا مواخذہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ جب کسی سے مواخذہ کرتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ اسے نفس کے کام میں مشغول رکھتا ہے اور اپنے کام سے اسے دور کر دیتا ہے۔"

خیانت پہ عتاب نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرید سے ارشاد فرمایا کہ:

"اگر تو کسی دوست سے خیانت دیکھے تو عتاب نہ کر کیونکہ ممکن ہے

عتاب میں اس سے زیادہ سخت بات تجھے سُننی پڑے :

مرید کہتا ہے کہ میں نے اس بات کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

خوشی ایک حجاب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مرید کو جب اطاعت کا مزہ دیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے لیکن یہی خوشی اُس کے لیے حجاب بن جاتی ہے۔

تن من قربان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم سے پہلے لوگ کسی نہ کسی چیز کی طرف مائل ہوئے ہیں لیکن ہم کسی طرف مائل نہیں ہوئے بلکہ ہم نے یکبارگی اپنے آپ کو اس ذات کردگار پر قربان کر دیا اور ہم اپنے آپ کو اپنے لیے نہیں چاہتے۔

عذاب کی فراموشی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر پروردگار عالم بروز محشر مجھے دیدار سے مشرف فرمائے گا تو میں اس قدر آہ وزاری کروں گا کہ اہل دوزخ کو اپنا عذاب فراموش ہو جائے گا۔

ایک ذرہ کی قیمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر ہماری صفت کا ایک ذرہ بھی جنگل میں ڈال دیا جائے تو ساتوں زمین و آسمان تہ و بالا ہو جائیں۔

عارف کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:
کہ عارف کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اِس میں صفات باری تعالیٰ پائی جاتی ہیں یعنی
اس کی ہر حرکت شریعت مطہرہ کے مطابق ہوتی ہے۔

محبّت الٰہی کے ثمرات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یگانگت بہت سے لوگوں کو عاجز کر دیتی ہے اور بہت سے
عاجزوں کو مرد بنا دیتی ہے۔

ہزار بار توبہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
فرمایا کہ گناہ سے ایک دفعہ توبہ کی جاتی ہے مگر معرفت سے ہزار دفعہ توبہ کی
جاتی ہے۔

رضائے الٰہی کس میں ہے

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو لباس فاخرہ زیب تن فرمائے ہوئے دیکھا اور عرض کیا اے ابن رسول اللہ! یہ
لباس پہننا آپ کے خاندان کی عادت نہیں ہے۔ حضرت امام صاحب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اپنی آستین سے لگا کر فرمایا کہ یہ
دیکھو اندر سے موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہوں جو جسم کو گراں گزرتا ہے۔ پھر ارشاد
فرمایا لباس فاخرہ لوگوں کے لیے ہے اور یہ موٹا کھردرا کپڑا رضائے الٰہ العالمین
کے لیے ہے۔

حضرت ذوالنون مصری اور ایک حسینہ کا مکالمہ

ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہر کے کنارے پر گئے۔ وہاں آپ نے ایک محل دیکھا۔ آپ نے وضو کرنے کے بعد اوپر نظر کی تو محل پر ایک حسین و جمیل عورت نظر پڑی۔ آپ نے اُسے آزماتے ہوئے پوچھا کہ تو کون ہے؟ عورت نے کہا اے ذوالنون! جب میں نے تمہیں دور سے دیکھا تو دیوانہ سمجھی۔ جب تو نزدیک آیا تو عالم خیال کیا۔ لیکن جب اس سے بھی زیادہ نزدیک آیا تو آپ کو عارف خیال کیا۔ لیکن جب زیادہ غور سے دیکھا تو نہ دیوانہ نہ عالم، نہ عارف پایا۔ آپ نے فرمایا وہ کس طرح۔ کہا کہ:

اگر تو دیوانہ ہوتا تو طہارت نہ کرتا

اگر عالم ہوتا تو نامحرم کی طرف نہ دیکھتا

اگر عارف ہوتا تو ماسوا اللہ کسی پر آپ کی آنکھ نہ کھلتی۔

یہ کہہ کر وہ عورت غائب ہو گئی۔

ظاہر کچھ اور باطن کچھ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دریائے دجلہ کے کنارے سے ایک حبشی کو ایک عورت کے ہمراہ دیکھا جو شیشے میں سے کچھ پی رہا تھا۔ آپ نے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگرچہ میں گنہگار ہوں لیکن اس شخص سے تو اچھا ہوں۔ اسی خیال میں تھے کہ سامنے سے ایک کشتی آئی اور وہ غرق ہو گئی جس میں سات آدمی سوار تھے حبشی نے فوراً دریا میں کود پڑا اور چھ آدمی باہر نکال لیا۔ پھر حضرت حسن بصری کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہو چھ کو میں نے غرق ہونے سے بچایا باقی ماندہ ایک آدمی کو آپ بچائیں۔ امام المسلمین میں تو تمہارا امتحان لے رہا تھا

کہ آیا تم اندھے ہو یا کچھ دکھائی بھی دیتا ہے۔ یہ عورت میری ماں ہے اور شیشے میں شراب نہیں بلکہ پانی ہے۔ یہ سن کر آپ اس کے قدموں پر گر گئے اور معذرت خواہی کی اور عرض کیا کہ جس طرح تم نے چھ آدمیوں کو غرق ہونے سے بچایا اسی طرح خود بینی کے دریا میں غرق ہونے سے مجھے بھی بچاؤ۔ یاد رکھنا اس کے بعد کسی کو حقیر خیال نہ کرنا۔

چار سواریاں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ حضرت آپ اپنی زندگی کس طرح گزارتے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے پاس چار سواریاں ہیں۔

پہلی سواری یہ ہے کہ جب مجھ پر کوئی سختی آتی ہے تو شکر کی سواری پر بیٹھ کر اس کے سامنے جاتا ہوں۔

دوسری سواری یہ ہے کہ جب کوئی طاعت ظہور میں آتی ہے تو اخلاص کی سواری پر بیٹھ کر اس کے سامنے حاضر ہوتا ہوں۔

تیسری سواری یہ ہے کہ جب مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو توبہ کی سواری کو کام میں لاتا ہوں۔

چوتھی سواری یہ ہے کہ جب کوئی بلا نازل ہوتی ہے تو صبر کی سواری کام آتی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی اور طاعت الٰہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ نے آپ کو مکتب میں بھیجا۔ سورۂ لقمان پڑھتے پڑھتے جب آیت ان اشکر لی ولوالدیک "میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا شکر کرو" پر پہنچے تو آپ نے استاد سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ مطلب ظاہر ہونے پر آپ کے دل پر بڑا اثر ہوا اور استاد سے گھر

جانے کی اجازت طلب کی تاکہ میں اپنی والدہ کی خدمت میں کچھ عرض کر آؤں جب اجازت لے کر آپ گھر آئے تو والدہ نے پوچھا بیٹا گھر آنے کی وجہ ہے کیا کوئی ہدیہ لایا ہے یا کوئی عذر در پیش ہے۔ عرض کیا نہیں بلکہ ان اشکر ی دبواللہ یلٹ پڑھ کر میرے دل پر بڑا اثر ہوا اور اس کے متعلق یہ عرض کرنے کے لیئے آیا ہوں کہ دو خدمتیں میں ادا نہیں کر سکتا۔ یا تو مجھے اللہ سے مانگ کر ہمیشہ کے لیے اپنی خدمت کے لیے رکھ لو یا پھر خدا کے حوالے کر دو تا کہ اُسی کی خدمت میں لگا رہوں ماں نے فرمایا بیٹا میں تجھے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لیئے آزاد کرتی ہوں اور اپنا حق تجھے معاف کیا جا اور اپنے رب کو راضی کر۔

غائب شدہ لڑکے کی واپسی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور والا میرا بیٹا غائب ہو گیا ہے جس کے فراق نے مجھے رُلا دیا ہے بارگاہِ خداوندی میں دعا کریں کہ میرا بیٹا مل جائے آپ نے عورت سے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ ہے۔ عورت نے عرض کی حضور! میرے پاس دو درہم ہیں۔ آپ نے عورت سے دونوں درہم لے کر فقراء میں تقسیم کر دیئے اور فرمایا جا تیرا بیٹا خود بخود گھر پہنچ جائے گا۔ جب وہ عورت گھر آئی تو اپنے بیٹے کو گھر میں موجود پایا۔ بیٹے سے حال پوچھا۔ لڑکے نے کہا کہ میں کرمان میں تھا اُستاد نے مجھے گوشت وغیرہ خریدنے کے لیئے بھیجا۔ جب میں وہ لے کر گھر کو واپس لوٹا کہ یکایک ہوا نے مجھے اُڑا لیا۔ ہوا میں سے یہ آواز آرہی تھی کہ اسے ہوا اسے اس کے گھر پہنچا دے۔ آپ کی دعا کی برکت اور دو درہم کے صدقہ کی وجہ سے۔

ی

مرضیٔ مولا پر راضی ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس گئے۔ دیکھا کہ ایک ٹوٹا پھوٹا پیالہ رکھا تھا۔ جس سے آپ وضو کیا کرتیں۔ ایک پرانی چٹائی تھی۔ اور ایک اینٹ جس پر آپ تکیہ لگایا کرتی تھیں۔ مجھے یہ دیکھ کر رونا آگیا اور کہا کہ اے رابعہ میرے بعض دولت مند دوست ہیں۔ اگر تو چاہے تو ان سے تیرے لیے کچھ مانگوں آپ نے فرمایا کہ اے مالک! تو نے سخت غلطی کی کیا میرا اور ان کا روزی رساں ایک نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کیا کبھی فقیروں کو اس نے فراموش کیا ہے محض اس وجہ سے کہ وہ مفلس ہیں اور امیروں کو ان کی دولت کے باعث ایجاد کیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جب وہ حال جانتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ اسے یاد کرایا جائے۔ اگر اس کی خواہش یہی ہے تو میری خواہش بھی یہی ہے۔

علم کے ساتھ یقین کی ضرورت

ایک دن حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے ہاں ایک ٹکڑا جو کی روٹی اور نمک موجود تھا وہ خدمت شیخ میں پیش کر دیا۔ ابھی خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وہ روٹی کا ٹکڑا کھا ہی رہے تھے کہ کسی سائل نے باہر سے آواز دی۔ آپ نے وہ ٹکڑا خواجہ صاحب کے آگے سے اٹھا کر سائل کو دے دیا۔ خواجہ صاحب نے کہا تم عجب آدمی ہو۔ تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں اور نہ ہی تمہیں علم ہے کہ مہمان کے آگے سے کھانا اٹھا کر کسی اور کو دے دینا کس قدر برا ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ آپ کچھ اٹھا لیتے اور کچھ آگے پڑا رہنے دیتے۔ آپ نے خواجہ صاحب کی باتیں سن کر خاموشی اختیار کی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آیا جس کے سر پر پُرتکلف

کھانا تھا اور ساتھ پانچ سو درہم بھی تھے۔ آپ نے وہ درہم اسی وقت محتاجوں میں تقسیم کر دیئے اور کھانا دونوں صاحبوں نے بیٹھ کر کھا لیا۔ پھر کہا کہ خواجہ صاحب آپ کو یقین ہوتا تو بہتر تھا۔ کیونکہ علم کے ساتھ یقین لازمی جزو ہے۔

حضرت امام جعفر صادق اور حضرت داؤد طائی کا مکالمہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالی میں تشریف لائے اور کہا اے ابن رسول اللہ! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے کیونکہ میرا دل سیاہ ہو چکا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے سلیمان کے باپ تو زاہد زمانہ ہے تجھے میری نصیحت کی کیا حاجت ہے۔ انہوں نے عرض کیا حضور والا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو ہم سب پر بزرگی عطا فرمائی ہے اور نصیحت کرنا آپ پر فرض ہے۔ آپ نے فرمایا اے سلیمان کے باپ! میں اس بات سے خائف ہوں کہ کل بروز محشر میرے جدامجد مجھ سے یہ سوال نہ کریں کہ تم نے میری متابعت کا حق ادا نہ کیا۔ نجات کا سبب نسبت نہیں ہے بلکہ نیک اعمال ہے۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام پاک کی یہ بات سن کر بہت روئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ! امامین جس کا خون نبوت کے خون سے ہو جس کا نانا پاک سید رسل ہو اور جس کی ماں سیدہ خاتون جنت ہو وہ اس قدر خوف محشر سے ہراساں ہے تو داؤد طائی کس گنتی میں ہے اور کس نسبت پر ناز کر سکتا ہے۔

کشتی کا غرق ہونے سے بچ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ لوگوں نے سوال کیا کہ حضور آپ ارشاد فرمائیں کہ جب سے آپ نے فقر کی منزل پر قدم رکھا ہے کبھی آپ کو خوشی بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کئی بار۔ پھر فرمایا ایک دفعہ میں کشتی

پر سوار تھا۔ میرا لباس خراب اور بال لٹ پٹے تھے اور کشتی بان مجھے ناواقف سمجھ کر مذاق کر رہے تھے۔ ایک مذاقیہ گھڑی گھڑی آکر تھپڑ مارتا۔ بال نوچتا اور چٹکیاں لیتا تھا۔ میں اپنے نفس کی اس ذلت و رسوائی پر خوش ہو رہا تھا۔ اتنے میں دریا کی ایک لہر اٹھی اور کشتی غرق ہونے کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ ملاح نے کہا کہ کسی کو دریا میں پھینکنا چاہیے تاکہ لہریں رک جائیں اور کشتی غرق ہونے سے بچ جائے۔ انھوں نے میرا کان پکڑ کر دریا میں پھینکنا چاہا۔ ابھی اس خیال سے میرے کان کو ہاتھ لگایا ہی تھا کہ کشتی غرق ہونے سے بچ گئی اور لہریں بھی رک گئیں۔ میں اس وقت بہت خوش ہوا جب میرے نفس کو اس طرح ذلیل و خوار کیا گیا۔

متکبر کون ہے؟

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت قدسیہ میں سوال کیا کہ آپ کی طبیعت میں سب ہنر جمع ہیں۔ آپ زاہد بھی ہیں، آپ کریم بھی ہیں اور آپ خاندان نبوت کے چشم و چراغ بھی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ متکبر بھی ہیں۔ آپ نے جواباً فرمایا میں متکبر نہیں ہوں لیکن کبریائی جو اثر مجھ میں نظر آتا ہے۔ جب سے میں نے اپنے دماغ سے غرور کو نکال دیا ہے تو خدا کی کبریائی میرے دماغ میں موجزن ہو گئی ہے۔ کبر و غرور کی جگہ کبریائی نے ڈیرہ ڈال لیا ہے۔ انسان کو اپنے کبر پہ مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کبریائی پہ تکبر کرنا چاہیئے۔

حضرت ابراہیم اور اژدہا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سردی کی سختی کی وجہ سے وضو کا پانی برف کی طرح جم گیا۔ لیکن آپ نے اسی برف جمے پانی کو توڑ کر وضو کیا۔ صبح کے وقت سردی زیادہ بڑھ گئی اور قلب پر سردی کا اثر نمودار ہونے لگا

حکمتِ الٰہی یہ کہ آپ اُس وقت بھی اللہ کی حضور نماز میں مصروف تھے۔ اسی حالت میں آپ کو ایسا معلوم ہُوا جیسا کہ کسی نے آپ کے اُوپر گرم پوستین ڈال دی ہے۔ آپ کا جسم خوب گرم ہو گیا۔ اسی حالت میں آپ عبادتِ الٰہی میں مصروف رہے۔ جب آپ عبادت سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ اژدہا تھا جس نے آپ کو گھیر کر رکھا تھا۔ آپ کے دل میں خوف سا پیدا ہُوا اور فرمایا الٰہی تو نے اسے صورتِ لطف میں بھیجا تھا مگر میں اسے قہر کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔ اُسی وقت اژدھے نے اپنے چہرے کو زمین پر ملا اور آپ کی آنکھوں سے غائب ہو گیا۔

ایک انگشتری کی قیمت

ایک آدمی جو صوفیاء کرام کا منکر تھا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس منکر کو ایک انگشتری دے کر فرمایا کہ اس سے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے آ۔ جب اس نے وہ انگشتری نان بائی کو دکھائی تو اس نے کہا کہ میں صرف ایک درہم میں اسے لے سکتا ہوں۔ وہ انگوٹھی واپس لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا مگر آپ نے اُسے کہا کہ اب تو یہ انگوٹھی کسی صراف کے پاس جا اور اس کی قیمت دریافت کرو۔ چنانچہ صراف نے اس انگشتری کی قیمت ایک ہزار دینار بتائی۔ نوجوان انگشتری کی یہ قیمت سن کر نہایت تعجب کے ساتھ آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے اس نوجوان سے فرمایا کہ صوفیاء کرام کے متعلق تیرا علم صرف نان بائی جتنا ہے۔ یہ سن کر نوجوان آپ کے سامنے سے تائب ہو گیا۔

ہمہ ابدال تک رسائی

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تیس سال مسلسل لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دی۔ اتنے عرصے میں صرف ایک ہی آدمی کام کا ملا۔ وہ ایک شہزادہ تھا جو بڑی شان و شوکت کے ساتھ مسجد کے قریب سے گزرا۔ آپ اُس وقت فرما رہے

سے کہ کمزور آدمی سے بڑھ کر اور کوئی شخص احمق نہیں ہے جو ایک صاحب قوت کے ساتھ لڑتا ہے۔ یہ بات سن کر شہزادہ مسجد کے اندر آ گیا اور پوچھنے لگا۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انسان محض ایک کمزور ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ ان الفاظ کے سنتے ہی شہزادے کا رنگ متغیر ہو گیا اور مسجد سے باہر چلا گیا۔ دوسرے دن وہ پھر آیا اور آپ سے صراطِ مستقیم طلب کیا آپ نے کہا کہ ایک راستہ لمبا ہے اور ایک راستہ چھوٹا۔ اگر چھوٹے راستے سے جانا چاہتے ہو تو دنیا ترک کر دو۔ گناہ چھوڑ دو۔ خواہشاتِ نفسانی ترک کر دو۔ اگر لمبے راستے سے خدا تک پہنچنا چاہتے ہو تو ما سوا اللہ سب کچھ ترک کر دو۔ شہزادے نے کہا کہ لمبا راستہ اختیار کرتا ہوں دوسرے دن وہ پشمینہ پہن کر آیا۔ ریاضت میں مشغول ہوا اور ابدال کے مقام تک پہنچ گیا۔

خوفِ خدا اور بشر حافی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکان کی چھت پر جا رہے تھے کہ سیڑھیوں میں ہی تمام رات گزار دی۔ صبح کے وقت آپ کی ہمشیرہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر! آپ نے فرمایا کہ اس شہر بغداد میں میرے ہم نام تین آدمی ہیں جن میں ایک یہودی ہے۔ دوسرا آتش پرست ہے اور تیسرا نصرانی ہے۔ میں ساری تمام سیڑھیوں پر اس سوچ میں رہا کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے انہیں اسلام کی نعمت سے کیوں محروم رکھا اور مجھے کس کام کے بدلے اس قدر سرفراز فرمایا۔ ایک دفعہ شہر کے لوگوں نے عرض کیا کہ بغداد میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہی۔ حرام زیادہ ہے۔ ایسی صورت میں آپ کہاں سے کھاتے پیتے ہیں۔ فرمایا جہاں سے تم کھاتے پیتے ہو۔ پوچھا کہ پھر یہ مقام کیسے حاصل ہوا فرمایا تم سے کم لقمہ اور روٹی سے کم روٹی کی وجہ سے۔ جو شخص کھائے اور ہنسے وہ اس کی برابری نہیں کر سکتا جو کھائے اور آنسو بہائے۔

توبۃ النصوح کا ثمر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی شخص سے کہا کہ میں مجرم ہوں اور سزا کا مستحق ہوں میرے لیے جو سزا ہو تجویز کرو تا کہ شرعی حد مجھ پر جاری کی جائے۔ اس شخص نے آپ کو بادشاہ کے ہاں بھیج دیا۔ بادشاہ نے آپ کو دیکھ کر نہایت عزت کے ساتھ واپس کیا۔ جب آپ واپس اپنے دروازے پر پہنچے تو آواز دی۔ آپ کی بیوی نے آپ کی آواز میں تغیر دیکھ کر خیال کیا کہ شاید کہیں زخم آگیا ہے۔ پوچھا کہاں زخم لگا۔ فرمایا دل اور جان پر۔ اس کے بعد اپنی توبہ کا ذکر کر کے کہا کہ میں مکہ معظمہ کی طرف جاتا ہوں اگر تم چاہو تو تمہیں آزاد کر دوں۔ آپ کی بیوی نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا میں ہر حال میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔ چنانچہ اہل و عیال کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ پہنچے اور وہاں کے مجاور بن گئے۔ تمام اولیاء کبار سے فیض حاصل کیا۔ ایک مدت تک حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے۔ اس کے مکی لوگ آپ سے اکتساب فیض حاصل کرتے تھے۔

مرد و عورت کا مکالمہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ کبھی خوش بھی ہوئے؟ آپ نے فرمایا ایک دن میں اپنے مکان کی چھت پر تھا کہ میں نے ایک پڑوسی عورت کی آواز سن کر خوشی محسوس کی جو اپنے شوہر کو شکایتاً کہہ رہی تھی کہ میں پچاس سال سے تیرے نکاح میں ہوں۔ میں نے تیرے ساتھ ہر قسم کی تکلیف برداشت کی اور تجھے کسی قسم کی تکلیف نہ دی ہر طرح صبر کیا اور تیری عزت و ناموس کی حفاظت کی۔ میں کسی حال میں بھی تجھ کو دوسرے نکاح کی اجازت نہ دوں گی کیونکہ تو دوسری عورت کو مجھ پر مسلط کرنا چاہتا ہے حالانکہ صبر و تکلیف میں نے نفس اس لیے برداشت کی کہ میں صرف تجھے دیکھوں اور تو صرف

مجھے دیکھتے. مگر آج تو دوسرے کی طرف توجہ کرتا ہے اس لیے میں امام المسلمین سے شکایت کروں گی۔ فرماتے ہیں کہ عورت کی آواز سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور آنسو نکل آئے۔ جب میں نے اس کی مثال قرآن کریم سے تلاش کی تو یہ آیت مبارکہ ملی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی میں نے تیرے سب گناہ بخش دیئے اور اگر تو دوسرے کی طرف توجہ کرے گا تو ہرگز نہیں بخشوں گا۔

حضرت مالک بن دینار کا تائب ہونا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دمشق میں سکونت پذیر تھے خوبصورتی اور مالداری میں بہت مشہور تھے۔ ایک مرتبہ آپ جامع مسجد دمشق میں اس خیال سے معتکف تھے کہ مسجد کی تولیت آپ کو مل جائے۔ چنانچہ ایک سال تک آپ عبادت کرتے رہے جس کسی نے آپ کو دیکھا ہر وقت نماز میں مصروف پایا لیکن آپ اپنے آپ کو دل میں منافق تصور کرتے تھے۔ ایک سال کے بعد ایک رات مسجد سے باہر نکلے تو آواز سنائی دی کہ اے مالک تو تائب کیوں نہیں ہوتا۔ آپ نے جب اس آواز کو سنا تو حیران ہو کر مسجد میں واپس آ گئے اور تولیت کے خیال کو دل سے نکال کر عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے اور ایک سال کی عبادت ریائی پر بہت شرمسار تھے۔ صبح کو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ مسجد کے لیے ایک متولی کی ضرورت ہے اور آپ سے بڑھ کر کوئی شخص ہمیں نظر نہیں آتا۔ حضرت مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دل ہی دل میں کہا الٰہی ایک سال تک سخت ریاضت کے باوجود مجھے کسی نے نہیں پوچھا اب کہ میں نے اپنے یقین کو درست کر لیا تو تو نے اتنے آدمیوں کو بھیج دیا کہ یہ کام میرے ذمہ لگ جائے قسم بخدا اب میں مسجد سے باہر نہیں نکلنا چاہتا۔ یہ کہہ کر پھر عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

ایک نماز سب نمازوں سے بہتر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن شام کے وقت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزر حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عبادت خانہ کے قریب سے ہُوا۔ آپ نماز کی نیت کر چکے تھے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی قرأت غلط سُن کر نماز علیحدہ پڑھ لی۔ اُسی رات خواب میں دیدارِ الٰہی ہُوا اور عرض کی اے پروردگارِ عالم تیری رضا کس بات میں ہے۔ بارگاہِ خداوندی سے جواب مِلا کہ اے حسن! تو نے میری رضا کو پا لیا مگر اس کی قدر نہ کی عرض کیا وہ کیسے؟ جواب ملا کہ حبیب عجمی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا وہ ایک نماز تمہاری تمام نمازوں کا عوض ہو سکتی تھی۔ نیت کی درستی کا تم نے خیال نہ رکھا الفاظ کی درستی کا خیال کیا۔ زبان اور دل کے ٹھیک کرنے میں بہت فرق ہے۔

عبادت کی عظمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں نے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھا۔ یہ صورت دیکھ کر امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو سیدنا کے لفظ سے پکارا یہ سن کر امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھیوں نے شرمندہ ہو کر پوچھا کہ یہ سعادت انہیں کس طرح حاصل ہوئی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ ہر وقت اطاعت باری تعالیٰ میں مصروف رہتے ہیں لیکن ہم تو دنیا کے کاموں میں بھی مصروف رہتے ہیں اس لیے انہیں یہ سعادت حاصل ہے۔

بیماروں کے لیے شفا کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صحرائے نوردی میں ایک پہاڑ پر بہت سے آدمیوں کو اکٹھا دیکھ کر پوچھا کہ تم لوگ یہاں کس لیے جمع ہوئے ہو۔ اُنھوں نے کہا کہ یہاں ایک عابد رہتا ہے جو ایک سال کے بعد ایک دفعہ اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلتا ہے اور مریضوں کو دم کرتا ہے جن سے ان کا مرض دُور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھر اپنی عبادت گاہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ سُن کر میں نے اُس دن تک وہیں قیام کیا جب تک کہ وہ عابد اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلے۔ چنانچہ وہ دن آیا اور وہ بزرگ اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلا۔ اُس کی آواز بالکل مدہم تھی اور کمزوری حد سے بڑھ کر تھی۔ چہرہ نہایت لاغر اور دبلا تھا۔ آنکھوں میں حلقے پڑ گئے تھے لیکن پھر بھی ہیبت اس قدر تھی کہ پہاڑ لرز جاتے تھے۔ اُنھوں نے بیماروں کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھا اور سب کو دم کیا چنانچہ وہ بیمار تندرست ہو گئے۔ جب واپس عبادت گاہ میں جانے لگے تو آپ نے ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ علت ظاہری کا علاج تو آپ نے کیا خدارا باطنی مرض کا بھی علاج کریں۔ اس بزرگ نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا ذوالنون چھوڑ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ عظمت و جلال کے ساتھ دیکھ رہا ہے جب وہ دیکھے گا کہ تم اس کے سوا کسی اور کا دامن پکڑ رہے ہو تو تجھے اُسی کے حوالے کر دے گا۔ یہ کہہ کر اپنی عبادت گاہ میں واپس چلے گئے۔

شریعت کی پابندی اصل ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! فلاں جگہ پر ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔

آپ اُس بزرگ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ اتفاقاً بزرگ نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ آپ نے جب یہ حرکت دیکھی تو فوراً واپس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اگر یہ شخص ذرا بھر طریقت سے واقف ہوتا تو شریعت کے خلاف عمل نہ کرتا۔

خاندانی تقویٰ

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک عورت نے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھ کر سُوت کات رہی تھی کہ اتنے میں خلیفہ کی مشعل کی روشنی پڑی۔ اس روشنی میں بھی سُوت کاتتی رہی کیا وہ سوت جو اس روشنی میں کاتا گیا ہے جائز ہے یا ناجائز ہے۔ امام صاحب نے سوال سُن کر پوچھا کہ تو کون ہے جو ایسا سوال کر رہی ہے۔ عرض کیا میں بشر حافی کی بہن ہوں۔ یہ سُن کر امام صاحب بہت دیر تک روتے رہے کہ ایسا تقویٰ اسی خاندان کے لیے ہے۔ پھر فرمایا وہ سوت ناجائز ہے۔ اپنے بھائی کی اقتدار کرو اور اسی پر جاؤ کہ اگر غیروں کی روشنی میں سوت کاتنا چاہو تو تمہارے اعضاء انکار کر دیں کیونکہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ جب کھانا کھانے بیٹھتے تو اگر وہ کھانا ذرا بھر بھی مشتبہ ہوتا تو آپ کے ہاتھ کھانے کی طرف نہ اُٹھتے تھے۔ یعنی آپ کے ہاتھ آپ کی اطاعت سے انکار کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا ایک بادشاہ ہے جس کا نام دل ہے اس کی رعیت پرہیزگاری ہے۔ میری یہ طاقت نہیں کہ اس کی اطاعت کے بغیر کچھ کر سکوں۔

درخت کی حالت بدل گئی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جس کا نام میاں مبارک ہے وہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیت المقدس کے جنگل میں سے گزر رہا تھا۔ آرام کے لیے ہم دونوں ایک انار کے درخت کے نیچے لیٹ گئے اور چند رکعت نماز ادا کی۔

میں نے اُس درخت میں سے آواز سُنی کہ اے ابو اسحٰق میرا پھل کھا کر مجھے سرفراز کر۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آواز سنتے ہی میں نے عرض کی کہ ہاں۔ پھر آپ نے دو انار توڑ کر ایک مجھے دیا اور ایک خود کھایا اور آگے چلے گئے۔ واپسی پر میں نے دیکھا کہ وہ انار کا درخت جو چھوٹے قد کا تھا اور انار بھی ترش تھے ایک بڑا اُونچا درخت بن گیا اور اس کا پھل بھی بہت میٹھا ہے۔ لوگوں نے اس درخت کا نام امان العابدین رکھ دیا۔

ایک آتش پرست کی مقبولیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک سفر میں تھے برف سختی سے پڑ رہی تھی۔ آپ نے ایک آتش پرست کو دیکھا کہ سر پر کپڑا اٹھائے ہوئے چینا بکھیر رہا ہے۔ آپ نے آتش پرست سے پوچھا تو یہ کیا کر رہا ہے۔ آتش پرست نے کہا کہ برف کی وجہ سے تمام علاقہ ڈھکا ہوا ہے اور جانوروں کو دانہ وغیرہ میسر نہ ہو گا میں اس لیے دانہ بکھیر رہا ہوں کہ پرندے اُسے چُن لیں اور اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ میں مجھ پر رحم فرمائے۔ آپ نے آتش پرست سے کہا کہ دوسروں کا دانہ منظور نہیں کیا جائے گا۔ آتش پرست نے کہا منظور کرے یا نہ کرے میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ دیکھ تو رہا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے آتش پرست کے جواب پر بڑی حیرانی ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد میں نے حج کیا تو دیکھا کہ وہی آتش پرست طواف کعبہ میں مشغول ہے۔ آتش پرست نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے میرے اس عمل کو قبول فرمایا اور مجھے اپنی معرفت عطا فرمائی اور حج بیت اللہ کا شرف بخشا۔ آپ اُس وقت بہت ہی خوش ہوئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الٰہی! ایک مٹھی دانوں کے عوض تو نے اسے یہ شرف بخشا۔ تو بہت ہی ارزاں فروش ہے۔ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ اللہ تعالیٰ کسی کو کسی سبب سے شرف عطا کرتا ہے اور نہ کسی سبب سے دفع کرتا ہے۔ تو بے فکر رہ۔ ہمارے کام تیری عقل و فکر سے باہر ہیں۔

اسرارِ الٰہی کا نمودار ہونا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک مسجد میں خوابِ استراحت کے لیے گیا لیکن وہاں لوگوں نے مجھے نیند سے آرام نہ کرنے دیا اور مجھے خوب مارپٹائی کی اور گھسیٹتے رہے۔ مسجد سے باہر نکال کر سیڑھیوں سے نیچے لڑھکا دیا۔ جوں جوں جوں میں سیڑھیوں پر سے پھسلتا جاتا تھا میرے سر پر خوب ضربیں لگیں اور ہر سیڑھی پر خاص خاص اسرار الٰہی مجھ پر منکشف ہو جاتے تھے اس وقت میں نے کہا کہ کاش سیڑھیاں زیادہ ہوتیں تاکہ اسرار زیادہ کھل جاتے۔

پوستین توکل علی اللہ پر

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مکان شہرہ بصرہ میں ایک چوراہے پر تھا۔ آپ ایک ایسی پوستین جو ہمیشہ پہنے رہتے تھے۔ ایک دن وہ پوستین چوراہا میں چھوڑ کر کہیں چلے گئے۔ اتنے میں ادھر سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا۔ آپ کی پوستین کو پہچان کر وہیں کھڑے ہو گئے اس لیے کہ کوئی اور اُٹھا کر نہ لے جاوے۔ کچھ دیر کے بعد۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں پھرتے پھراتے تشریف لے آئے اور حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر پوچھا اے امام المسلمین آپ کیسے تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ پوستین کو کس اعتماد پر یہاں چھوڑ گئے تھے۔ عرض کیا کہ اس کے اعتماد پر جس نے آپ کو اس کی حفاظت کے لیے یہاں مقرر کر دیا۔

مسجد کا احترام

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دولت خانہ سے مسجد چالیس قدم پر تھی۔ جب آپ مسجد کی طرف جاتے تو راستہ میں نہیں تھوکتے تھے۔

حقیقتِ درویش کیا ہے؟

جب حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہنشاہیت چھوڑ کر بلخ کو خیر باد کہا۔ اس وقت آپ کا ایک اکلوتا بیٹا شیر خوارگی کے عالم میں تھا۔ جب جوان ہوا اپنی ماں سے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے؟ ماں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ اور کہا کہ تمھارا باپ سنا ہے کہ اس وقت مکۃ معظمہ میں ہے۔ چنانچہ بیٹے نے اپنی ماں سے اجازت حاصل کر کے اعلان کرا دیا کہ اگر کوئی شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے تو میرے ساتھ چلے اس کا تمام خرچ میرے ذمہ ہوگا۔ اعلان سنتے ہی چار ہزار لوگوں کا گروہ جمع ہو گیا جن کو ساتھ لے کر آپ کا بیٹا مکہ معظمہ پہنچا جب باپ کے دیدار کی آرزو لیے ہوئے مکہ معظمہ میں وارد ہوا تو اس نے مسجد حرام میں جا کر درویشوں سے پوچھا کہ تم ابراہیم ادہم کو جانتے ہو۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ وہ ہمارا شیخ ہے اور اُس وقت جنگل کو گیا ہے تاکہ لکڑیاں لا کر فروخت کرے۔ اور نہ صرف اپنی روٹی۔ بلکہ ہماری روٹی کا بندوبست کرے۔ یہ سُن کر آپ کا فرزند جنگل کی طرف گیا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص لکڑیوں کا گٹھا سر پر اُٹھائے چلا آتا ہے۔ اگرچہ محبت نے جوش مارا مگر نوجوان اور سعادت مند بیٹے نے اپنے آپ کو سنبھالا اور آپ کے پیچھے پیچھے بازار میں پہنچا۔ آپ نے بازار میں آکر آواز دی۔ کوئی ہے جو پاک مال کو پاک مال کے عوض خریدے۔ ایک شخص نے ان لکڑیوں کو خرید لیا اور آپ کو روٹی دی جس کو لے کر آپ نے اپنے مریدوں میں آ گئے اور روٹی اُن کے حوالے کر کے جس کو وہ کھانے لگ گئے اور آپ نماز میں مشغول ہو گئے۔

حج کا موسم شروع ہونے والا تھا۔ حاجیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی تھی

اس لیے آپ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ عورتوں اور مرد لڑکوں کی طرف نہ دیکھنا۔ جسے سب نے دل و جان سے قبول کر لیا۔ مگر خدا کی قدرت کہ حج کے وقت طوافِ کعبہ مکرمہ کے دوران میں جبکہ آپ کے مرید بھی آپ کے ساتھ طواف میں مشغول تھے۔ آپ کا بیٹا آپ کے سامنے آگیا جسے آپ نے نظر بھر کر دیکھا۔ آپ کے مریدوں کو اس بات پر بہت تعجب ہوا۔ چنانچہ طواف سے فراغت کے بعد پوچھا کہ حضرت آپ نے تو ہمیں مرد لڑکوں اور عورتوں کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا تھا مگر آپ نے ایک بے ریش لڑکے کی طرف دیکھا ہمیں یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا، جو کچھ تم نے دیکھا وہ واقعی حقیقی بات ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ وہ میرا بیٹا تھا۔ جو ابھی دودھ پیتا تھا جب میں نے اسے چھوڑا۔ دوسرے دن آپ کے مریدوں میں سے ایک آدمی قافلہ بلخ کی طرف گیا۔ وہاں اس نے اس لڑکے کو ایک خیمے میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا۔ فراغت کے بعد اس سے پوچھا کہ تمہارے باپ کا کیا نام ہے۔ یہ سنتے ہی وہ لڑکا رو پڑا اور کہا کہ میں نے کل اپنے باپ کو دیکھا تھا لیکن یہ خیال ہے کہ شاید وہ میرا باپ نہ ہو۔ میں نے نہیں بلایا کیونکہ وہ ہم لوگوں سے بالکل غائب ہو گئے تھے اور ان کا نام ابراہیم بن ادہم ہے۔ یہ سن کر اس درویش نے کہا کہ آؤ تمہیں تمہارے باپ کی ملاقات کرا دوں۔ یہ کہہ کر وہ فقیر آپ کے بیٹے اور بیوی کو اپنے ساتھ لے کر آپ کے پاس لے آیا۔ جب بیٹے نے باپ کو اور بیوی نے شوہر کو دیکھا تو دونوں بے تاب ہو گئے اور دوڑ کر آپ سے لپٹ گئے اور یہاں تک روئے کہ بے ہوش ہو گئے۔

جب لڑکا بے ہوشی سے ہوش میں آیا تو پوچھا کہ بیٹا تم کس مذہب پر ہو؟ بیٹے نے جواب دیا کہ اسلام پر۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ پھر پوچھا کہ قرآن کریم پڑھا ہے۔ بیٹے

نے جواب دیا ہاں ابا جان پڑھا ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ۔ اس کے بعد آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور جانا چاہا لیکن بیٹے نے باپ کو نہ چھوڑا۔ اور آپ کی بیوی نے فریاد کی۔ آپ نے اُسی وقت آسمان کی طرف منہ کر کے کہا۔ الٰہی اغثنی!

ذاتِ باری تعالیٰ کی تلاش

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک ذاتِ باری تعالیٰ کی تلاش میں رہا لیکن غور کرنے پر معلوم ہوا کہ خود ذات باری تعالیٰ میری متلاشی ہے اور میں اس کا مطلوب ہوں۔ تیس سال کا عرصہ گزر رہا ہے کہ میں جب بھی نام باری تعالیٰ لیتا ہوں تو تین بار منہ کو پانی سے دھو لیتا ہوں۔

عشقِ الٰہی کیا ہے؟

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ہوئی تو آپ نے رابعہ سے فرمایا۔ اے رابعہ کیا تو مجھے دوست رکھتی ہے! عرض کیا یا رسول اللہ! کون ہے جو آپ کو دوست نہیں رکھتا۔ لیکن عشقِ الٰہی نے مجھے اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ بجز اس کے کسی اور کی دوستی کی جگہ میرے دل میں نہیں رہی ہے۔

نفس کی اصلاح کرنا

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ ایک عابد کے ہاں گئے دیکھا کہ عابد ایک درخت کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور اپنے نفس کو کہہ رہا ہے کہ عبادتِ الٰہی میں میری موافقت کر ورنہ میں تجھے اسی طرح سزا دوں گا یہاں تک کہ تو بھوک سے مر جائے گا۔ یہ دیکھ کر آپ نے رونا شروع کر دیا۔ جب عابد نے آپ

کے رونے کی آواز سنی تو کہا کہ وہ کون شخص ہے جو ایسے آدمی پر رحم کھاتا ہے جس کی نیکیاں کم اور گناہ زیادہ ہیں۔ آپ یہ سن کر اس عابد کے پاس گئے اور سلام عرض کرکے کہا کہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ عابد نے کہا ایسا اس لیے کر رہا ہوں کہ میرا یہ جسم عبادت الہٰی میں میرا پورا ساتھ نہیں دیتا اور مخلوق کے ساتھ ملنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھا شاید تم نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہے یا کسی مسلمان کو قتل کیا ہے۔ عابد نے کہا تو نہیں جانتا کہ مخلوق سے ساتھ میل جول رکھنا تمام گناہوں کو دعوت دینا ہے۔ آپ نے عابد سے کہا تو تو بہت پرہیزگار ہے۔ عابد کہنے لگا کیا تو مجھ سے زیادہ زاہد کو دیکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ عابد کہنے لگا اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ آپ اس پہاڑ پر چڑھ گئے۔ دیکھا کہ ایک جھونپڑی میں ایک نوجوان بیٹھا ہے جس کا ایک پاؤں جھونپڑی کے اندر تھا اور دوسرا پاؤں کٹا ہوا دروازے کے باہر پڑا تھا۔ اسے کیڑے کھا رہے تھے۔ میں نے سامنے جا کر سلام کیا اور خیریت پوچھی۔ نوجوان نے کہا ایک دن میں اس جھونپڑی میں بیٹھا تھا کہ ایک نوجوان عورت کا ادھر سے گزر ہوا میرے دل پر فریفتہ ہو گیا اور اسے ملنے کی خاطر ابھی ایک ہی قدم باہر رکھا تھا کہ مجھے ندا آئی کہ تیس سال تک عبادت الہٰی کرنے کے بعد شیطان کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ جب یہ سنا تو میں نے اس پاؤں کو جو دروازے کے باہر پہنچ چکا تھا کاٹ ڈالا اور اب یہاں بیٹھا ہوں۔ دیکھئے اب میرے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے تم مجھ سے جیسے گنہگار شخص کے پاس کیوں آئے ہو۔ اگر تم کسی کامل مرد کو دیکھنا چاہتے ہو تو اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤ لیکن میں تھکاوٹ کی وجہ سے چوٹی پر نہ چڑھ سکا اور نوجوان سے اس کا حال پوچھا تو کہا کہ مدت سے ایک عبادت خانہ بنا کر اسی میں رہتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اس سے جھگڑا کیا کہ انسان کو روزی محنت و مشقت سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ سن کر اس بزرگ نے کہا کہ میں آئندہ کوئی ایسی چیز نہیں کھاؤں گا جس میں کسی مخلوق کے کسب کا دخل ہوگا۔ غرض چند دن گزر گئے کچھ کھایا

اور نہ ہی کچھ پیا۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو اُس کے پاس بھیجا تاکہ اس کے گرداگرد اڑیں اور اُسے شہد دیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان باتوں کو سن کر میرے دل میں ایک درد سا پیدا ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص متوکل علی اللہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا خود کارساز ہو جاتا ہے اس کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اسی اثناء میں جب کہ آپ واپس آ رہے تھے تو دیکھا کہ ایک اندھا پرندہ درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب وہ اندھا پرندہ درخت سے نیچے اُترا تو آپ نے سوچا کہ یہ اندھا پرندہ کہاں سے کھاتا پیتا ہوگا آپ اسی خیال میں تھے کہ اس پرندہ نے چونچ سے زمین کھودی۔ فوراً ہی دو پیالے قدرت الٰہی سے نمودار ہوئیں جن میں دانا اور پانی تھا۔ اندھے پرندے نے اس میں سے پیٹ بھر کر کھایا پیا اور پھر اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ اسی اثناء میں وہ پیالیاں بھی گم ہو گئیں یہ ماجرا دیکھتے ہی آپ کا دل قابو میں نہ رہا اور ذاتِ باری تعالیٰ پر پورا پورا توکل ہو گیا۔

اللہ کا بندہ کون؟

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عرصہ پندرہ سال میں نے سخت مصائب میں گزارے تب جا کر کہیں یہ آواز سنی کہ اس کا بندہ بن تو راحت و آرام میں پڑا ہوا ہے اور اُس کی اطاعت گزاری میں مشغول رہ۔

مرا ہوا گدھا دوبارہ زندہ ہو گیا

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ایک دفعہ حج بیت اللہ کا ارادہ کیا اور جنگل کی طرف چل پڑیں۔ ایک گدھا جو آپ کی ملکیت تھا اس پر اپنا مال و اسباب لاد کر سفر اختیار کیا۔ اتفاق سے وہ گدھا راستے میں مر گیا۔ لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کا مال و اسباب ہم اُٹھا لیں گے مگر آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ میں تمہارے سہارے پر گھر سے نہیں نکلی تھی۔ قافلے والے چلے گئے۔ جب آپ تنہا رہ گئیں تو سربسجود ہو کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الٰہی کیا ایک عاجز و عزیب

عورت کے ساتھ مالک ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں جو تو نے میرے ساتھ کیا مجھے اپنے گھر کی طرف بُلا کر راستہ میں میرا گدھا مار ڈالا اور جنگل بیابان میں میں اکیلی کو چھوڑ دیا۔ ابھی آپ کی مناجات ختم نہ ہوئی تھی کہ گدھا دوبارہ زندہ ہو گیا اور پھر آپ نے اس گدھے پر سامان لادا اور مکہ شریف کی طرف روانہ ہو گئیں۔

حضرت خواجہ حسن بصری اور آتش پرست کا مکالمہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک ہمسایہ جس کا نام شمعون تھا جو آگ کو پوجتا تھا۔ ایک دفعہ سخت بیمار ہوا۔ حالت نزع میں پہنچ گیا تو لوگوں اس کی خبر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو دی۔ آپ یہ سُن کر اس کی خبر گیری کے لیے اس کے پاس گئے۔ دیکھا کہ آگ کے دھوئیں سے اس کا رنگ سیاہ ہو چکا ہے۔ آپ نے آتش پرست سے فرمایا کہ تم نے تمام زندگی آگ اور دھوئیں میں گزار دی اب آخری دم تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام قبول کر لو تاکہ خدا تجھ پر اپنی رحمت کرے۔ آتش پرست نے کہا کہ اسلام قبول کرنے میں تین چیزیں مانع ہیں:

۱۔ اوّل یہ کہ تم دن رات دنیا کی برائی کرتے ہو مگر پھر بھی دن رات دنیا ہی کی طلب میں مشغول رہتے ہو۔

۲۔ دوم یہ کہ موت کو حق سمجھ کر اس کا کوئی سامان نہیں کرتے۔

۳۔ سوم یہ سمجھ کر کہ اللہ کا دیدار میسر ہو گا مگر کام اس کی رضا کے خلاف کرتے ہو۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آشنا لوگوں کی نشانی ہے اگر مومن وں ایسا کرتے ہیں تو تم کیا کرتے ہو۔ تم نے تمام عمر آتش پرستی میں گزار دی مگر میں نے آگ کو نہیں پوجا۔ اگر ذرا آگ میں ہاتھ ڈالیں تو دونوں کو جلا دے گی اور تمھاری ستر سال کی پوجا کا ذرہ بھی خیال نہ کرے گی لیکن میرا خدا اگر چاہے تو آگ کی مجال نہیں کہ میرا

ایک بال بھی جلائے۔ آؤ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالیں تاکہ تجھ پہ آگ کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہو۔ یہ کہہ کر آپ نے آگ میں ہاتھ ڈال دیا اور دیر تک آگ میں رکھا لیکن آگ نے ذرہ بھر بھی ہاتھ کو نہ جلایا۔ شمعون نے جب یہ حال دیکھا تو اس کی حالت بدل گئی اور کہا کہ میری تمام عمر آتش پرستی میں بسر ہوئی اب چند سانس باقی ہیں ان میں کیا کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مسلمان ہو جاؤ۔ شمعون نے کہا آپ اس بات کی تحریر کر دیں اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے عذاب سے بچا لے گا۔ چنانچہ آپ نے شمعون کو تحریر کر دیا اور اس کی خواہش کے مطابق شہر کے معززین کی گواہی بھی درج کرا دی۔ شمعون نے تحریر لے کر اسلام قبول کر لیا اور بہت رویا اور وصیت کی کہ میری موت کے بعد یہ خط میرے ہاتھ میں دے دینا۔ پھر کلمہ محمدی پڑھا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ نے اس کی وصیت پوری کی اپنے ہاتھ سے غسل دے کر قبر میں اُتارا اور تحریر کا کاغذ اس کے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ دیا۔ رات کو آپ ساری رات متفکر رہے کہ میں نے کیا کیا۔ مجھے تو اپنی نجات کا بھی علم نہیں دوسرے کو تحریر کیوں کر لکھ دی۔ اسی فکر میں آپ کی آنکھ لگ گئی تو دیکھا کہ شمعون سنہری تاج سر پر رکھے بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ پوچھا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ یہ اب اپنا تحریر کردہ لے لیں مجھے اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تو وہ تحریر شدہ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے خط کو دیکھ کر بارگاہِ خداوندی میں التجا کی کہ اے الٰہ العالمین تیرے کام محض تیرے فضل سے ہیں کسی علت سے نہیں۔ جب ستر سال کے آتش پرست کو ایک کلمے کے عوض بخش دیا تو مومن کو کب محروم رکھے گا۔

ناپ تول میں کمی کرنے کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام مالک بن دینار کسی شخص کی خبر گیری کے

لیے گئے۔ دیکھا کر قریب المرگ ہے آپ نے کلمہ شہادت پڑھنے کو کہا مگر اس نے نہ پڑھا۔ ہر چند وہ کلمہ شریف پڑھنے کی کوشش کرتا مگر اس کی زبان سے ماسوا دس گیارہ کے لفظ سے اور کوئی لفظ نہ نکلتا۔ اور آپ سے کہنے لگا حضور! جب میں کلمہ پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو آگ کا ایک پہاڑ مجھ پر حملہ کرنے کے لیے بڑھتا ہے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا کام کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ یہ ناپ تول میں کمی کرتا تھا۔ اور دھوکہ سے مال لیا دیا کرتا تھا۔

من و سلویٰ کا حصول

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ بھی آپ کی طرح یکتائے زمانہ تھیں جو آپ کے پاس ہی رہا کرتی تھی۔ عبادت و ریاضت کر کے عارف و کامل بن گئی تھیں۔ ایک دن قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے جب ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى پر پہنچیں تو ذات باری تعالیٰ کی طرف خطاب کر کے کہا کہ تو نے بنی اسرائیل پر تو من و سلویٰ بھیجا لیکن محمدیوں پر نہ بھیجا۔ مجھے تیری خدائی کی قسم جب تک میرے پاس سلویٰ نہ بھیجے گا میں ہرگز نہ بیٹھوں گی۔ اسی وقت سلویٰ کا نزول شروع ہو گیا۔ یہ دیکھ کر وہ اسی وقت جنگل کی طرف نکل گئیں اور پھر کسی نے انہیں نہ دیکھا۔

حضرت بایزید بسطامی کی باطنی قوت کا ظہور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں وقت کا شیخ اور پیر ہوں۔ لیکن جب ذرا اور غور کیا تو ایسا معلوم ہوا میں نے یہ الفاظ کہنے میں سخت غلطی کی ہے۔ یہ خیال آتے ہی آپ فوراً اٹھے اور خراسان کی طرف چل دیئے۔ ایک منزل پر پہنچ کر آپ بیٹھ گئے اور قسم کھائی کہ جب تک اللہ تعالیٰ

کن ایسے آدمی کو نہ بھیجے جو یہاں آکر میری حیثیت مجھ پر واضح نہ کر دے میں ہرگز نہیں اٹھوں گا۔ چنانچہ تین دن رات اسی حالت میں گزر گئے۔ چوتھے دن ایک اجنبی آدمی کو اونٹ پر سوار اپنی طرف آتے دیکھا۔ غور سے دیکھا تو واقف معلوم ہوا۔ جب وہ نزدیک آیا تو میں نے اونٹ کی طرف اشارہ کیا کہ ٹھہر جائے۔ اسی وقت اونٹ کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور سوار نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا کیا تمہاری خواہش ہے کہ میں اپنی بند آنکھ کو کھول دوں اور کھلی آنکھ بند کر دوں اور شہر بسطام کو معہ اہالیان شہر اور بایزید کے غرق کر دوں۔ یہ الفاظ سنتے ہی آپ کے ہوش اڑ گئے۔ آپ نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ جب تم نے عہد کیا تو میں تین ہزار فرسنگ پر تھا۔ وہاں سے آیا ہوں۔ پھر یہ کہہ کر کہ بایزید اپنے دل کی طرف خیال رکھ منہ کو پھیرا اور واپس چلا گیا۔

درخت سونے کا بن گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ ساتھیوں کے ساتھ حج کو جا رہے تھے۔ راستے میں جا کر ساتھی کہنے لگے کہ ہمارے ہاں سے زادِ راہ ختم ہو گیا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ ذات باری تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور پھر فرمایا کہ اگر تم لوگ مال کے متلاشی ہو تو فلاں درخت کی طرف دیکھو۔ درخت کی طرف دیکھنے کی دیر تھی کہ درخت سونے کا بن گیا۔

دنیا کا مال ہلاکت کا سبب ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے وزیر جس کا نام فضیل برمکی تھا بات کر کہا کہ مجھے کسی کامل مرد کے پاس لے چل کیونکہ میری طبیعت اس شان و شوکت سے اکتا گئی ہے میں کچھ روحانی سکون حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ فضیل برمکی خلیفہ کو

ہمراہ لے کر سفیان عیینہ کے درِ دولت پر حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آواز آئی کون ہے؟ جواب ملا کہ امیر المومنین۔ تب سفیان نے کہا کہ تم نے مجھے پہلے کیوں خبر نہ دی تاکہ میں خود اُن کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ خلیفہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ جیسے صاحب کی مجھے تلاش ہے یہ اُن میں سے نہیں ہے۔ یہ الفاظ سن کر سفیان نے کہا امیر المومنین کو فضیل بن عیاض کے پاس جانا چاہیئے۔ خلیفہ اور اُن کے وزیر دونوں نے حضرت فضیل بن عیاض کے دروازے کو آکر کھٹکھٹایا۔ اندر سے آواز آئی کون ہے؟ جواب ملا کہ امیر المومنین۔ پھر آپ نے کہا کہ امیر المومنین کو میرے ساتھ کیا کام ہے؟ اور مجھے امیر المومنین سے کیا کام؟ میری توجہ کو تبدیل نہ کیجیئے فضیل برمکی نے کہا کہ صاحب امر کی اطاعت واجب ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر فضیل برمکی نے کہا کہ اجازت سے اندر آئیں یا حکم سے۔ آپ نے فرمایا اگر آپ حکم سے آنا چاہتے ہیں تو یہ تمہاری مرضی۔ چنانچہ امیر المومنین اندر داخل ہو گیا لیکن آپ نے چراغ گل کر دیا تاکہ ان کا چہرہ نظر نہ آسکے۔ اسی اثناء میں خلیفہ کا ہاتھ آپ کے جسم سے چھو گیا۔ آپ نے فرمایا ہاتھ کیسا نرم ہے بشرطیکہ دوزخ سے محفوظ رہے۔ یہ کہہ کر آپ نماز کے لیئے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو امیر المومنین نے کہا کہ کچھ بات تو کیجیئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا اُس نے درخواست کی کہ مجھے کسی قوم پہ حاکم کر دیں۔ چنانچہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں تمہارے نفس کا امیر کیا کیونکہ حکومت قیامت کے دن ندامت کا موجب ہوگی۔ خلیفہ نے کہا کچھ ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا حضرت عمر بن عبدالعزیز کو تخت نشین کیا گیا تو آپ نے چند اکابرین کو بلا کر کہا کہ مجھے اس اہم بوجھ کے نیچے دبا دیا گیا ہے اب میری نجات کیسے ہو سکتی ہے۔ ایک نے کہا کہ اگر تم کل بروز محشر نجات حاصل چاہتے ہو تو ہر بوڑھے مسلمان کو اپنا باپ سمجھو، جوانوں کو اپنا بھائی اور

چھوٹوں کو بیٹوں کی مانند، عورتوں کو ماں، بہن اور بیٹی سمجھو اور ان سے اچھا سلوک کرو۔ یہ سن کر خلیفہ نے کہا کچھ اور ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا تمام اسلامی علاقہ تمہارا گھر ہے اور رعایا اولاد۔ والدین کے ساتھ احسان، بھائیوں کے ساتھ محبت اور اولاد کے ساتھ نیکی کرو۔ مجھے ڈر ہے کہ تمہارا خوبصورت جسم دوزخ کی آگ میں نہ جلے۔ خلیفہ نے کہا کچھ اور ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور قیامت کی جواب دہی کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھو۔ تجھ سے ایک ایک آدمی کے متعلق حساب لیا جائے گا۔ اگر کسی گھر میں کوئی عاجز عورت رات کو بھوکی سوئی تو قیامت کے روز وہ تمہارا دامن پکڑے گی۔ خلیفہ ان باتوں کو سن کر روتا رہا یہاں تک کہ بیہوش ہو گیا۔ یہ حالات دیکھ کر فضیل بن یحییٰ نے کہا کہ اب بس کرو تم نے تو امیر المؤمنین کو مار ہی ڈالا ہے۔ آپ نے فرمایا اے ہامان چپ رہ۔ میں نے اسے نہیں مارا بلکہ تم نے اور تمہاری قوم نے اسے مارا ہے۔ یہ بات سن کر خلیفہ کی گریہ زاری اور بڑھ گئی اور اپنے وزیر سے کہا کہ یہ مجھے فرعون سمجھتے ہیں اس لیے تجھے ہامان کے نام سے مخاطب کیا گیا۔ پھر خلیفہ نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کی کوئی حاجت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں خدا کا مقروض ہوں اور اس کی عبادت و اطاعت فرض ہے۔ خلیفہ نے کہا میرا مقصد تو مخلوق کے متعلق تھا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس کی عطا کی ہوئی نعمت کافی ہے اور کوئی حاجت نہیں ہے۔ اس کے بعد خلیفہ نے ایک ہزار درم کی تھیلی پیش کی اور کہا کہ یہ نقد رقم حلال ہے قبول فرمایئے آپ نے جواب دیا کہ افسوس میری ساری نصیحت بے کار گئی اور تم پر ذرا برابر بھی اثر نہ ہوا۔ میں تجھے نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تو مجھے ہلاکت میں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ سب کچھ حقداروں کو دینا چاہیئے اور تو اس کو دیتا ہے جسے نہ دینا چاہیئے۔ اس کے بعد خلیفہ وہاں سے واپس ہوا اور کہا کہ فضیل حقیقت میں مرد مومن ہے۔

حضرت امام جعفر صادق اور خلیفہ منصور کا مکالمہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ منصور نے ایک رات اپنے وزیر سے کہا کہ جاؤ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر لاؤ تاکہ میں انہیں قتل کروں۔ وزیر نے کہا کہ کیا وہ صادق جو گوشہ نشین ہو کر یادِ الٰہی میں مستغرق ہے اور کسی غیر سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ وزیر کی یہ بات سن کر خلیفہ منصور وزیر سے غصہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ اُسے ہی ساتھ لاؤ تاکہ میں اسے قتل کروں۔ وزیر نے خلیفہ منصور کو ہر طرح سے منع کیا مگر وہ نہ مانا۔ مجبوراً وزیر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے گیا۔ خلیفہ نے اپنے ملازموں سے کہا کہ جب بھی امام صاحب تشریف لائیں اور میں اپنے سر سے ٹوپی اتار دوں تو تم اسی وقت تلوار سے اُس کا خاتمہ کر دینا۔ جب آپ تشریف لائے تو خلیفہ تعظیماً سیٹ سے اٹھا بڑی عزت و آبرو کے ساتھ استقبال کیا اور کرسئ صدارت پہ آپ کو بٹھا کر غلاموں کی طرح ہاتھ باندھ کر نیچے بیٹھ گیا۔ ملازم سخت حیران و پریشان ہوئے۔ خلیفہ نے آپ سے خدمت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ آئندہ تم مجھے مت بلانا تاکہ میری عبادت میں خلل نہ آئے۔

خلیفہ منصور نے نہایت عاجزی سے بصد عزو اکرام سے آپ کو رخصت کیا اسی وقت خلیفہ پہ لرزہ طاری ہوا اور بے ہوش ہو گیا اور تین دن تک مسلسل بے ہوش رہا۔ جب خلیفہ ہوش میں آیا تو وزیر نے بیہوشی کی وجہ پوچھی تو خلیفہ نے کہا کہ جب امام صاحب اندر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدھا آپ کے ساتھ ہے اور زبانِ حال سے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اگر تو نے امام صاحب کو ذرہ بھی تکلیف دی تو تجھے نگل جاؤں گا۔ چنانچہ اس کے خوف سے لرز کر یہ کردار کیا اور بیہوشی کا اصل سبب بھی یہی ہے۔

بصرہ میں آگ لگ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شہر بصرہ میں آگ لگ گئی تو حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا عصا اور جوتیاں پکڑیں اور کوٹھے پر چڑھ گئے اور دیکھنے لگے کہ لوگ رنج اور تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور اُن کے اضطراب کو دیکھا کہ کوئی اسباب نکال رہا ہے اور کوئی جل رہا ہے، کوئی بھاگ رہا ہے۔ آپ یہ منظر دیکھ کر فرمانے لگے کہ ایسا ہی حال بروز حشر ہوگا۔

دوسروں کے لیے دعائے بخشش

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں رہ کر ہمیشہ رات کو ایسے موقع کی تلاش میں رہتا تھا کہ بیت اللہ شریف خالی ہو۔ ایک رات سخت بارش ہو رہی تھی خانہ کعبہ میں صرف میں ہی طواف کر رہا تھا۔ میں نے موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے کعبہ کے حلقہ میں ہاتھ ڈالا اور گناہوں سے پاک ہونے کے لیے دعا کی۔ ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ میری مخلوق مجھ سے یہی چاہتی ہے اگر میں سب کی بخشش کر دوں تو میری جباری و غفاری کہاں رہ جائے گی۔ پھر میں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی الہیٰ صرف میرے گناہوں کو درگزر فرما دے۔ پھر ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ دوسری تمام مخلوق کے متعلق ہمارے ساتھ گفتگو کرو لیکن اپنے بارے میں میرے سامنے کوئی سوال نہ کر اس لیے کہ تیرے لیے زیبا ہے کہ دوسروں کے لیے بخشش کی دعا کرے۔

گولی یاقوت بن گئی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سوداگر جو بہت مالدار تھا اس کا لڑکا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے ایک لاکھ کا ورثہ پایا ہے۔ جو میرا خیال ہے کہ میں وہ سب کی سب رقم آپ پر خرچ کروں۔

آپ نے پوچھا تو بالغ ہے۔ اُس نے کہا کہ نہیں۔ پھر فرمایا تو خرچ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ جب وہ لڑکا بالغ ہُوا تو اُس نے آپ کی بیعت کی اپنی تمام جائیداد فی سبیل اللہ تقسیم کر دی۔ اس کے پاس باقی کچھ نہ بچا۔ ایک دن اس شخص کا گزر فقیروں کے ایک گروہ کے پاس سے ہُوا۔ درویشوں نے اپنی حاجت ظاہر کی۔ مگر اب اُس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس نے ایک آہ بھر کر کہا کہ افسوس ایک لاکھ دینار۔ اور کہاں ہیں کہ میں وہ بھی ان درویشوں میں خرچ کر دوں۔ اُس لڑکے کی یہ افسوس ناک بات آپ نے بھی سُن لی۔ اور خیال کیا کہ بچہ ابھی خام ہے اس کے دل میں دنیا کی محبت ابھی باقی ہے۔ اُسے آپ نے تین درم دیئے اور فرمایا کہ فلاں عطار کی دکان سے فلاں دوا خرید لاؤ۔ وہ لڑکا لے آیا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ اسے خوب باریک پیس کر تین گولیاں بناؤ اور ہر گولی میں سوئی سے سوراخ کر کے لے آؤ۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے ان گولیوں کو ہاتھ میں لے کر ملا اور دم کیا۔ وہ تینوں گولیاں فوراً اعلیٰ درجہ کی یاقوت بن گئیں۔ آپ نے لڑکے کو دے کر کہا کہ انہیں بازار میں لے جا کر ان کی قیمت دریافت کرو۔ مگر فروخت نہ کرنا۔ جب وہ بازار میں لے گیا تو جوہریوں نے ایک ٹکڑے کی قیمت ایک ایک لاکھ دینار بتائی لڑکے نے واپس آکر تمام کیفیت بیان کی۔ آپ نے حکم دیا کہ ان تینوں ٹکڑوں کو کاٹ کر ریزہ ریزہ کر کے پھینک دو۔ جب وہ ایسا کر چکا تو فرمایا کہ یہ لوگ جو درویش قسم کے ہوتے ہیں روٹی سے بھوکے نہیں ہوتے بلکہ ان کی عادت ہے لڑکے نے توبہ کی اور اس کی نظر میں دنیا کی کچھ بھی قیمت نہ رہی۔

غیر خدا کا استقبال کرنے کی سزا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دوران صحرا نوردی میں

جب میرا گزر فرات العراق سے ہوا تو میں نے ستر فقیروں کو دیکھا جو اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر چکے تھے۔ ان میں سے ایک فقیر ایسا تھا جس میں کچھ سانس باقی تھے میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اس نے کہا اے ابراہیم اپنے بیٹھ پانی اور محراب کا لازم جاننا۔ دور نہ جا مجبور ہو جائے گا۔ نزدیک نہ آو کہ اٹھ سے گا۔ کوئی ایسا شخص نہ ہو جو بساط سلاطین پر گستاخی کرے۔ ایسے دوست سے ڈر جو حاجیوں کا قربان دم اور حرم میں قتل کرتا ہے اور حاجیوں سے جنگ کرتا ہے۔ تجھے واضح ہو کہ ہم صوفیوں کے گروہ میں سے تھے۔ ہم نے محض توکل علی اللہ پر اس صحرا میں قدم رکھا اور عہد کیا کہ کسی سے ہرگز بات نہ کریں گے اور نہ ہی کسی سے خوف کھائیں گے ماسوا ذات باری تعالیٰ کے اور نہ ہی کسی اور کی طرف توجہ کریں گے۔ چنانچہ جب ہم جنگل طے کر کے بیت الحرام کے نزدیک پہنچے تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے سلام کیا اور خوش ہوئے اور اپنی سعی کو مشکور و منظور سمجھ کر خدا کا شکر ادا کیا اور کہا کہ ایسا برگزیدہ آدمی ہماری ملاقات اور استقبال کو آیا۔ اسی وقت بارگاہِ خداوندی سے ہماری جانوں کو حکم ہوا کہ کذابو تمہارا اقرار یہی تھا کہ مجھے فراموش کر دو اور غیر کے ساتھ مشغول ہو جاؤ۔ میں اس قصور کے بدلے میں تمہاری جان نکالوں گا اور تمہارا خون گراؤں گا۔ اے ابراہیم! یہ سب مردے جو تمہارے سامنے ہیں۔ اسی کے سوختہ ہیں اگر تجھے بھی ایسا ہی خیال ہے تو قدم آگے بڑھا ورنہ اسی جگہ سے واپس ہو جا۔ ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ یہ ماجرا دیکھ کر میں بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم ابھی تک زندہ ہو۔ اس نے کہا کہ میں ان کی نسبت ذرا کمزور تھا۔ پختہ ہونے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ کہا اور جان قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

اصلی شہر قبرستان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل میں جا رہے تھے

راستہ میں ایک سپاہی سے ملاقات ہوئی۔ اُس نے آپ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا میں بندہ ہوں۔ اُس نے پوچھا آدمی کس طرف گیا ہے۔ آپ اُسے قبرستان کی طرف لے گئے۔ اُس نے کہا کہ تم نے مجھ سے مذاق کیا۔ یہ کہہ کر اُس نے آپ کو خوب مارا اور گلے میں رسی ڈال کر گاؤں میں لایا۔ لوگوں نے کیفیت دیکھ کر سپاہی کو ڈانٹا کہ یہ تو حضرت ابراہیم ادہم ہیں۔ وہ آپ کے قدموں میں گر پڑا اور معذرت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں تک میرا اور تیرا تعلق ہے میں نے تجھے معاف کیا اور میں تمہارے حق میں دعا کرتا ہوں کیونکہ تیرا یہ سلوک میرے لیے باعثِ رحمت بنا۔ پھر اُس کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا ہر ایک بندہ خدا کا بندہ ہے اور آبادی قبرستان کی طرف ہے۔ کیونکہ ہر روز وہ آباد ہوتا جاتا ہے اور شہر برباد ہوتے رہتے ہیں۔

لفظ ذوالنون کی وجہ تسمیہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کی طرف گئے۔ وہاں کشتی میں لوگ بیٹھے تھے۔ آپ بھی کشتی میں سوار ہو گئے۔ اتفاقاً ایک سوداگر کا کشتی میں موتی گم ہو گیا۔ سب لوگوں نے آپ پر ہی شک کیا اور سخت تکلیف دی۔ آپ خاموش رہے۔ جب اُنہوں نے آپ کو بہت زیادہ تکلیف دی تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ اے اللہ تو ہر چیز سے واقف ہے۔ ابھی آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ ہزاروں مچھلیاں سطحِ آب پر آئیں اور ہر ایک مچھلی کے منہ میں ایک ایک موتی تھا۔ آپ نے فوراً ایک مچھلی کے منہ سے موتی لے کر ان لوگوں کو دے دیا۔ کشتی میں لوگ یہ ماجرا دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئے اور معذرت کرنے لگے۔ اُسی دن سے آپ کا نام ذوالنون مشہور ہو گیا۔

نعمتِ دنیا اور قربِ الٰہی میں فرق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے بات

دن اور رات تک روزہ افطار نہ کیا اور نہ ہی سوئیں ۔ ساتویں دن بھوک نے غلبہ کیا۔ نفس نے کہا کہ تو مجھے کب تک مصائب میں مبتلا رکھے گی۔ اتنے میں ایک شخص نے آکر آواز دی اور کھانا دے گیا۔ آپ نے لے کر رکھ لیا اور چراغ روشن کرنے لگی۔ اتنے میں ایک بلی نے آکر کھانا گرا دیا۔ پھر آپ نے پانی کا کوزہ لاکر روزہ افطار کرنا چاہا مگر جب پانی لے کر آئیں تو چراغ گل ہو گیا۔ اسی وقت آپ نے پانی پینا چاہا لیکن کوزہ گر کر ٹوٹ گیا۔ آپ نے افسردہ ہو کر کہا الٰہی یہ کیا راز ہے۔ پھر آپ نے غیب سے آواز سنی کہ رابعہ اگر تو چاہتی ہے کہ دنیا کی نعمت تم پر وقف کر دوں ۔ تو اپنا غم تیرے دل سے واپس لے لوں گا۔ کیونکہ میرا غم اور دنیا کی نعمت ایک دل میں جمع ہونا ناممکن ہے۔ رابعہ تیری بھی مراد ہے اور میری بھی ایک مراد ہے ۔ دونوں مرادیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ آپ نے جب یہ آواز سنی تو فرمایا کہ میں نے دل کو دنیا سے بالکل ہی قطع کر دیا اور امید کو مختصر کر دیا اور یہ بھی کہ یہ میری آخری نماز ہے اور خلقت سے اس طرح قطع تعلق کر لیا کہ جب دن ہوتا تب تو اس خوف سے کہ مبادا دنیا مجھے اپنے میں مشغول کر لے دعا گو ہوں کہ الٰہی مجھے اپنے ذکر میں مشغول رکھ تاکہ کوئی مجھے تیرے شغل سے باز نہ رکھ سکے۔

حضرت رابعہ بصری اور دیدار الٰہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے لوگوں نے دریافت کیا کہ جس کی آپ عبادت کرتی ہیں کیا اسے کبھی دیکھا بھی ہے۔ فرمایا اگر نہ دیکھتی تو اس کی عبادت کیسے کرتی۔

حضرت ابراہیم ادہم اور حضرت خضر کا مکالمہ

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلخ کے بڑے عظیم الشان شہنشاہ تھے اور

بڑی شان و شوکت سے حکومت کرتے تھے۔ ایک رات آپ اپنے محل میں سوئے ہوئے تھے کہ آدھی رات کے وقت آپ اچانک نیند سے بیدار ہو گئے معلوم معلوم ہوا کہ ایک آدمی چھت پر ٹہل رہا ہے۔ پوچھا کون ہے اور یہاں اس وقت کیا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں یہاں پر میرا اونٹ گم ہو چکا ہے اُسے تلاش کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ شاہی محلات کی چھتوں پر اونٹ آجائیں اس آدمی نے جواب دیا بس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جامہ اطلس پہن کر عیش و عشرت میں خدا مل جائے۔ یہ جواب سن کر آپ کے دل میں ایک خوف سا پیدا ہو گیا۔ دوسرے دن پھر آپ دربار عام میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ تخت پر تشریف فرما تھے کہ یکایک ایک بارعب آدمی اندر داخل ہوا۔ امیروں، وزیروں اور غلاموں میں سے کسی میں یہ جرأت پیدا نہ ہوئی کہ اس طرح اندر آنے کی وجہ دریافت کی جائے۔ وہ شخص تیز رفتاری سے آپ کے تخت تک پہنچ گیا۔ آپ نے نہایت تعجب سے پوچھا کہ تو کون ہے اور یہاں کس لیے آیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اس سرائے میں ذرا ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ سرائے نہیں ہے شاہی محل اور دربار ہے۔ وہ شخص کہنے لگا کہ آپ سے پہلے اس محل میں کون رہتا تھا۔ فرمایا میرا باپ۔ پھر کہا کہ اس سے پہلے کون تھا فرمایا میرا دادا۔ حتیٰ کہ کئی پشتوں تک پہنچ کر اس نے پوچھا کہ آپ کے بعد یہاں کون رہے گا۔ فرمایا میری اولاد۔ پھر اس شخص نے کہا کہ ذرا خیال کرو جس مکان میں اتنے لوگ آئیں اور چلے جائیں لیکن مستقل کوئی بھی نہ رہ سکے تو یہ مقام سرائے نہیں تو اور کیا ہے یہ کہہ کر وہ باہر آ گیا لیکن آپ کے دل میں رات کے واقعہ سے ایک آگ سی لگی ہوئی تھی۔ اس معاملہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ آپ تنہا اس کے پیچھے دوڑے اور اسے پکڑ کر پوچھا کہ تم کون ہو۔ وہ شخص بولا کہ میں خضر ہوں۔ یہ سنتے ہی آپ کا درد اور بڑھ گیا۔ چنانچہ سلطنت میں واپس آ کر بیٹھ گئے مگر آرام میسر نہ تھا۔ آخر اسی حالت میں ایک دن شکار کے لیے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے اور ساتھی اللہ کی حکمت کہ

راستے ہی سے جُدا ہو گئے۔ ہاتف غیبی سے ندا ہوئی کہ اے ابراہیم اُس وقت سے پہلے جاگو ہبادا تمہیں موت کے ذریعے جگایا جائے گا۔ پھر ایک ہرن کو دیکھ کر آپ نے شکار کرنا چاہا مگر حکمت الٰہی سے ہرن بولا کہ تم مجھے شکار نہیں کر سکتے بلکہ خود شکار ہو جاؤ گے کیا تمہارے لیے کوئی اور مشغلہ نہیں ہے۔ یہ باتیں سن کر آپ کے دل میں خوف خداوندی اس قدر طاری ہوا کہ قدرت الٰہی سے آپ کی باطنی آنکھ بھی روشن ہو گئی اور برکات الٰہی کا نزول ہونے لگا۔ آپ نے پھر شہنشاہیت کو چھوڑ کر فقیرانہ لباس بدل کر شہر سے باہر جنگل کی راہ لی۔

بادشاہی چھوڑ کر اور جامۂ فقر زیب تن فرما کر جنگلوں اور صحراؤں سے گزر کر آپ نیشاپور پہنچ گئے۔ وہ ایک غار جو نہایت خطرناک تھی اس میں عرصہ نو برس ریاضت میں مشغول رہے۔ ہر جمعہ کے دن غار سے باہر تشریف لاتے۔ لکڑیاں جنگل سے اکٹھی کر کے نیشاپور میں فروخت کر کے آدھی رقم فی سبیل تقسیم کر دیتے اور آدھی رقم اپنے تصرف میں لاتے۔

جانوروں کا بھاگ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا پہاڑ پر تشریف لے گئیں تو ہرن اور دوسرے جنگلی جانور وغیرہ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اتنے میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس طرف آنکلے۔ چنانچہ انہیں دیکھتے ہی سب کے سب جانور بھاگ گئے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور وجہ پوچھی۔ حضرت رابعہ نے کہا کہ آپ نے آج کیا کھایا تھا۔ جواب دیا کہ آہو کی چربی۔ فرمایا جب تم نے اُن کی چربی کھائی تو وہ تم سے کیوں نہ بھاگتے۔

بزرگانِ حرم کا استقبال کرنا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک صحرانوردی میں

آہ وزاری کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچے۔ آپ کی آمد کی خبر بزرگان حرم کو بھی کسی ذریعے سے ہو گئی۔ وہ سب لوگ آپ کے استقبال کے لیے آئے۔ جب کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اپنے آپ کو قافلے سے ذرا آگے بڑھا لیا اور ان سے علیحدہ ہو گئے تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ سکے۔ بزرگان حرم کے خدمت گاروں نے جو آگے آگے تھے۔ آپ سے پوچھا کہ ابراہیم ادہم نزدیک ہی ہیں کیونکہ بزرگان حرم ان کے استقبال کے لیے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بزرگ لوگ اس زندیق سے کیا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر ان لوگوں نے آپ کو پیٹا اور کہا کہ تو اپنے بزرگ کو زندیق کہتا ہے زندیق تو تو خود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی تو یہی کہتا ہوں۔ جب وہ لوگ آپ کے پاس سے گزر گئے تو آپ نے اپنے نفس کو مخاطب کیا اور کہا کہ تو نے اپنے کیے کی سزا پالی۔ خدا کا شکر ہے کہ میں نے تجھے اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اور تو مشائخین حرم کا لطف نہ اٹھا سکا۔ پھر آپ حرم شریف میں مقیم ہو گئے۔ آپ ہمیشہ اپنی محنت سے کمایا اپنا اور اپنے یاروں کا پیٹ پالتے رہے۔ کبھی آپ کھیتوں کی رکھوالی کرتے اور کبھی جنگل سے جا کر لکڑیاں کاٹ لاتے اور فروخت کر کے گزر اوقات کرتے تھے۔

کشتی کا غرق ہونے سے بچ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک کشتی میں سوار تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک زبردست لہر کشتی کی طرف آئی۔ آپ نے فوراً قرآن کریم شاکر سلت کیا اور کہا الٰہی کیا تو ایسی حالت میں ہمیں غرق کرے گا جب تیرا کلام پاک ہمارے درمیان ہے۔ اسی وقت وہ لہر اور دریا کا جوش مدہم پڑ گیا۔

اُمت کے لیے بخشش کی دعا

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میری اُمت میں ایک ایسا مرد ہے جس کی سفارش سے اللہ تعالیٰ میری اُمت کے اس قدر گنہگاروں کو قیامت کے دن بخش دے گا جس قدر قبیلہ ربیع و مضر کی بھیڑوں کے بال ہیں۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے اور کہاں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اویس اس کا نام ہے قرن میں جو علاقہ یمن میں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے باطنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ صحابہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کوئی ایسا دوست بھی ہے جو آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا آپ نے فرمایا ہاں اویس۔ وہ کیونکر۔ فرمایا وہ اس لیے کہ غلبۂ حال اور تعظیم شریعت اس کی والدہ ضعیفہ، نابینی اور مومنہ ہے۔ وہ شتربانی کر کے اس کی خدمت بجا لاتا ہے۔ پھر سوال کیا کہ کیا ہم اس کی زیارت کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں البتہ عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب انہیں دیکھیں گے۔ اس کے بائیں ہاتھ اور پہلو پر درم کے برابر ایک سفید داغ ہے لیکن وہ برص کا داغ نہیں۔ جب تم اس سے ملو تو میرا سلام کہنا اور میری اُمت کے حق میں دعا کے لیے التماس کرنا۔

ایک عورت اور حضرت حسن بصری

ایک دفعہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عورت کو دیکھا جو ننگے منہ اور ننگے سر غصہ میں بھری ہوئی شوہر کی شکایت لے کر میرے پاس آئی۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ اپنا سر اور منہ ڈھانپ لو۔ عورت نے جواب دیا کہ میں ایک مخلوق کی محبت میں اس قدر سرشار ہوں کہ مجھے اپنے تن بدن کی بھی ہوش نہیں یا حضرت اگر آپ نہ بتاتے تو مجھے برہنگی کا علم نہ ہوتا اور میں اسی طرح

بازار چلی جاتی مگر تعجب ہے کہ باوجودیکہ آپ خالق کی دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں آپ نے مجھے ننگے منہ اور ننگے سر کس طرح دیکھ لیا۔

بارگاہِ الٰہی سے کپڑوں کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیلے ہی کہیں جا رہے تھے اور زبان پر ذکرِ الٰہی بھی جاری تھا۔ کوئی دل جلا آدمی بھی آپ کے پیچھے پیچھے پیدل آ رہا تھا وہ بھی ذکرِ الٰہی میں کر رہا تھا۔ آپ نے بارگاہِ الٰہ العالمین میں عرض کیا کہ یا اللہ میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ فوری طور پر بارگاہ خداوندی میں آپ کی دعا مقبول ہوئی اور کپڑوں کا جوڑا عنایت ہوا۔ جنھیں آپ نے پہن لیا۔ اسی وقت وہ دل جلا جو آپ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا سامنے آ کر کہنے لگا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں شامل تھا اس لیے آپ اپنے پرانے کپڑے مجھے دے دیں۔ آپ نے فوراً اسے اپنے پرانے کپڑے دے دیئے۔

خاندانِ نبوت کی سخاوت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن کسی شخص کی روپوں کی تھیلی گم ہو گئی۔ اس نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آ کر کہا کہ آپ نے ہی میری روپوں کی تھیلی گم کی ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہاری تھیلی میں کتنے روپے تھے۔ اس نے کہا میری تھیلی میں ایک ہزار روپیہ تھا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور دو ہزار روپے اسے دے دیئے۔ جب وہ شخص اپنے گھر واپس آیا تو اسے اس کی گم شدہ تھیلی مل گئی۔ وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت طلب کی اور دو ہزار روپیہ واپس کرنا چاہا۔ آپ نے فرمایا ہم دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے۔ اس شخص نے لوگوں سے آپ کے متعلق دریافت کیا۔ جب لوگوں نے آپ کا تعارف کرایا تو وہ شخص بہت شرمسار ہوا۔

ظلم کا انسداد کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ اے شیخ میں اپنی ذات پر بہت ظلم کر چکا ہوں۔ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں جس پر میں عمل کروں اور راہِ نجات حاصل کر سکوں۔ آپ نے فرمایا اگر تم قبول کرو تو میں تمہیں چھ باتیں بتاؤں اگر تم نے ان پر عمل کیا تو تجھے کسی قسم کا بھی نقصان نہیں پہنچے گا:

اول یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو اور گناہ کا کام سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی مت کھاؤ۔

اس نے کہا کہ پھر کہاں سے کھاؤں

فرمایا کہ:

یہ تیرے لیے زیبا نہیں کہ تو اس کا دیا ہوا رزق کھا کر اس کی نافرمانی کرے۔

دوم یہ کہ جب گناہ یا نافرمانی کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے ملک یا بادشاہت سے باہر نکل کر گناہ کرو۔

اس نے کہا کہ ساری کائنات تو اسی کی ہے کوئی کہاں جائے

فرمایا کہ:

یہ کہاں مناسب ہے کہ اس کے ملک میں رہ کر اس کی نافرمانی کی جائے۔

سوم یہ کہ گناہ والی جگہ جا جائے جہاں وہ دیکھ نہ سکے۔

عرض کیا یہ ناممکن ہے وہ تو دلوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہے۔

فرمایا کہ:

وہ جب رزق اس کا کھاؤ اور اس کے ملک میں رہو اور نافرمانی بھی اسی کی کرو یہ کیسے ممکن ہے۔

چہارم یہ کہ جب موت کا فرشتہ آئے تو اس کو کہو کہ ذرا توبہ کرنے کی مہلت دے دے۔

عرض کیا یہ بھی ناممکن ہے وہ میرا کہنا نہیں مانے گا

فرمایا کہ:

جب یہ حالت ہے تو اس کے آنے سے پہلے توبہ کر لینی چاہیے۔

پنجم یہ کہ جب قبر میں منکر نکیر آئیں تو انھیں باہر نکال دے۔

کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

فرمایا کہ:

پھر ان کے سوالات کا جواب دینے کے لیے تیار رہو۔

ششم یہ کہ قیامت کے دن حساب کتاب ہو چکنے کے بعد جب گنہ گاروں کو دوزخ کی طرف بھیجا جانے لگے تو دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا۔

کہا یہ بھی ناممکن ہے؟

فرمایا کہ:

تو پھر گناہ مت کر۔

اہل قبور کا آپس میں جھگڑنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک قبرستان سے گزرے اور دیکھا کہ اہل قبور آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی الٰہی! مجھے ان کی حالت سے آگاہ فرما۔ ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ انہیں سے دریافت کرے۔ آپ نے اُن سے دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ ہوا کسی اللہ کے بندے نے ادھر سے گزرتے ہوئے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخشا۔ وہ ثواب ہم آج سات دن سے آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔

والدہ کی اطاعت کا صلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک رات حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ نے فرمایا۔ بیٹا! آدھا دروازہ کھول دو۔ یہ کہہ کر آپ محوِ خواب ہو گئیں۔ آپ حیران تھے کہ کونسا دروازہ دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا کھولوں۔ اسی حیرانی میں تھے کہ والدہ محترمہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کر بیٹھوں۔ دروازے ہی میں کھڑے کھڑے تمام رات گزر گئی۔ صبح کے وقت آپ نے دیکھا کہ جس چیز کی آپ کو تمنا تھی وہ دروازہ سے اندر داخل ہو گئی۔

اللہ کے نام کا ادب کرنے سے ولایت کا حصول

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک روز حالتِ نشہ اور مستی کے عالم میں کہیں جا رہے تھے۔ اسی حالت میں آپ کو ایک کاغذ کا ٹکڑا نظر پڑا جس پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کاغذ کے ٹکڑے کو اٹھا کر صاف کیا اور پھر عطر چھڑک کر معطر کیا اور ایسی جگہ رکھا جہاں بے ادبی نہ ہو۔ اسی رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آدمی کو ذاتِ باری تعالیٰ سے حکم ہو رہا ہے کہ تم جا کر بشر حافی کو کہہ دو کہ تم نے ہمارے نام کی عزت کی اور اسے معطر کر کے بلند جگہ پر رکھا ہم بھی اسی طرح پاک کر کے تمہیں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کریں گے۔ یہ حکم باری تعالیٰ سن کر وہ بزرگ بہت حیران ہوا اور دل میں کہا کہ بشر حافی تو ایک فاسق و فاجر آدمی ہے یقیناً میرا خواب غلط ہے۔ وہ بزرگ وضو کر کے پھر محوِ خواب ہو گیا۔ پھر خواب میں وہی حکم ہوا۔ لیکن پھر قوتِ مقصودہ کی غلطی سمجھ کر تیسری بار وضو کر کے پھر سو گیا۔ تو پھر خواب دیکھا۔ وہ بزرگ صبح اٹھا اور مجبوراً آپ کے گھر کی طرف گیا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ شراب خانے میں ہو گا۔ وہ بزرگ شراب خانے گیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نشہ شراب میں بے ہوش پڑے ہیں۔ بزرگ نے لوگوں سے کہا کہ تم اسے کہہ دو کہ میں اسے کچھ پیغام

دیتا پھرتا ہوں۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے آپ کو سمجھایا تو آپ نے جواب دیا کہ پوچھو کس شخص کو پیغام لایا ہے۔ اس بزرگ نے کہا کہ پیغام خداوندی لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا نام سن کر آپ زار و قطار رونے لگے اور دل میں خیال کیا کہ اللہ ہی جانے کیسا پیغام ہے۔ کیا معلوم کس قوم کا عذاب خداوندی نازل ہونے والا ہے۔ ڈر کی وجہ سے نشہ جاتا رہا۔ اور آپ نے اپنے گرداگرد سے لوگوں کو ہٹا دیا اور سچی توبہ کی اور پھر کبھی یہ راستہ نہ دیکھا۔

توکل علی اللہ کیا ہے؟

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن اللہ تعالیٰ پہ توکل کر کے جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں کئی دن آپ کو کچھ کھانے کو نہ ملا۔ اسی طرف آپ کا ایک دوست رہتا تھا۔ آپ نے خیال کیا کہ اگر دوست کی طرف گیا تو توکل باطل ہو جائے گا۔ چنانچہ دوست کے ہاں نہ گئے۔ آخر ایک مسجد میں پہنچے اور وہاں یہ پڑھنا شروع کیا توکلت علی الحی الذی لایموت میں نے اس ذات باری پر توکل کیا جسے موت نہیں اور ہمیشہ زندہ ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ ایسا شخص کس طرح متوکل ہو سکتا ہے جو خورد و نوش کے لیے دوستوں کے گھر جانے کا قصد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا رب زندہ ہے اور جسے موت نہیں۔ وہ شخص متوکل ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔

مخلوق سے حاجت روائی نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خادمہ ہانڈی پکا رہی تھی کہ خادمہ کو پیاز کی ضرورت پیش آئی۔ خادمہ نے آپ سے کہا کہ پیاز ہمسایہ کے گھر سے لے لیں۔ آپ نے خادمہ سے فرمایا کہ چالیس سال سے میں نے اپنے خالق سے عہد کر رکھا ہے کہ اس کی مخلوق سے کچھ نہ طلب کروں گی پیاز نہیں ہے تو نہ سہی۔ اسی وقت قدرت خداوندی سے ایک جانور اڑتا اڑتا

ہوا آیا اور چھلی ہوئی پیاز ہانڈی میں ڈال دی۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ مجھے فکر ہے کہ یہ پیاز ناجائز ہے۔ پھر آپ نے اس سالن سے روٹی ہی نہیں کھائی سوکھی روٹی کھالی۔

گوشت کا خون بن جانا

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداً تونگر تھے بصرہ میں بہت بڑے ساہوکار تھے سود لیتے تھے اور قرض خواہوں کی طرف روزانہ قرضے کے تقاضے کے لیے جایا کرتے تھے۔ اگر وہ سود نہ ادا کرتے تو آمد و رفت کا خرچ اُن سے طلب کرتے جس سے اپنا گزارہ کرتے۔ ایک دن آپ ایک مقروض کے ہاں تقاضا کے لیے گئے مگر وہ گھر پر موجود نہ تھا اس کی بیوی نے جواب دے دیا کہ میرا شوہر گھر میں نہیں ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ میں آپ کا قرض ادا کرسکوں البتہ آج ایک بکری ذبح کی تھی جس کی صرف گردن باقی ہے اگر تم چاہو تو لے سکتے ہو۔ چنانچہ آپ بکری کی گردن ہی لے کر اپنے گھر آگئے اور بیوی سے کہا کہ یہ سود کے بدلے ملی ہے اسے پکاؤ۔ آپ کی بیوی نے کہا کہ لکڑی اور روٹی نہیں ہے یہ سن کر آپ نے کہا کہ اچھا میں جاتا ہوں اور سود کے طریق پر ہی روٹی اور لکڑی بھی لاتا ہوں۔ چنانچہ دوسرے مقروض لوگوں کی طرف گئے اور کسی سے لکڑی اور کسی سے روٹی سود کے طور پر لے کر آگئے۔ چنانچہ آپ کی بیوی نے وہ بکری کی گردن پکا کر جب کھانے کے لیے سالن نکالنے لگی تو باہر سے کسی سوالی نے سوال کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ چلے جاؤ تمہیں کچھ نہیں مل سکتا جس قدر تجھے دیا جائے گا تو امیر ہو جائے گا اور ہم فقیر ہو جائیں گے چنانچہ سائل نا اُمید ہو کر واپس چلا گیا اُس کے واپس چلے جانے کے بعد جب آپ کی بیوی نے سالن نکالنے کے لیے ہانڈی میں چمچہ ڈالا تو اللہ کی قدرت سے دو

گوشت خون کی صورت میں تبدیل ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس نے نہایت افسوس اور حیرانی کے ساتھ شوہر کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھ تیری کنجوسی اور شوخی نے کیا رنگ اختیار کیا۔ جب آپ نے ہانڈی کو دیکھا تو دل میں ایک آگ سی لگ گئی اور اسی وقت سچے دل سے تمام برائی سے تائب ہو گیا۔ دوسرے دن آپ نے اپنے مقروض لوگوں کو بلایا اور اصل رقم وصول کر کے سود چھوڑ دیا۔ جمعہ کا دن تھا راستے میں بچے کھیل رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا اے بچو! دور ہٹ جاؤ حبیب سود خور آرہا ہے کہیں اس کے پاؤں کی گرد ہم پر نہ پڑے۔ تاکہ ہم بھی اس کی طرح بدبخت نہ ہو جائیں۔ یہ بات سن کر آپ کے دل میں ایک نئی آگ سی لگ گئی اور تمام خیالات کو چھوڑ کر سیدھے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہو گئے۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہاں جا کر جو بات سنی وہ دل پر تیر کا کام کر گئی۔ پھر توبۃ النصوح کی اور واپس آ گئے۔ آتے ہوئے راستے میں ایک جبال والا نظر پڑا جونہی اس نے آپ کو دیکھا بھاگ نکلا۔ آپ نے کہا بھائی بھاگنے کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے تجھ سے بھاگنا چاہیئے تاکہ میرے جیسے گنہگار کا قدم پر سایہ نہ پڑے۔ پھر آگے گئے اور اسی راستہ سے گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ لڑکوں نے آپ کو دیکھ کر کہا ہٹ جاؤ حبیب توبۃ النصوح کر کے آرہا ہے ہم گنہگاروں کی گرد اس پر پڑ گئی تو گنہگار ہو جائیں گے۔ یہ بات سن کر آپ کے دل میں ایک اور بات پیدا ہوئی اور دل ہی دل میں کہا الٰہی صرف ایک ہی دن میں تو نے میری توبہ کا اثر اپنے دوستوں تک پہنچا دیا اور میری نیکی کو ظاہر کر دیا۔ اس کے بعد آپ گھر پہنچے۔ لوگوں کو جمع کر کے کہا جس کسی کا مال میرے پاس ہے لے جائے۔ چنانچہ تمام کا تمام مال دے دیا اور اپنا مال بھی اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیا۔ جب آپ کے پاس کچھ نہ رہا تو ایک شخص نے آکر اپنا کوئی حق مانگا جس کے عوض آپ نے اپنا پیراہن اتار کر دیا۔ اس کے چلے جانے

کے بعد ایک اور آدمی آگیا جسے اپنی بیوی کی چادر دے کر خلاصی کروائی۔ اب دونوں میاں بیوی نیم برہنہ تھے۔ دریائے فرات کے کنارے ایک عبادت گاہ بنا کر ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ سارا سارا دن حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر رہ کر علم دین سیکھتے اور رات کو بارگاہِ الٰہی میں حاضر رہتے۔ عرصہ تک یہی حال رہا۔ ایک دن آپ کی بیوی نے کہا کہ گھر میں بالکل خرچ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا، کام پر جاتا ہوں جو مزدوری ملے گی وہ لا کر تجھے دے دوں گا۔ چنانچہ کئی روز اسی طرح کرتے اور تمام دن عبادتِ الٰہی میں گزار دیتے۔ پھر شام کو خالی ہاتھ گھر چلے جاتے۔ جب بیوی مزدوری کے لیئے سوال کرتی تو فرماتے جس کے ہاں میں نے مزدوری کی ہے وہ بڑا کریم ہے مجھے اس سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر دسویں دن اُجرت لے لیا کرو۔ چنانچہ نو دن تک آپ اسی طرح روز دن کو عبادت گاہ چلے جاتے اور رات کو واپس آجاتے۔ دسویں دن تک اس خیال سے کہ اب جا کر بیوی کو کیا جواب دوں گا شرمندہ ہو رہے تھے اور آہستہ آہستہ تشریف لا رہے تھے کہ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آپ کے گھر میں آٹا، گھی اور تین ہزار درہم اور دیگر ضروریات کی چیزیں بھجوا دیں اور کہا کہ دس دن کی مزدوری ہے۔ اگر زیادہ کام کرو گے تو اُجرت زیادہ دوں گا۔ آپ جب گھر کے قریب پہنچے تو گھر کے اندر سے نہایت عمدہ کھانوں کی خوشبو آئی۔ حیران ہوئے۔ اسی حیرانی میں آپ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ کئی قسم کے کھانے تیار ہیں۔ بیوی نے خوشی خوشی کہا کہ وہ تو بہت ہی نیک بخت ہے جس کی تم مزدوری کرتے ہو۔ اُس نے آج یہ چیزیں اور دس دن کی مزدوری کے علاوہ بھیجی ہیں کہ کہلا بھیجا ہے کہ کام ذرا زیادہ محنت سے کرو تو میں مزدوری زیادہ دوں گا۔ یہ سن کر آپ آبدیدہ ہو گئے اور خیال کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے محض ایک گنہ گار کی دس دن کی ناکام اور بے حضور عبادت کے عوض

یہ کچھ عطا فرمایا اگر زیادہ حضورِ قلب سے عبادت کی جائے تو کیا کچھ نہ کرے گا۔ یہ کہہ بالکل ہی دنیا سے منہ موڑ لیا اور عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ اور غوث کی منزل پر پہنچ گئے۔

حضرت رابعہ بصریہ کی ولادت کا منظر

جس شب حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی ولادت ہوئی اُس رات آپ کے والد کے وہاں اتنا کپڑا بھی نہیں تھا جس میں آپ کو لپیٹا جا سکے اور اتنا روغن بھی نہیں تھا کہ آپ کی ناف پر لگا دیا جاتا۔ گھر میں بالکل اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ آپ اپنے والد کے ہاں چوتھی لڑکی پیدا ہوئی تھیں اس لیے آپ کو رابعہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ غرض آپ کے والد سے آپ کی پیدائش کی رات کہا گیا کہ ہمسایہ کے گھر چراغ جلانے کے لیے تیل لے آؤ تاکہ چراغ روشن کیا جا سکے۔ لیکن آپ کے والد نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ مخلوق کے سامنے کبھی بھی سوال نہ کرے گا اس لیے گھر والوں کے مجبور کرنے پر آپ پڑوسی کے گھر گئے مگر دروازہ پر ہاتھ رکھ کر واپس آ گئے اور کہہ دیا کہ دروازہ بند ہے اسی غم و فکر میں نیند آ گئی۔ رات کو خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے والد کو خوب ہی تسلی دی اور فرمایا کہ اسی شہر بصرہ میں عیسیٰ زادان کو ایک کاغذ پر لکھ کر یہ پیغام دو کہ تو ہر شب سو بار مجھ پر درود بھیجتا تھا اور جمعہ کو چار سو مرتبہ مگر گذشتہ جمعہ کو درود بھیجنا بھول گیا ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ حلال کمائی کے چار سو دینار اس شخص کو جو یہ پیغام تمہیں دے رہا ہے اسے دے دو۔

جب نیند کھلی تو حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے والد گرامی رونے لگے

اور خط لکھ کر ایک شخص کو بھیج دیا۔ امیر علی زادان نے جب وہ خط دیکھا تو کہا کہ دس ہزار درہم اس شکرانے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مجھے یاد فرمایا ہے فقراء و غرباء کو تقسیم کر دو اور چار سو دینار میری طرف سے اور چار سو دینار ارشاد نبوی کی تعمیل میں اس شخص کو دے دو اور لکھ بھیجا کہ اس بزرگی کے باعث کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پیغام لائے ہو۔ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میرے پاس آؤ اس لیے میں خود آپ کے آستانہ پر حاضر ہوا کروں گا۔ خدا کی قسم جب تمھیں کسی قسم کی حاجت ہو تو مجھے اطلاع دے دینا۔ آپ کے والد نے وہ روپیہ لے لیا اور ضرورت کی اشیاء خرید لیں۔

میدانِ عرفات کا منظر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میدان عرفات میں کھڑے خلق خدا کا نظارہ کر رہے تھے۔ دوران نظارہ کہا کہ اگر اس قدر لوگ کسی بخیل کے ہاں چلے جائیں اور اس سے زر طلب کریں تو وہ انھیں ناکام واپس نہیں کرے گا۔ الٰہی تو کریم ہے تو ان کی بخشش تیرے لیے ایک معمولی سی بات ہے۔ اُمید ہے کہ تو ان سب کی بخشش کر دے گا۔

سچائی کی حکمت عملی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حجاج بن یوسف کے آدمیوں سے بھاگ کر حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے صومعہ میں چھپ گئے۔ اتنے میں حجاج کے آدمی بھی آ گئے اور آپ سے پوچھا کہ خواجہ حسن بصری کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے عبادت خانہ کے اندر ہیں۔ حجاج کے آدمی اندر چلے گئے مگر حضرت حسن بصری کو نہ دیکھ سکے۔ باہر آ کر کہنے لگے اے حبیب حجاج تم سے جیسا سلوک

کرتا ہے تمھارے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہیئے۔ تم نے سرے سے ہی جھوٹ بول دیا۔ حبیب نے کہا کہ تمھیں نظر نہ آئے تو میں کونسے قصور میں شمار ہوں۔ میرے سامنے عبادت خانہ کے اندر گیا ہے۔ انھوں نے پھر اندر جا کر دیکھا مگر نہ پایا۔ لاچار ہو کر واپس ہوئے۔ تب حضرت خواجہ حسن بصری نے باہر آکر کہا کہ تم نے میرے اُستاد ہونے کا بھی لحاظ نہ کیا اور میرا پتہ بتا دیا۔ فرمایا کہ میرے سچ بولنے ہی کی وجہ سے تم کو ناکامی نصیب ہوئی۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو دونوں گرفتار ہو جاتے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ آپ نے اُس وقت کیا پڑھا کہ مجھے وہ نہ دیکھ سکے حالانکہ اُنھوں نے کئی بار مکان کے اندر میرے اوپر ہاتھ بھی رکھا۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اُس وقت دو بار آیۃ الکرسی۔ دو دو بار سورۂ اخلاص اور دو بار آمن الرسول پڑھ کر میں بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الٰہی میں نے حسن کو تیرے سپرد کیا تو ہی اس کی نگہبانی فرما اور ان دشمنوں کی نظر سے محفوظ فرما۔

قرآن کی تلاوت سن کر انتقال ہو جاتا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کسی خوش الحان قاری نے قرآن کریم کی آیت تلاوت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس قاری کو میرے بیٹے کے سامنے لے جاؤ اور ساتھ ہی قاری کو ہدایت کر دی کہ سورہ القارعہ کی تلاوت نہ کرنا کیونکہ میرا لڑکا قیامت کے متعلق سن کر اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ زندہ رہ سکے۔ قاری نے نادانستہ طور پر آپ کے بیٹے کے سامنے سورہ القارعہ ہی تلاوت کر دی۔ سورۃ کی تلاوت سنتے ہی اس نے ایک نعرہ مارا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

تین باتوں کا فکر دامن گیر ہے

ایک بار لوگوں نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے دریافت

کیا کہ آپ نے نکاح کیوں نہیں کیا۔ فرمایا کہ مجھے تین باتوں کا فکر دامن گیر ہے اگر تم لوگ مجھے اس سے فارغ کر دو تو میں نکاح کر لوں گی۔

اوّل یہ کہ موت کے وقت ایمان سلامت رہے گا یا نہیں۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے۔

دوسرا غم یہ ہے کہ میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں۔ جواب دیا گیا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

تیسرا غم یہ ہے کہ جب قیامت کے دن ایک جماعت کو دائیں طرف بہشت میں لے جائیں گے اور ایک جماعت کو بائیں طرف دوزخ میں تو میں کس طرف میں ہوں گی۔ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے۔ فرمایا کہ جب مجھے اتنے غم ہوں تو بتاؤ کہ شوہر کی خدمت کس طرح کر سکتی ہوں۔

دل کا دُھل جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزر ایک مست کے قریب سے ہوا جو آلودہ حالت تھا۔ آپ نے فوراً پانی لا کر اس کے منہ کو دھویا اور فرمایا کہ جس منہ سے ذکر الٰہی کیا جائے اُس کا آلودہ حالت رہنا واجب نہیں اور سخت بے ادبی میں داخل ہے۔ جب وہ مست اپنی ہوش میں آیا تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ ابراہیم ادہم نے تمہارا منہ دھویا تھا۔ مست کہنے لگا کہ میں توبہ کرتا ہوں اس کے بعد اُس نے خواب میں دیکھا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ تو نے محض میرے لیے ایک مست کے منہ کو دھویا اور ہم نے تمہارے دل کو دھو دیا۔

حضرت بشر حافی کا سطح آب پر چلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت احمد بن ابراہیم رحمۃ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیغام دے دینا کہ میں نماز پڑھ کر تمہارے پاس آؤں گا۔ میں نے پیغام پہنچا دیا۔ حضرت معروف کرخی آپ کے منتظر رہے۔ پھر عصر اور مغرب یہاں تک کہ عشاء کی نماز سے بھی فارغ ہو چکے مگر آپ تشریف نہ لائے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ بشر حافی جیسا آدمی وعدہ خلافی کرے یہ ممکن نہیں۔ چنانچہ میں آپ کا منتظر ہو کر مسجد کے دروازہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ آپ مصلیٰ اٹھا کر مسجد سے باہر چلے گئے جب دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے تو سطح آب پر چلنے لگے۔ صبح تک حضرت معروف سے گفتگو میں مصروف رہے اور واپسی پر بھی اسی طرح دجلہ کو عبور کیا۔ میں آپ کے قدموں پر گر پڑا اور دعا کے لیے درخواست کی۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی اور فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ چنانچہ ان کی زندگی میں میں نے کسی سے ذکر نہ کیا۔

مالِ دنیا ولی کے قدموں پہ نثار

ایک دفعہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بہت سخت بیمار ہوئیں لوگوں نے آپ سے بیماری کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ آج فجر کے وقت میرے دل میں جنت کی خواہش پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عتاب کیا چنانچہ بیماری اس عتاب کی وجہ سے ہے۔ جس وقت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خبر گیری کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک رئیس آدمی روپوں کی تھیلی لیے ہوئے آپ کے دروازے پر زار و قطار رو رہا ہے۔ آپ نے اس سے اس طرح رونے کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا کہ میں حضرت رابعہ کے لیے ایک چیز لایا ہوں اور اس خیال سے رو رہا ہوں کہ شاید وہ قبول نہ کریں۔ آپ میری سفارش کر دیں۔ جب حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اندر داخل ہوئے تو آپ نے اس شخص کا پیغام بھی دے دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو برا کہتا ہے خدا

اُس کی روزی بند نہیں کرتا جس کی زندگی اُس کی محبت کے ساتھ گزرتی ہے اسے وُہ رزق کے بغیر زندہ رکھتا ہے۔ جب سے میں نے اُسے دیکھ لیا ہے مخلوق سے منہ پھیر لیا ہے۔ تم ہی بتاؤ کہ میں کیسے لُوں جس کی نسبت مجھے نہیں معلوم کہ حرام ہے یا حلال۔ بھلا میں کیسے لے سکتی ہوں۔

ایک دل اور دو محبوب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے کو گود میں لیے پیار کر رہے تھے۔ بیٹا نے باپ سے کہا ابا جان کیا میں تمہیں پیارا لگتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں بیٹا تم مجھے پیارے لگتے ہو۔ پھر لڑکے نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی آپ کو پیارا لگتا ہے اور اُسے بھی اپنا دوست سمجھتے ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ تب لڑکے نے کہا کہ ابا جان ایک دل میں دو محبوب نہیں رہ سکتے یہ سُن کر غیرتِ حق کے باعث آپ نے لڑکے کو علیحدہ کر دیا اور ذکر خداوندی میں مصروف ہو گئے۔

سونے کی سوئیاں لانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی گودڑی سوئی سے سی رہے تھے۔ اتفاقاً اُدھر سے بلخ کے ایک آدمی کا گزر ہُوا۔ آدمی نے آپ کو پہچان لیا اور کہا کہ سلطنت چھوڑ کر تمہیں کیا حاصل ہُوا۔ آپ نے فوراً وہ سوئی جس سے آپ گدڑی سی رہے تھے دریا میں پھینک دی اور دریائی جانوروں کو کہا کہ میری سوئی لادو۔ اُسی وقت ہزاروں مچھلیاں منہ میں سونے کی سوئیاں لے کر آئیں اور آپ کے قدموں میں سوئیاں ڈال دیں۔ آپ نے اُس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ سب سے کمترین چیز ہے جو میں نے حاصل کی۔

پتھروں کا طواف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی جس کا نام ابو جعفر اعور تھا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہوا۔ آپ کے چند دوست بھی موجود تھے۔ پتھروں کی اطاعت کا ذکر چھڑ گیا۔ ایک تخت وہاں پڑا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس تخت کو کہوں کہ وہ اس مکان کے گرد طواف کرے تو وہ فوراً کرنے لگے۔ آپ کے کہنے کی دیر تھی کہ تخت متحرک ہو گیا اور مکان کے گرد طواف کر کے پھر اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

ایک سیب سے دل کا سیاہ ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں ایک سرخ سیب تھا۔ آپ نے سیب کو دیکھ کر فرمایا کیا لطیف سیب ہے۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ بایزید کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ ادنیٰ سیب پر ہمارا نام رکھتے ہو۔ اس کے بعد چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کا نام آپ کے دل سے فراموش ہو گیا۔ پھر آپ نے قسم کھائی کہ تمام عمر بسطام کا میوہ نہ کھاؤں گا۔

پہاڑ کا چلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بزرگ کے ساتھ پہاڑ پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اس بزرگ نے آپ سے پوچھا کہ آدمی کی کاملیت کی کیا نشانی ہے؟ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کامل وہ شخص ہے کہ اگر وہ پہاڑ سے کہے چل تو وہ اسی وقت چل پڑے۔ چنانچہ اسی حالت میں پہاڑ چلنے لگا۔ آپ نے فرمایا اے پہاڑ میں نے تمہیں چلنے کا حکم تو نہیں دیا۔ یہ سن کر پہاڑ اسی وقت اپنے مقام پر ٹھہر گیا۔

سانپ کا پنکھا چلانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دیوار کے سائے میں آرام فرما رہے تھے اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں لیے ہوئے آپ کو پنکھا کر رہا ہے۔

چلتے پانی سے گزر جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں جا رہے تھے کہ دریائے دجلہ کے کنارے حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے پوچھا کہ اے امام المسلمین آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ فرمایا کشتی دیر میں آنے گی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے علم آپ ہی سے سیکھا لیکن دل حسد و کبر سے پاک کر ڈالیے۔ دنیا سے علیحدگی اختیار کر لیجئے۔ مصائب پر صبر سے کام لیجئے اور تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے پاؤں پر پانی رکھ کر دریا سے پار ہو جائیے۔ یہ کہہ کر دریا میں سے پار گزر کر پار ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے پوچھا یہ کیونکر ہوا۔ فرمایا کہ اس شخص نے مجھ سے علم سیکھا اس وقت مجھ کو ملامت کی اور پانی پر پاؤں رکھ کر دریا کے پار ہو گیا۔ کل کو پل صراط سے گزرتے وقت ہم سب اسی طرح رہ جائیں گے تو کیا ہو گا۔ پھر خواجہ صاحب نے آپ سے پوچھا کہ یہ مقام تم نے کس طرح حاصل کیا۔ فرمایا کہ دل کو سفید کرتا ہوں۔ آپ کاغذ سیاہ کرتے ہیں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے علم نے دوسروں کو نفع دیا مگر مجھے نفع نہ دیا۔ میں پہلے جیسا ہی رہا۔

منکر نکیر اور حضرت رابعہ بصری کا مکالمہ

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے وصال کے بعد کسی نے آپ کو

خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ منکر نکیر نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب منکر نکیر نے آکر مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ میں نے انہیں کہا کہ واپس تشریف لے جایئے اور اللہ تعالیٰ سے کہیے کہ اتنی مخلوق ہونے کے باوجود تو نے ایک کمزور عورت کو اب بھی فراموش نہ کیا۔ تو میں جس نے تمام کائنات میں تجھے ہی عزیز رکھا کیسے بھول سکتی ہوں تو خواہ مخواہ دوسروں کو بھیج کر مجھ سے سوال کرتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔

ایک اعرابی کے سوال کا شافی جواب

ایک اعرابی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ صبر کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ صبر دو طرح کا ہوتا ہے۔

ایک مصیبت پر صبر کرنا

دوسرے ان چیزوں پر صبر کرنا جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

اس کے بعد صبر کی تلقین کی۔ اعرابی نے کہا کہ میں نے آپ سے زاہد بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ سے زیادہ کسی کو صابر دیکھا۔ آپ نے فرمایا میرا زہد و رغبت اور صبر جزع کے باعث ہے اور یہ عین جزع ہے اور میرا زہد آخرت کی خواہش کے باعث ہے۔ پھر فرمایا کہ صبر اس شخص کا ہے جو جزا کے سوال کو درمیان سے اٹھا دے تاکہ اس کا صبر محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہو نہ کہ بدن کی سلامتی کے لیے اور زہد اللہ تعالیٰ کے واسطے نہ کہ جنت کی خواہش کے لیے اور یہ علامت مخلص لوگوں کی ہے۔

اہل اللہ سے سوال نہ کرنا چاہیے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ اتنے میں حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آ گئے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال کیا جائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ ان سے کچھ بھی سوال نہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ لوگ عجیب سے ہوتے ہیں۔ اتنے میں آپ ان دونوں صاحبوں کے قریب آ گئے تب امام احمد بن حنبل نے آپ سے کہا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں جس کی پانچ نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہو جائے مگر بھول گیا ہو کہ کون سی نماز قضا ہوئی اور وہ کیا کرے۔ فرمایا کہ اس دل کو جو یادِ الٰہی سے غافل ہے تنبیہہ کرنی چاہیئے اور پانچوں نمازیں ادا کرنی چاہئیں یہ جواب سن کر امام احمد بن حنبل حیران رہ گئے اور امام شافعی نے کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ ان لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کرنا چاہیئے۔

ہوا میں مصلیٰ بچھا کر نماز ادا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر تشریف لے گئیں۔ اُس وقت آپ اس قدر رو رہے تھے کہ آنسوؤں کے باعث پرنالہ چل رہا تھا۔ حضرت رابعہ نے دیکھ کر کہا اے خواجہ اگر رونا رعونت نفس کا ہے تو مت رو تاکہ تمہارے اندر دریا ہو جائے اور تمہارا دل اس دریا کے اندر اگر ڈھونڈنا چاہو تو نہ ملے لیکن بادشاہ مقتدا کے پاس آپ کی یہ بات خواجہ حسن کو ناگوار سی معلوم ہوئی مگر خاموش رہے لیکن ایک دن جب کہ رابعہ کنارۂ فرات پر بیٹھی تھیں خواجہ صاحب بھی آ نکلے اور پانی پر مصلیٰ بچھا کر کہا کہ آؤ یہاں پر دو رکعت نماز ادا کر لو۔ رابعہ نے فرمایا کہ جب آپ بازارِ دنیا میں اہلِ آخرت کو پیش کرتے ہیں تو ایسی بات چاہیئے جس کو آپ کے ابنائے جنس نہ کر سکیں۔ پھر ہوا میں معلق مصلےٰ بچھا کر کہا۔

کہ حسن لے آؤ اور یہاں نماز ادا کرو تاکہ مخلوق کی آنکھوں سے زیادہ پوشیدہ رہ سکوں۔

انوارِ الٰہی کی بارش

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے لیے کتاب کی جدائی سے اور کوئی چیز زیادہ سخت نہ تھی حکم ہوا کہ اسے مت پڑھو کیونکہ میدان حشر میں وہی عمل بھاری ہے گا جو یہاں تجھے زیادہ بھاری معلوم ہو رہا ہے۔ پھر فرمایا کہ تین حجابوں کے اٹھ جانے سے سالک کے دل پر انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے:

اوّل یہ کہ دونوں جہان کی حکومت ملنے پر بھی راضی نہ ہو۔

دوم یہ کہ اگر چھین لی جائے تو غم نہ ہو۔

سوم یہ کہ کسی چیز پر خوش ہونا حریص ہونے کی اور غمگین ہونا غصہ ہونے کی علامت ہے۔

اقسام درویش

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رضا کے متعلق محوِ گفتگو تھے کہ ایک شخص ناراض ہو کر کہنے لگا کہ آپ لوگوں سے کوئی چیز نہیں لیتے۔ اگر آپ فی الحقیقت درویش اور دنیا سے غائب ہیں تو کم از کم لوگوں سے چیز لے کر دوسرے درویشوں میں تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا، درویش تین قسم کے ہوتے ہیں:

اوّل وہ جو کسی سے چیز نہیں مانگتے اور اگر کوئی دے تو لیتے نہیں۔ یہ درویشوں کی اعلیٰ قسم ہے۔

دوم وہ جو کسی سے سوال نہیں کرتے لیکن اگر کوئی دے تو لے لیتے ہیں۔ یہ درمیانے درجے کے درویش ہیں۔

سوم وہ جو صبر کے ساتھ جہاں تک ان کا امکان ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور بوقت ضرورت محنت مزدوری سے بسر اوقات کرتے ہیں۔

رہنمائے الٰہی کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں بیٹھے تھے۔ امام صاحب نے فرمایا اے بایزید! وہ طاق سے کتاب اُٹھا کر لے آؤ۔ آپ نے کہا کون سے طاق سے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ عرصہ سے تم یہاں رہ رہے ہو ابھی تک تمہیں طاق کا بھی پتہ نہیں۔ آپ نے کہا کہ مجھے اس سے کیا کام کہ آپ کے ہوتے ہوئے سر اُٹھاؤں۔ میں کوئی سیر کرنے کے لیے تو یہاں نہیں آیا۔ امام صاحب نے فرمایا اگر ایسا معاملہ ہے تو واپس بسطام چلے جاؤ تمہارا کام ختم ہو گیا۔

دنیاوی مال سے نفرت انگیزی

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین دن مسلسل آپ نے کچھ نہ کھایا نہ پیا۔ چوتھے دن باہر تشریف لائے اور ایک سنہری دینار راستہ میں پڑا دیکھا مگر نہ اُٹھایا کہ شاید کسی کا گر گیا ہوگا۔ آگے چلے گئے تاکہ گھاس کھا کر بھوک مٹائیں۔ کیا دیکھا کہ ایک بکری منہ میں گرم گرم روٹی لیے چلی آرہی ہے۔ بکری نے وہ روٹی آپ کے سامنے آکر ڈال دی مگر آپ نے اس روٹی کو بھی نہ پکڑا کہ شاید کسی کی اُٹھا کر لائی ہو۔ آگے آگے چلنے لگے مگر بکری نے زبانِ حال سے کہا کہ میں اس خدا کی غلام ہوں جس کا تو غلام ہے تب آپ نے اس روٹی کو اُٹھا کر کھا لیا اور بکری نظر سے اوجھل ہو گئی۔

قرآن کا بھول جانا، پھر یاد ہو جانا

حضرت ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک خوبصورت بچے کو دیکھ کر جو قرآن پڑھنے کے لیے آیا تھا بدنیت ہو گئے۔ فوراً

تی تمام قرآن ذہن سے جاتا رہا اور ایک آگ سی لگ گئی۔ ابو عمر دوڑتے ہوئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حج کا وقت ہے پہلے حج کرو اور اس کے بعد مسجد خیف میں بیٹھ جانا وہاں ایک بزرگ ہیں جو محراب میں بیٹھے ہوئے ہوں گے ان کا وقت ضائع مت کرنا۔ جب وہ عبادت سے فارغ ہوں تو اس سے دعا کے لیے عرض کرنا۔ چنانچہ ابو عمر نے ایسا ہی کیا۔ بصرہ سے چل کر مکہ میں آیا اور حج کر کے مسجد خیف میں بیٹھ گیا۔ وہاں اس بزرگ کو دیکھا۔ کچھ دیر کے بعد ایک اور سفید پوش بزرگ تشریف لائے۔ دونوں نے ملاقات کی۔ ظہر کی نماز کے بعد وہ بزرگ سفید پوش چلا گیا اور باقی لوگ بھی چلے گئے۔ اب وہ بوڑھا بزرگ اکیلا تھا۔ ابو عمر نے پاس جا کر ادب سے سلام کر کے اپنا حال بیان کیا جسے سن کر وہ بزرگ اندوہ گیں ہو گیا اور آسمان کی طرف نگاہ کی۔ ابھی سر نہیں جھکایا تھا کہ ابو عمر کو پھر بھولا ہوا قرآن یاد ہو گیا۔ ابو عمر نے خوشی سے ان کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ بوڑھے بزرگ نے پوچھا کہ میرا پتہ تجھے کس نے دیا۔ ابو عمر نے کہا یا حضور! آپ کا پتہ حضرت خواجہ حسن بصری نے دیا۔ یہ سن کر بزرگ نے فرمایا کہ حسن نے مجھے رسوا کیا اور مشہور کیا میری پردہ

غیر کا سہارا ڈھونڈنا

کتابوں میں یہ بات تحریر ہے کہ جب حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچتے تو زار زار روتے اور فرماتے کہ اگر یہ قرآن مجید کی آیت نہ ہوتی تو میں ہرگز اسے نہ پڑھتا اور نہ ہی اس کا حکم مانتا لوگوں نے پوچھا تو فرمایا کہ ہم بندے تو اس کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں لیکن حال یہ ہے کہ ہم ذرا سی بات پر غیر کا سہارا لیتے ہیں اور انہیں سے اُمیدیں وابستہ کرتے ہیں۔

ایک نظر کا عوضانہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضرت عتبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آ گئے۔ آپ نے نیا کرتہ پہنا ہوا تھا اور اکڑ اکڑ کر چل رہے تھے۔ حضرت محمد بن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا یہ کیسی چال ہے کہا کہ میرا نام غلام جبار ہے کیوں کر فخر نہ کروں۔ یہ کہا اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ جب لوگوں نے دیکھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ آپ کو خواب میں لوگوں نے دیکھا کہ آپ کا آدھا منہ کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا۔ پوچھا یہ کیونکر؟ فرمایا کہ ایک دفعہ ایک مرد لڑکے کی طرف صرف نظر کی تھی۔ جب مرنے کے بعد مجھے بہشت میں لے جا رہے تھے تو دوزخ کو عبور کرتے وقت ایک سانپ نے کاٹ کھایا اور کہا کہ صرف ایک نظر کے بدلے میں کاٹتا ہوں اگر زیادہ نظر کرتا تو زیادہ کاٹتا۔

مرضیٔ مولا کی پابندی

حضرت عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خبر گیری کو گئے لیکن آپ کے خوف کی وجہ سے کوئی بات نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت سفیان ثوری سے کہا کچھ فرمائیے۔ سفیان نے کہا رابعہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مصائب سے آپ کو نجات دے۔ آپ نے یہ سن کر سفیان کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم نہیں جانتے کہ یہ بیماری اُس کے حکم سے ہے۔ جواب ملا کہ ہاں۔ پھر کہا کہ تب میں دوست کی مرضی کے خلاف کس طرح درخواست

کر سکتی ہوں۔ سفیان نے پھر پوچھا کہ رابعہ تم سب سے زیادہ کس چیز کی خواہش رکھتی ہو۔ آپ نے فرمایا اے سفیان تم سمجھدار ہو کر اس قسم کی باتیں کرتے ہو۔ بارہ سال سے مجھ کو تازہ خرما کھانے کی خواہش ہے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ بصرہ میں خرما کس قدر سستا فروخت ہوتا ہے لیکن میں نے ابھی تک نہیں کھایا۔ کیونکہ میں غلام ہوں اور غلام کو آرزو سے کیا تعلق اگر میں خواہش کروں اور اللہ تعالیٰ کو یہ خواہش قبول نہ ہو تو یہ سب سے بڑا کفر ہے۔ اس کے بعد حضرت سفیان نے عرض کیا کہ میں آپ کے کاموں میں دخل نہیں دے سکتا لیکن آپ میرے متعلق کچھ فرمائیں۔ آپ نے کہا اگر تم دنیا کو دوست نہ رکھتے تو نیک مرد ہوتے۔ سفیان نے کہا وہ کیسے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کی باتوں کے مطابق۔ سفیان نے کہا کہ میں نے زار زار رونا شروع کر دیا اور کہا الٰہی تو مجھ سے خوش ہو جا۔ حضرت رابعہ نے فرمایا کہ کیا تجھے شرم نہیں آتی جس کی رضا تو طلب کرتا ہے تو خود اس سے راضی نہیں ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت زیادہ پیدل حج کیے اور آپ پچاس سال بیت اللہ شریف کے مجاور بھی رہے لیکن آپ نے چاہِ زمزم سے پانی نکال کر نہ پیا اس لیے کہ پانی نکالنے کا ڈول شاہی خرچ سے تیار ہوا تھا۔

نفس کی مخالفت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسلسل دس سال آش سرکہ کی خواہش رہی مگر آپ نے نہ کھایا۔ ایک دفعہ عید کی رات کو آپ کے نفس نے کہا کہ اگر تم مجھے کل آش سرکہ کھلا دو تو بڑی بات نہیں۔ آپ نے نفس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تو دو رکعت نماز میں سارا قرآن کریم ختم کرنے میں موافقت کرے تو میں تیری

درخواست کو منظور کرتا ہوں۔ نفس اس پر تیار ہو گیا اور دو رکعت میں قرآن کریم ختم کر دیا۔ دوسرے دن جب آش سرکہ آپ کے سامنے لایا گیا تو لقمہ اٹھا کر منہ میں ڈالنا چاہتے تھے کہ فوراً رک گئے اور لقمہ چھوڑ کر نماز میں مصروف ہو گئے۔ نماز کے بعد لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ لقمہ اُٹھاتے ہی میرے نفس نے کہا کہ آخر کار میں اپنی خواہش میں دس سال کے بعد کامیاب ہو گیا۔ میں نے فوراً جواب دیا کہ خدا کی قسم تو کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس وقت ایک آدمی جس کے سر پر ایک دیگ آش سرکہ کی رکھی ہوئی تھی آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میں ایک غریب مزدور آدمی ہوں اور مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ مدت سے میرے بیٹے آش سرکہ کھانے کی خواہش رکھتے تھے لیکن توفیق نہ ہونے کی وجہ سے ان کی خواہش پوری نہ کر سکتا تھا۔ کل عید کی وجہ سے میں نے آش سرکہ تیار کیا اور پھر مجھے نیند ہو گیا۔ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اگر تو کل قیامت کے دن میری سفارش اور دیدار کا خواہش مند ہے تو آش سرکہ کی دیگ ذوالنون مصری کے پاس لے جا اور میری طرف سے اُسے کہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چند لمحوں کے لیے اپنے نفس سے صلح کر لو اور آش سرکہ کے چند لقمے کھا لو۔ یہ سن کر آپ روئے اور عرض کیا کہ میں تابع فرمان ہوں۔

شہنشاہیت کی بُو آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند بزرگانِ دین ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اُن کے ساتھ مل کر بیٹھنا چاہا لیکن اُنھوں نے آپ کو پاس بیٹھنے کی اجازت نہ دی اور کہا کہ اے ابراہیم ابھی تک آپ سے بادشاہت کی بُو آ رہی ہے۔

کعبۃ اللہ کا دوبارہ استقبال کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودہ سال کے

سفر کے بعد کعبہ اللہ میں پہنچے۔ راستہ میں فرماتے تھے کہ دوسرے زائرین تو قدموں کے بل مکہ مکرمہ میں چلتے ہیں میں آنکھوں کے بل جاتا رہوں گا۔ چنانچہ یہ کہہ کر قدم اُٹھاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ غرض اسی طرح ہر قدم پر دو رکعت ادا کر کے چودہ سال کی مدت میں جب مکہ مکرمہ میں پہنچے تو مکہ مکرمہ کو نہ دیکھا کہنے لگے کہ شاید میری آنکھیں دھوکہ کھا چکی ہیں۔ ہاتف نے آواز دی کہ نظر نے دھوکا نہیں کھایا اصل بات یہ ہے کہ کعبہ ایک ضعیف عورت کے استقبال کے لیے گیا ہوا ہے جو کہ اس طرف کو آ رہی ہے۔ یہ سن کر اور دیکھ کر حضرت ابراہیم ادہم غیرت سے پانی پانی ہو گئے اور عرض کیا وہ کون ہے یہاں تک کہ رابعہ کو دیکھا کہ لاٹھی کے سہارے تشریف لا رہی ہیں۔ کعبہ پھر اپنی جگہ واپس آ گیا۔

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے پوچھا کہ یہ کیا ہنگامہ ہے جو دنیا میں بپا کر رکھا ہے۔ رابعہ نے فرمایا کہ تم نے دنیا میں شور بپا کیا ہے کہ چودہ سال کے عرصے میں کعبہ تک پہنچے۔ حضرت ابراہیم ادہم نے کہا کہ واقعی چودہ سال کے عرصہ میں نماز کی حالت میں راستہ طے کیا ہے۔ حضرت رابعہ نے کہا کہ تم نے نماز میں سفر طے کیا اور میں نے نیاز میں۔ اس کے بعد آپ نے حج ادا کیا اور رو کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ الٰہی تو نے حج پر بھی نیکی عطا کرنے کا وعدہ کیا اور مصیبت پر صبر کی حالت میں بھی نیکی کا وعدہ کیا ہے اگر میرا حج قبول نہیں تو مصیبت ہی کا ثواب عطا فرما کیونکہ مصیبت بڑی ہے اس کے بعد واپس بصرہ میں تشریف لے آئیں اور عبادت میں مشغول ہو گئیں اور کہا کہ پچھلے سال بھی کعبۃ اللہ نے میرا استقبال کیا تھا۔ اس سال میں کعبۃ اللہ کا استقبال کروں گی۔ چنانچہ جب حج کا وقت قریب آیا تو آپ جنگل کی طرف چل دیں۔ شیخ علی فارمدی نے فرمایا کہ سات سال بعد میدانِ عرفات میں پہنچیں۔ ہاتف نے کہا کہ اے مدعیہ! یہ کیا طلب ہے جس نے تیرا

دامن پکڑ لیا ہے اگر تو میری خواہش مند ہے تو خواہش کر کہ میں ایک تجلی کروں عرض کیا اے میرے مالک حقیقی! اے میرے پروردگار! غریب رابعہ کی اس قدر طاقت نہیں صرف فقر کا ایک نکتہ چاہتی ہوں۔ آواز آئی کہ فقر ہمارا قہر ہے جو لوگوں کی راہ میں رکھ دیا گیا ہے جب بال برابر سے زیادہ رہ جائے گا کہ ہمارے وصال تک پہنچ سکے تو فراق سے تبدیل ہو جائے گا تو ابھی ستر حجابوں سے دور ہے۔ جب تک ان کو طے نہ کرے گی ہمارے راستہ میں قدم نہ رکھ سکے گی۔ لیکن ادھر دیکھ۔ جب رابعہ نے نظر کی تو فضا محض خون کا ایک لق ودق دریا دیکھا آواز آئی کہ ہمارے عاشق لوگوں کی آنکھوں کے خون سے یہ دریا پیدا ہوا ہے جو ہماری طلب میں آئے اور منزل اول میں ہیں جن کا نام و نشان پردہ عالم میں کسی مقام سے ظاہر نہ ہوا۔ رابعہ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔ الٰہی ان کی بدولت ایک ہی صفت مجھ پر ظاہر فرما۔ اسی وقت آپ کو حیض شروع ہو گیا۔ ہاتف نے آواز دی کہ ان لوگوں کا پہلا مقام یہ ہے کہ سات سال تک پہلو کے بل چلتے ہیں تا کہ میری طلب کی راہ کے ایک مٹی کے ڈھیلے کی زیارت کر لیں لیکن جب وہ اس ڈھیلے کے پاس پہنچتے ہیں تو وہی ڈھیلہ ان کی اپنی علت کے باعث راہ بند کر دیتا ہے۔ عرض کیا الٰہی اگر تو مجھے اپنے گھر میں رہنے دیتا تو مجھے بصرہ میں اپنے گھر چھوڑ دے یا کہ میں اپنے گھر بصرہ میں کعبہ میں نہ آئی تھی تجھے چاہتی تھی۔ اب میں تیرے گھر کے قابل نہ رہی۔ یہ کہا اور واپس بصرہ کی طرف لوٹ گئیں اور اپنے عبادت خانہ میں معتکف ہو گئیں۔

حجاب کیوں؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ دلوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجاب کیوں ہے۔ آپ نے یہ سن کر

فرمایا کہ لوگ اُن چیزوں کو محبوب رکھتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ہر وقت دنیا کو دوست بنائے بیٹھے ہیں اور اَبدی زندگی کے خیال کو ترک کر دیا ہے۔

والدہ کی خدمت حج سے بہتر ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے حج کا ارادہ کیا۔ بغداد پہنچ کر حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آپ اُس وقت سوئے ہوئے تھے ذرا ٹھہر گیا۔ جب آپ نیند سے بیدار ہونے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کی۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو ایک پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ تم اپنی والدہ کے حقوق کا خیال کرو یہ حج کرنے سے بہتر ہوگا اس لیے تم واپس چلے جاؤ اور اپنی ماں کی رضا کے طالب رہو۔ چنانچہ وہ بزرگ بغداد سے ہی واپس گیا اور حج کا ارادہ ترک کر دیا۔

ایک نوجوان کا تائب ہونا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں ایک مفسد نوجوان رہتا تھا اور وہ ہمیشہ آپ کو تنگ کرتا تھا لیکن آپ ہر حال میں صبر سے کام لیتے۔ آخر اس نوجوان کی شکایت لے کر چند آدمی آپ کے پاس آئے۔ آپ شکایت سن کر اُس نوجوان کے پاس گئے تاکہ اُسے سمجھائیں لیکن وہ بدزبانی سے پیش آیا اور کہا کہ میں بادشاہ کا آدمی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بادشاہ سے کہوں گا۔ نوجوان نے جواب دیا کہ بادشاہ میری رضامندی کے خلاف کچھ نہ کرے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بادشاہ نہیں سنے گا تو اللہ تعالیٰ سے کہوں گا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بادشاہ سے زیادہ کریم ہے۔ یہ بات سن کر آپ واپس چلے گئے۔ چند دن بعد

اس کی نامناسب حرکات حد سے بڑھ گئیں اور لوگ دوبارہ اس کی شکایت کرنے لگے۔ چنانچہ آپ نے اسے متنبہ کرنے کا ارادہ کیا۔ راستے میں جا رہے تھے کہ غیب سے آواز سنی کہ ہمارے دوست کو اس کے حال پر چھوڑ دے۔ آپ اس آواز سے سخت حیران ہوئے اور اُس نوجوان کے پاس گئے۔ جب اُس نے آپ کو دوبارہ دیکھا تو یہ سمجھ کر کہ پھر سمجھانے کے لیے آئے ہیں۔ نوجوان نے کہا چہ آئے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے اطلاع دینے کے لیے آیا ہوں کہ میں نے اس طرح آواز سنی ہے۔ اس مفسد نوجوان نے کہا اگر ایسا ہے تو میں اپنی تمام جائیداد فی سبیل اللہ دیتا ہوں۔ یہ کہہ نوجوان نے سب کچھ لٹا دیا۔ نیک بن گیا اور گھر سے نکل گیا۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک مدت کے بعد میں نے اس نوجوان کو مکہ معظمہ میں دیکھا کہ سوکھ کر کانٹا کی طرح بن گیا تھا اور جاں بلب تھا اور کہتا کہ اس نے کہا ہے کہ یہ ہمارا دوست ہے تو میں دوست کی رضا کے لیے گھر سے نکلا۔ اس کی رضا میں جاتا ہوں۔ چنانچہ میں تائب ہوا یہ کہہ جان دے دی۔

تھیلی سے قرضہ کی ادائیگی

ایک دفعہ سخت قحط پڑ گیا۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت سا کھانا قرض لے کر محتاجوں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ایک تھیلی سی کر سر ہانے رکھ لی۔ جب قرض لینے والے آتے تو اسی تھیلی سے نکال نکال کر قرض ادا کر دیتے۔

نفس کی خواری پر مسرت کا اظہار کرنا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ

میں جنگل میں پھنس گیا۔ ایک مسخرے نے مجھ پر پیشاب ڈالنا شروع کر دیا میں ایسی حرکت پر خوش ہوتا تھا۔ ایک روز کچھ لڑکیاں میرے پیچھے پڑ گئیں جنھوں نے مجھے خوب ستانا شروع کیا دفعتہ مجھے بادشاہی کا زمانہ یاد آ گیا۔ میرا نفس فریاد کرنے لگا کہ یہ کیسی مصیبت ہے لیکن میں اپنے نفس کو حسب منشا ذلیل و خوار دیکھ کر نہایت مسرت کا اظہار کیا۔

حضرت ذوالنون مصری اور خلیفہ متوکل عباسی کا مکالمہ

ایک دن کا ذکر ہے کہ کچھ لوگ اکٹھے ہو کر خلیفہ متوکل عباسی کے پاس گئے اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات سے آگاہ کیا۔ خلیفہ نے آپ کو پابہ زنجیر دربار خلافت میں بلوایا۔ راستہ میں ایک عورت نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ اے شیخ خبردار اس خلیفہ سے کسی قیمت میں ہرگز نہ ڈرنا وہ بھی آپ کی طرح ایک بندہ ہی ہے۔ جب تک حکم الٰہی نہ ہو کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ راستہ میں ایک خوب صورت اور آراستہ و پیراستہ سقہ نے آپ کو پاک و صاف پانی پلایا۔ جب آپ نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا کہ سقہ کو ایک دینار دیا جائے تو سقہ نے کہا کہ تو قیدی ہے اور قیدی سے کچھ لینا جوانمردی نہیں۔ جب آپ خلیفہ کے سامنے پہنچے تو اس نے آپ کو زندان میں بھیج دیا۔ چالیس دن آپ قید رہے۔ اسی اثناء میں حضرت بشر حافی کی ہمشیرہ آپ کو ہر روز ایک روٹی کھانے کے لیے بھیجا کرتی۔ جب آپ کو زندان سے نکالا گیا تو وہ چالیس روٹیاں بدستور پڑی تھیں جن کو آپ روٹی نہیں کھاتے۔ تب آپ بہت غمگین ہوئیں۔ اور کہا کہ آپ جانتے تھے کہ روٹی رزق حلال کی تھی پھر آپ نے کیوں نہیں کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ ان روٹیوں کو داروغہ جیل کے ہاتھ سے بھیجا جاتا تھا اس لیے ان روٹیوں کی پاکیزگی میں فرق آجاتا تھا۔ قید خانے سے باہر نکلنے کے بعد کمزوری کی وجہ سے گر پڑے اور پیشانی پر زخم آیا اور خون بہنے لگا لیکن چہرے اور لباس پر ایک قطرہ تک نہ گرا۔ جو قطرہ زمین پر گرتا تھا حکم خداوندی سے فوراً غائب ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا۔ خلیفہ کے سوالات کا جواب آپ نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ دیا

اور یہاں تک اثر پڑا کہ تمام حاضرین رونے لگے۔ خلیفہ نے معذرت کی اور آپ کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ واپس بھیج دیا۔

پتھر پر تحریر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک پتھر کو دیکھا کہ جس پر لکھا ہوا تھا کہ اسے اُٹھا کر پڑھو۔ جب آپ نے اُس پتھر کو اُٹھایا تو اس پہ یہ لکھا ہوا پایا کہ جب تو عمل کر سکتا ہے تو جو کچھ تجھے معلوم ہے اس پر عمل کیوں نہیں کرتا؟ اور جس چیز کے متعلق تو علم نہیں رکھتا اسے کیوں طلب کرتا ہے۔

ایک مست اور حضرت حسن بصری

ایک دفعہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مست کو کیچڑ میں اُفتاں خیزاں جاتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ سنبھل کر قدم رکھو کہیں گر نہ پڑو۔ مست نے کہا کہ تم ثابت قدم رہو اگر میں گر جاؤں تو کوئی حرج نہیں۔ آخر مست ہوں زیادہ سے زیادہ کیچڑ میں لتھڑ جاؤں گا اس لیے تم سنبھل کر چلو۔

حضرت فضیل بن عیاض کے تائب ہونے کا قصہ

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توبہ کا قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک رات قافلہ لوٹنے کی غرض سے آپ کے ساتھی گئے ہوئے تھے۔ جب وہ قافلہ آپ کے پاس سے گزرا تو اُن میں سے ایک شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا جا رہا تھا اور یہ آیت شریف الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق اس وقت اس کی زبان پر تھی جو آپ کے کانوں تک پہنچی۔ فوراً سنتے ہی آپ کے دل میں ایک سخت چوٹ لگی اور کہنے لگے

کہ فضیل کب تک ڈاکہ زنی کرتا رہے گا فریاد کرتے ہوئے کہا کہ اب توبہ کا وقت آگیا ہے۔ اسی وقت توبۃ النصوح کی اور دوڑ کر قافلے کے قریب پہنچے اور کہا کہ تم سب کو خوشخبری دیتا ہوں کہ بے خوف و خطر چلے جاؤ فضیل ڈاکو نے آج سے ڈاکہ زنی سے توبہ کر لی ہے۔ اس کے بعد آپ ہر اس شخص کے پاس گئے جس کو آپ سے کچھ تکالیف کا سامنا ہوا تھا اس سے معافی کی درخواست کی یا اس کی تلافی کر دی لیکن ایک یہودی نے معافی نہ دی اور کہا کہ میں تمہیں اس وقت معاف کروں گا اگر اس ریت کے ٹیلے کو اٹھا دے۔ چنانچہ اللہ کا نام لے کر آپ سارا دن ریت اٹھا کر دریا میں ڈالتے رہے۔ رات کو قدرت الٰہی سے ایسی ہوا چلی جس نے تمام ریت کو اڑا کر دریا میں بہا دیا اور میدان صاف کر دیا۔ پھر یہودی نے کہا کہ جب تک تو میرا مال نہ دے گا میں معاف نہیں کروں گا۔ اور چونکہ تو نے شرط پوری کر دی ہے اس لیے یہ شرط بھی پوری کرنے کے لیے میرے سرہانے کے نیچے سے زر کی تھیلی اٹھا کر مجھے دے دے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ تھیلی پکڑ کر یہودی کو دے دی اس کے بعد یہودی نے کہا کہ جانے سے پہلے مجھے مسلمان کر دو پھر تجھے معاف کر دوں گا۔ آپ نے اسے کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیا اور اس نے بھی آپ کو معاف کر دیا۔ پھر یہودی نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو میں کیوں مسلمان ہوا۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہودی نے کہا کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اگر وہ مٹی پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔ خدا کی قسم ہے۔ میں نے مٹی کی تھیلی بھری ہوئی تھی لیکن جب تم نے وہ تھیلی مجھے دی وہ سب کی سب سونا بن چکی تھی۔ میں نے بطور آزمائش ایسا کیا تھا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارا مذہب سچا ہے۔

نفس پر کنٹرول کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس

تک بصرہ میں رہے لیکن کھجور نہ کھائی۔ جب ارادہ کرتے تو نفس کو یہ کہہ کر اطمینان دلاتے کہ کھجور نہ کھانے سے تیرا پیٹ کم تو نہیں ہوا اور نہ ہی کھجور کھانے سے اہلِ بصرہ کا پیٹ بڑا ہوا۔ چالیس سال کے بعد پھر کھجور کھانے کی خواہش پیدا ہوئی لیکن آپ پھر اس خواہش کو دباتے رہے۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا کھجور کھاؤ اور نفس کو قید سے آزاد کر دو۔ جب آپ نے یہ خواب دیکھا تو کہا اے نفس ایک ہفتہ تک روزہ رکھ۔ پھر تجھے کھجور دی جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا ہفتہ گزرنے کے بعد کھجور خریدی اور لے کر مسجد میں آئے۔ مسجد کے متولی نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ ایک یہودی کا مسجد میں کیا کام۔ یہ کہہ کر لکڑی لے کر مارنے کے لیے بھاگا لیکن جب آپ کے نزدیک پہنچا تو آپ کو پہچان کر لکڑی زمین پر پھینک دی اور معذرت چاہی اور کہا کہ ہمارے محلے میں سوائے یہودیوں کے کوئی شخص انھیں نہیں کھاتا جب آپ نے یہ بات سنی تو تن بدن میں آگ لگ گئی اور پکارا۔ الٰہی میں عرض کی الٰہی کھجور کھائے بغیر ہی جب میرا نام یہودی رکھ دیا گیا تو اگر میں کھجور کھا ہی لیتا تو شاید میرے لیے کفر کا نام دیا جاتا۔ تیری موت کی قسم اب میں کبھی بھی کھجور نہیں کھاؤں گا۔

رسول اللہ کا جبہ اویس کی خدمت میں

جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ آپ کا جبہ مبارک کس کو دیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا جبہ اویس قرنی کو دیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے دور میں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ میں تشریف لائے تو اہل نجد سے حضرت اویس کا پتہ پوچھا۔ ایک شخص نے عرض کیا حضور ہم میں اسے جانتا تو نہیں لیکن ایک شخص یہاں ضرور رہتا ہے جو آبادی میں کبھی نہیں آتا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اس کے بتائے

ہوئے پتہ کے مطابق وہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مصروف ہیں۔ پاؤں کی آہٹ پاکر نماز کو مختصر کیا اور سلام علیکم کہا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام کا جواب عرض کرنے کے بعد آپ سے نام پوچھا۔ آپ نے جواب دیا "عبداللہ! حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم سب عبداللہ! اپنا اصلی نام بتائیں۔ آپ نے جواب دیا اویس پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنا دایاں ہاتھ دکھائیں تب آپ نے اپنا دایاں ہاتھ دکھایا جو نشان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُسے دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہلا بھیجا ہے اور اپنا جُبّہ مبارک تمہیں ارسال فرمایا ہے اور وصیت فرمائی ہے کہ میری اُمت کے لیے دُعا فرمائیں۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر تم مجھ سے بہتر دُعا کر سکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں بھی تو یہی کام کرتا ہوں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بجا لائیں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عمر! شاید کوئی اور اویس ہے جسے یہ وصیت دی گئی ہو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ ہی کا نشان فرمایا تھا۔ جو نشان آپ نے فرمایا تھا وہ نشان ہم نے تم میں دیکھ لیا ہے۔ اس کے بعد اویس نے کہا اچھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک لاؤ تاکہ میں دُعا کروں۔ یہ کہہ کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ لے کر ذرا فاصلے پر جا کر سر بسجود ہو گئے اور عرض کیا۔ الٰہی میں اُس وقت تیرے حبیب کا جبہ نہ پہنوں گا جب تک تو ساری اُمت محمدیہ کو نہ بخش دے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کو میرے حوالے کیا ہے۔ ندا آئی کہ چند آدمیوں کو میں نے تیری دعا سے بخش دیا۔ آپ نے پھر عرض کیا کہ میں سب کی بخشش کروانا چاہتا ہوں۔ اس گفتگو میں جب

سفارش کی تعداد بڑھتی جارہی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کاش کہ تم لوگ اور تھوڑا سا انتظار کرتے تو میں ساری اُمت محمدیہ کو بخشوالیتا۔ میں نے بارگاہِ ربانی میں عرض کی تھی کہ جب تک تُو ساری اُمت کو نہ بخشے گا میں یہ جبہ نہ پہنوں گا۔ اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ جبہ مبارک پہن لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آپ کی طرف نگاہ کی تو خلافت سے دل بھر گیا۔ اور فرمایا کہ کوئی ہے جو خلافت کو ایک روٹی کے عوض مجھ سے خرید لے۔ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جو عقل مند نہ ہوگا۔ وہی خریدے گا۔ خرید و فروخت کا یہاں کیا ذکر۔ پھینک دو جس کا جی چاہے اُٹھا لے۔

اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جبہ پہن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جبہ مبارک کی طفیل قبیلہ بنی ربیعہ اور بنی مضر کی بھیڑوں کے بالوں کے برابر اُمتِ محمدیہ کی بخشش کر دی ہے۔

اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کیوں نہ کی؟ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ کہا ہاں میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ پھر حضرت اویس قرنی تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ اگر یہ درست ہے تو بتاؤ کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ابرو مبارک ملے ہوئے تھے یا نہیں۔ حضرت فاروق اعظم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما اس سوال کا جواب نہ دے سکے۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کے دوست ہیں بتاؤ اُحد کے دن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دندان مبارک شہید ہوئے تو وہ کون سے

دانت تھے اور کیوں آپ نے موافقت کے لیے اپنے دانت نہ توڑ ڈالے اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا منہ کھول کر دکھایا کہ سب دانت ٹوٹے ہوئے ہیں۔ چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ کون سے دانت شہید ہوئے ہیں اس لیے میں نے اپنے سب دانتوں کو توڑ ڈالا۔ تب جا کر مجھے چین آیا۔ یہ سُن کر حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی کہ میرے لیے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہر نماز میں لے تمام اُمتِ محمدیہ کے مومن اور مومن عورتوں کو بخش دے۔ اگر تم قبر میں سلامتیٔ ایمان کے ساتھ جاؤ گے تو میری دعا کو اثر سے خالی نہ پاؤ گے۔ ورنہ میں دعا کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ پھر عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمر! تو خدا کو پہچانتا ہے نہ جواب دیا۔ ہاں! فرمایا کہ اگر اس کے بعد کسی اور کو نہ پہچانے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے کچھ لاؤں۔ آپ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر دو درہم باہر نکالے اور فرمایا کہ میں نے شتر بانی سے یہ دام حاصل کیے ہیں۔ اگر آپ اس بات کی ذمہ داری لیں کہ میں ان کے خرچ کرنے میں زندہ رہوں گا تو اور دے دیں۔ پھر فرمایا کہ اب آپ تشریف لے جائیں قیامت قریب ہے۔ میں زادِ راہ حاصل کرنے کی فکر میں ہوں۔ چنانچہ دونوں صاحب واپس تشریف لے آئے۔

امانت میں خیانت نہ کرنی چاہیئے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مالدار قافلے کا گزر ہوا۔ جب قافلہ والوں نے ڈاکوؤں کو دیکھا تو ان میں سے ایک شخص نے جس کے پاس کچھ نقدی تھی۔ نقدی کو بچانے کے خیال سے وہ قافلے سے علیحدہ ہوا تاکہ جنگل میں کسی جگہ دفن

کر دے۔ جونہی وہ قافلے سے علیحدہ ہوا تو اس نے حضرت فضیل بن عیاض جو ڈاکوؤں کے سردار تھے زاہد مرتاض سمجھ کر تمام حال آپ سے بیان کر کے روپیہ آپ کے پاس امانت رکھ دیا۔ چنانچہ وہ شخص آپ کے فرمان کے مطابق ایک جگہ نقدی رکھ کر قافلہ میں جا ملا۔ ڈاکوؤں نے قافلے کو خوب لوٹا۔ جب ڈاکو واپس چلے گئے تو وہ آدمی بھی اپنی امانت کو واپس لینے کی غرض سے آپ کے خیمہ کی طرف گیا مگر وہاں جا کر کیا دیکھا کہ آپ ڈاکوؤں کو لوٹ کا مال تقسیم کر رہے ہیں۔ اس نے کہا افسوس میں نے اپنا روپیہ خود ہی ایک ڈاکو کے حوالے کر دیا۔ لیکن آپ نے اس آدمی کو دور سے دیکھ کر اشارہ کیا۔ وہ ڈرتا ہوا آپ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے پوچھا تو کیا چاہتا ہے۔ اس نے کہا اپنی امانت واپس لینا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا جہاں تم نے رکھی ہے وہیں سے جا کر لے لو۔ اس نے اپنی امانت لی اور قافلہ میں پہنچ گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے کہا کہ آپ نقدی کیوں واپس کی۔ فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پہ نیک گمان کیا تھا میں بھی اللہ تعالیٰ پہ نیک گمان رکھتا ہوں۔

حضرت امام مالک بن دینار کا بیہوش ہو جانا

ایک دفعہ حضرت جعفر بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھا۔ جب انہوں نے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہا تو بے ہوش ہو کر زمین پہ گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو میں نے وجہ پوچھی فرمایا مجھے ڈر تھا کہ میرے لَبَّیْکَ کا جواب لَا لَبَّیْکَ نہ آئے۔

سچ بولنے کی عظمت

حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام رات اللہ کی یاد میں گزار دیا کرتے تھے۔ آپ کی ایک بچی تھی وہ ایک دن آپ سے کہنے لگی ابا جان! کبھی

آرام کر لیا کرو۔ آپ نے فرمایا اے جانِ پدر تیرا باپ خوف خدا سے ڈرتا ہے اور فرمایا اگر یہ بات ہو دولتِ دین میری طرف متوجہ ہو اور مجھے سویا ہوا پائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا کہ نعمتِ خداوندی کھاتا ہوں اور پیروی شیطان کی کرتا ہوں۔ فرمایا اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر آواز دے تو تم میں سے بدترین کون ہو گا؟ تو سوائے میرے کوئی آپ کو ظاہر نہیں کرے گا۔ جب حضرت عبداللہ بن مبارک نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ حضرت مالک بن دینار کی بزرگی اسی وجہ سے ہے کہ وہ ہمیشہ سچی بات کہتا ہے۔

سودا منسوخ ہو گیا

ایک دفعہ کسی شخص کا ایک گھوڑا اچوری ہو گیا۔ وہ مفلس تھا اس نے آکر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی۔ آپ نے گھوڑے کی قیمت پوچھ کر گھوڑا چار سو روپے کے عوض خرید لیا۔ رات کو اس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ گھوڑا دوسروں کے گھوڑوں کے ساتھ بہشتی چراگاہ میں چر رہا ہے۔ اس کے پوچھا کہ یہ گھوڑے کس کے ہیں کہا کہ پہلے تو تیرے تھے مگر اب ان کا مالک حسن بصری ہے۔ چنانچہ خواب سے بیدار ہو کر وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیع فسخ کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ میرا خواب تیرے پہلے تمہارے خواب کی اطلاع مجھے دے چکا ہے۔ چنانچہ وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔ اگلی رات حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں عالی شان محل اور منظر دیکھ کر پوچھا کہ یہ کس کے ہیں۔ جواب ملا کہ جو بیع کو منسوخ کرلے۔ چنانچہ آپ نے فوراً صبح ہوتے اس شخص کو بلا کر سودا منسوخ کر دیا۔

ایک غلطی سدا کا رونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بچپن میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کوئی غلطی

سرزد ہو گئی۔ پھر اس دن سے لے کر جب تک آپ زندہ رہے اپنی غلطی کو اپنے ہر نئے پیراہن کے گریبان میں لکھ لیا کرتے اور یاد کرکے اس قدر روتے کہ آخر بیہوش ہو جاتے۔

عقل مند لوگوں کی نشانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ عقل مند کسے کہتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا جو شخص نیکی اور بدی میں تمیز کرے۔ آپ نے فرمایا چوپائے بھی تمیز کر سکتے ہیں وہ اپنے دشمن اور دوست کو پہچانتے ہیں۔ تب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک عقل کون ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نیکیوں اور بدیوں میں تمیز کر سکے اور بہتر نیکی کو اختیار کرے اور بشرط ضرورت کم بدی کو اختیار کرے۔

سونے کی گٹھلیوں کا حصول

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حج کو جا رہے تھے کہ راستے میں پیاس کا غلبہ ہوا۔ جب ہم کنوئیں پر پہنچے تو اس پر ڈول وغیرہ نہیں تھا آپ نے فرمایا کہ جب میں نماز پڑھنے لگوں تو پانی پی لینا۔ چنانچہ آپ نماز میں مصروف ہو گئے تو کنوئیں کا پانی منہ پر آ گیا۔ ہم سب نے سیر ہو کر پیا۔ ایک آدمی نے کوزہ بھی بھر لیا۔ پانی فوراً نیچے اتر گیا۔ آپ نے فرمایا: افسوس تم لوگوں نے اللہ پر توکل نہ کیا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے۔ آگے راستہ میں کھجوریں ملیں جن کی گٹھلیاں سونے کی تھیں جنھیں فروخت کرکے ہم نے صدقہ دیا اور کھانا وغیرہ خریدا۔

ایک اعرابی اور حضرت ذوالنون مصری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک اعرابی جو کہ بہت ہی نحیف اور کمزور تھا۔ طواف میں دیکھ کر پوچھا کیا تُو خدا کا دوست ہے۔ اعرابی نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر پوچھا کہ تیرا محبوب تیرے نزدیک ہے یا دور؟ اعرابی نے کہا کہ بالکل نزدیک۔ پھر پوچھا کہ مخالف ہے یا موافق۔ اعرابی نے کہا موافق۔ آپ نے فرمایا سُبحان اللہ کہ تیرا محبوب تیرے پاس اور بالکل نزدیک اور پھر موافق ہو لیکن باوجود اس کے کہ تُو اس قدر نحیف اور کمزور ہے۔ اعرابی نے کہا۔ اے کاذب! کیا تو نہیں جانتا کہ قربت اور موافقت کا عذاب دُوری اور مخالفت کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔

حق بندگی کیا ہے؟

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک دفعہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کس کے بندے ہیں۔ یہ سُن کر آپ پر لرزہ طاری ہو گیا اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ کچھ دیر بعد جب بیہوشی سے ہوش مند ہوئے تو آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی یہ آیت تلاوت فرماتے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں کہوں اس کا بندہ ہوں تو وہ حق بندگی طلب کرے گا اور اگر کہوں کہ اس کا بندہ نہیں تو یہ میں کہہ نہیں سکتا

ایک دہریہ سے حضرت مالک بن دینار کا مناظرہ

ایک دفعہ ایک دہریہ سے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مناظرہ ہُوا۔ اور بہت دیر ہو گئی۔ دہریہ کہتا تھا کہ میں حق پر ہوں۔ آخر فیصلہ اس امر پر ہوا کہ اپنے اپنے ہاتھ آگ میں ڈالیں جس کا ہاتھ جل جائے وہ باطل سمجھا جائے۔ چنانچہ ایسا

ہی کیا گیا مگر دونوں میں سے کسی کا ہاتھ نہ جلا۔ لوگ کہنے لگے کہ دونوں حق پر ہیں۔ اس بات سے دلگیر ہو کر آپ گھر میں گئے اور سرِ نیاز زمین پر رکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ ستر سال کی عبادت کے بعد ایک دہریہ کے برابر ہو سکا۔ غیب سے ندا آئی کہ تمھیں علم نہیں محض ہمارے ہاتھ کی برکت سے دہریہ کا ہاتھ نہ جلنے پایا۔ اگر وہ تنہا اپنا ہاتھ آگ میں ڈالتا تو فوراً جل کر خاک ہو جاتا۔

اعمالِ نیک نجات کا سبب بنیں گے

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں میں بیٹھے تھے کہ آپ غلاموں کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ آیئے ہم سب مل کر اس بات کا عہد کریں کہ ہم میں سے قیامت کے دن جو شخص نجات حاصل کرے تو وہ بارگاہِ الٰہ العالمین میں دوسروں کی نجات کی سفارش کرے۔ غلاموں نے حیران ہو کر عرض کیا اے جگر گوشہ رسول! آپ کو ہم غریبوں کی سفارش کی کیا ضرورت جبکہ آپ کے نانا جان شفیعِ روزِ جزا ہیں۔ حضرت امام صاحب نے فرمایا مجھے اپنے افعال سے شرم آتی ہے کہ کس طرح بروزِ محشر اپنے نانا جان کے سامنے کونسا منہ دکھاؤں گا۔

حضرت مالک بن دینار کا ہمسایہ سے سلوک

ایک دفعہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ آپ کا ہمسایہ ایک یہودی تھا۔ آپ کے مکان کی محراب یہودی کے دروازے پر تھی جہاں اُس نے اپنا ٹٹی خانہ بنایا ہوا تھا اور ہر روز نجاست آپ کے مکان میں ڈال دیتا۔ کچھ عرصہ تک یہی حال رہا۔ آپ نے اس سے یہ تذکرہ نہ کیا۔ ایک دن یہودی نے آ کر کہا کہ آپ کو میرے ٹٹی خانہ سے کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک برتن اور ایک جھاڑو رکھی ہوئی ہے کوئی تکلیف نہیں ہے ہر روز صفائی کر دیتا ہوں۔ یہودی نے

کہا کیسا یہ پسندیدہ مذہب ہے خدا کا دوست دشمنِ خدا کی تکالیف کو برداشت کرتا ہے شکایت نہیں کرتا۔ اسلام تو یہی کہتا ہے۔

صالحین کی صف کونسی ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو حالت طواف میں کہا کہ تجھ کو صالحین کا درجہ نصیب نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو چار منازل طے نہ کرلے؛

اوّل یہ کہ نعمت کا دروازہ اپنے اُوپر کھول دے۔ اور محنت کے دروازے کھول دے۔

دوم یہ کہ عزت کے دروازے بند کر کے ذلت کا دروازہ اپنے اُوپر کھول دے۔

سوم یہ کہ خواب کا دروازہ بند کر کے بیداری کا دروازہ کھول لے۔

چہارم یہ کہ تونگری کا دروازہ اپنے اُوپر بند کر کے درویشی کا دروازہ کھول دے۔

کعبہ کا استقبال کے لیے آنا

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا دوسری بار حج کو جا رہی تھیں جنگل کا سفر تھا کیا دیکھتی ہیں کہ کعبہ مکرمہ آپ کے استقبال کے لیے آرہا ہے۔ رابعہ نے کعبہ کو دیکھ کر کہا مجھے مکان کی ضرورت نہیں بلکہ مکان والے کی طلب گار ہوں۔ کعبہ کے جمال کو دیکھ کر کیا کروں گی۔

چغلی کرنے پر تحفہ کا حصول

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص نے آپ کی چغلی کی ہے۔ آپ نے تحفہ کے طور پر اس شخص کے پاس کھجوریں بھیجیں اور عذر کیا کہ آپ نے اپنی نیکیاں میرے نامۂ اعمال میں درج کرائی ہیں میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر افسوس کہ میں اس نیکی کا عوض آپ کو نہیں دے سکتا۔

مخنث سے دامن بچانا

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے مخنث سے اپنا دامن بچایا۔ اس نے کہا کہ آپ دامن نہ بچائیں کیونکہ ہمارا حال تو ابھی ظاہر نہیں ہوا خدا جانے انجام کیا ہو گا۔

اِمدادِ الٰہی کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا ابن رسول اللہ! مجھے خدا دکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا۔ اِسے کہا گیا تھا تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ اس نے عرض کیا سنا تو ضرور ہے لیکن یہ اُمت محمدیہ ہے۔ ایک فریاد کرتا ہے کہ میرے دل نے اپنے اللہ کو نہیں دیکھا۔ دوسرا کہتا ہے کہ جب تک مجھے زیارتِ خداوندی نہ ہوتی میں عبادت نہ کرتا۔ آپ نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ اس شخص کو باندھ کر دریائے دجلہ میں پھینک دو۔ غلاموں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ جب اسے دریا میں پھینک دیا گیا اور پانی نے اُسے اُوپر کی طرف اُچھالا تو آپ نے دریا کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسے خوب اُوپر نیچے کیجئے۔ جب وہ آدمی پانی کے زور سے اُوپر نیچے آتا تو کہتا یا ابنِ رسول اللہ! مجھے بچانا۔ لیکن آپ ہر بار دریا کو یہی حکم کرتے کہ اسے غوطہ دے۔ جب اس کی حالت غیر ہوئی تو اس نے کہا۔ اے اللہ مجھے بچانا۔ جب آپ نے اس کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو غلاموں کو حکم دیا کہ اسے فوراً باہر نکالو۔ باہر نکالا گیا۔ جب اسے ہوش آئی تو آپ نے پوچھا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟ اس نے عرض کی یا ابنِ رسول اللہ! جب تک خدا کے سوا غیر سے امداد کا طالب رہا ایک حجاب سا دل میں محسوس ہوتا رہا لیکن جب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا تو میرے دل میں ایک

نور پیدا ہوا جس سے میں مطمئن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا جب تک تو صادق صادق پکارتا رہا تو اس وقت کاذب تھا اب تو اپنے دل کی حفاظت کر۔ اور فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ اللہ کیا ہے کیسے بنا تو وہ کافر ہوا۔ جس گناہ کا آغاز خوف اور انجام عذر ہو اس گناہ کی بدولت انسان اللہ تعالیٰ سے زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے لیکن جس عبادت کا آغاز امن اور انجام خود پسندی ہو تو بندہ اس اطاعت کی بدولت اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ خود پسند عابد گنہ گار ہے اور با عذر گنہ گار عابد سے بہتر ہے۔

بیس سالہ تارک جماعت

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بیس سال سے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تھا اور نہ ہی کسی سے ملتا جلتا تھا۔ آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور کہا کہ تم جماعت سے نماز کیوں ادا نہیں کرتے۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے اس بات سے معاف رکھو میں مشغول ہوں اور ذرہ بھر بھی فرصت نہیں ہے۔ پوچھا کہ کس کام میں مشغول ہو۔ اس نے کہا کہ کوئی سانس مجھ کو ایسا نہیں آتا جس کی نعمت مجھ تک نہ پہنچتی ہو اور مجھ سے گناہ سرزد نہ ہوتا ہو۔ اس لیے میں اس نعمت کے شکر اور معصیت کے عذر میں مصروف ہوں۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم اسی طرح رہو مجھ سے بہتر ہو۔

دشِ دُنیا سنتہ آخر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے ہاں دو مہمان آئے جو بھوک سے نڈھال ہو رہے تھے اور انھوں نے کھانا حلال طلب کیا آپ کے پاس اس وقت صرف دو ہی روٹیاں تھیں۔ اسی وقت ایک سائل

نے آواز دی۔ آپ نے وہ دونوں روٹیاں اُٹھا کر سائل کو دے دیں۔ وہ لوگ بہت حیران ہوئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لونڈی بہت سی روٹیاں لے کر آ گئی اور کہا کہ کدبانو نے بھیجی ہیں۔ آپ نے روٹیوں کو گِنا تو وہ تعداد میں اٹھارہ تھیں۔ آپ نے لونڈی سے کہا کہ تو غلطی کر رہی ہے۔ تیری مالکہ نے تمھیں میری طرف نہیں بھیجا۔ لونڈی نے بتیرا کہا کہ آپ کی طرف ہی بھیجا ہے لیکن آپ نے لونڈی کو معہ روٹیوں کے واپس کر دیا۔ کنیز روٹیاں لے کر واپس آ گئی اور مالکہ سے جا کر اسی طرح کہہ دیا۔ مالکہ نے دو روٹیاں اور رکھ کر کنیز کو پھر آپ کے گھر بھیج دیا۔ رابعہ نے روٹیوں کو پھر گنا تو وہ بیس تھیں آپ نے لے کر ان روٹیوں کو مہمانوں کے آگے رکھ دیا۔ ان لوگوں نے کھانا کھا کر پوچھا کہ اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے فرمایا جب تم آئے تھے تو مجھے معلوم تھا کہ تم بھوکے ہو۔ میں نے خیال کیا کہ دو روٹیاں تو نو آدمیوں کے سامنے کیا رکھوں میں نے وہ سائل کو دے دیں اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی کہ الٰہی تو نے ایک کے بدلے دنیا میں دس دینے کا وعدہ کیا ہے اور میرا اس بات پر یقین ہے اب میں دو روٹیاں تیری راہ میں دیتی ہوں۔ جب اٹھارہ روٹیاں آئیں تو میں سمجھ گئی کہ یا تو کنیز نے چرائی ہیں یا بھیجنے والی کی غلطی ہے۔ بہر حال بیس روٹیاں چاہئیں تھیں۔ یا مجھے نہیں بھیجی گئیں اس لیے میں نے واپس کر دیں۔ اب پوری بیس روٹیاں تھیں۔

ایک ساعت غم کی خریداری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مفلس عیال دار شام کی نماز کے بعد اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ چونکہ تمام دن اس نے کچھ نہ کمایا تھا اس لیے نہایت افسردہ تھا۔ راستہ میں اس نے حضرت ابراہیم بن ادہم کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ابراہیم

مجھے آپ کی حالت پر رشک آتا ہے آپ ایسے بے فکر ہیں کہ کچھ کی بات نہیں۔ میں غم کی لہروں میں ڈوبا ہوا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ آج تک جو میں نے عبادت کی اور بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی، وہ جو کچھ میری پسندیدہ خیرات ہے وہ میں تجھے بخشتا ہوں۔ اس کے بدلہ میں تم مجھے ایک ساعت کا غم بخش دو۔

رزق حلال سے حج کا جواز

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا حضرت میرے ہاں دو ہزار درہم اکل حلال کے ہیں اور میں حج کو جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ تو سیر کے لیے جانا چاہتا ہے اگر رضائے الٰہی کے لیے جاتا ہے تو یہی درہم کسی درویش یا محتاج یا عیال دار حاجت مند کا قرض ادا کر دے یا کسی یتیم کی مدد کر کیونکہ جو خوشی اسے ہو گی وہ حج سے بہتر ہو گی۔ وہ کہنے لگا کہ میں حج ہی پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا مال حلال کمائی کا نہیں ہے اور جب تک تم حرام کی جگہ پر اسے خرچ نہ کرو گے اطمینان سے نہ بیٹھو گے۔

حضرت بایزید بسطامی شکم مادر میں

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا آتش پرست تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپ ابھی میرے شکم ہی میں ہی تھے کہ میں نے اگر کوئی مشتبہ چیز اپنے منہ میں ڈالی تو اسی وقت آپ میرے پیٹ میں حرکت کرنے لگتے تھے اور جب تک میں اس چیز کو منہ سے باہر نہ نکال دیتی آرام نہ کرتے تھے۔

ایک شخص کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہونا

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید جو نہایت عابد و زاہد تھا۔ اس نے چالیس چلے کاٹے۔ چالیس حج کیے۔ چالیس سال تک شب بیدار رہا۔ اور چالیس

سال تک ہی اپنے دل کو ماسویٰ اللہ سے محفوظ رکھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ باوجود اس قدر محنت و مشقت اُٹھانے کے مجھے آج تک کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ میں اللہ تعالیٰ کی شکایت نہیں کرتا بلکہ اپنی بدنصیبی کا رونا روتا ہوں۔ مجھے اس کی عبادت کا شوق ہے۔ اگرچہ میں نے تمام عمر اللہ تعالیٰ کے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی مگر مجھے آج تک کچھ جواب نہیں ملا۔ میرے لیے یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے۔ مبادا البقیۃ عمر بھی شاید اسی طرح نامرادی میں ہی گزر جائے۔ چونکہ آپ روحانی طبیب ہیں ازراہِ کرم میرا علاج کریں آپ نے مرید سے فرمایا کہ آج خوب پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ۔ تمام رات آرام سے محوِ خواب ہو جاؤ اور نماز عشاء مت پڑھو۔ ممکن ہے کہ دوست اگر محبت کے ساتھ توجہ نہیں کرتا تو غضب کے ساتھ ہی توجہ کرے۔ مرید نے آپ کی ہدایت کے مطابق خوب سیر ہو کر کھانا کھایا لیکن نماز ترک کرنے کو اس کا دل نہ چاہا۔ ادھر مرشد کا ارشاد تھا کہ نماز عشاء مت پڑھو۔ بالآخر نماز ادا کر کے سو گیا۔ رات کو خواب میں حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا دوست یعنی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ شخص نامراد ہے جو میری بارگاہ میں آئے مگر جلدی مایوس ہو جائے اور میں تمہاری سب خواہشات پوری کروں گا لیکن تم ہمارا سلام اس راہزن کو پہنچا کر کہہ دینا کہ جھوٹے دعویدار اگر میں تجھے تمام دنیا میں رسوا نہ کروں تو تیرا خدا نہیں تاکہ تو ہمارے عاشقوں اور درگاہ کے عاجزوں کے ساتھ مکر نہ کر سکے۔ یہ خواب دیکھ کر آپ کا مرید بیدار ہو گیا اور روتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا جب آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجا ہے اور جھوٹا مدعی کہہ کر پکارا ہے تو بہت خوش ہوئے

حضرت ابراہیم ادہم اور بہشت کا منظر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں بہشت

دیکھا جس میں کئی حوریں روتی ہوئی کھڑی ہیں۔ آپ نے ان حوروں سے دریافت کیا یہ کیا بات ہے۔ حوروں نے کہا کہ ایک بیوقوف نے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سر زخمی کر دیا۔ ہمیں حکم خداوندی ہے کہ جب ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو بہشت میں لائیں تو ہم اس پر گوہر قربان کریں۔

قبر سے آواز کا آنا

ایک صاحب کرامت بزرگ جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی ہے۔ جنہوں نے جنگل میں تیس ہزار آدمیوں کو سیراب کیا تھا حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر کہنے لگے اے رابعہ! تو کہا کرتی تھی کہ میں دونوں سے فارغ ہو گئی ہوں اب تیری حالت کیسی ہے۔ قبر سے آواز آئی اے طرطوسی جو چیز میں نے دیکھی اور اب دیکھ رہی ہوں۔ مجھے مبارک رہے۔

خوشبودار غار

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس غار میں عبادت کیا کرتے تھے وہ اس قدر معطر تھی کہ جیسے غار کو مشک و عنبر سے بھر دیا گیا ہو۔ جب لوگ آپ کی شکل و صورت اور مرتبہ و مقام سے واقف ہو گئے تو آپ وہ غار جس میں عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے چھوڑ کر مکہ معظمہ چلے گئے۔ حضرت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار کی زیارت کی اور فرمایا کہ یہ غار اس طرح خوشبودار تھی کہ اگر اس غار کو مشک و عنبر سے بھر دیا جاتا تو پھر بھی اس قدر خوشبو اس میں سے نہ آتی جو ایک مرد مومن کے کچھ عرصہ کے قیام سے پیدا ہو گئی ہے۔

بغداد شریف گوبر سے محفوظ

بغداد شریف کو یہ فضیلت حاصل تھی کہ جب تک حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ زندہ رہے بغداد شریف کی سڑکوں اور دیگر راستوں پر جانوروں نے گوبر نہیں کیا۔ آپ کے انتقال کے بعد ایک چار پائے نے گوبر کر دیا۔ جانور کے مالک نے سمجھ لیا کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتقال فرما چکے ہوں گے یہ احترام اس لیے کہ آپ بازاروں اور سڑکوں میں ننگے پاؤں سیر فرمایا کرتے تھے۔ جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ واقعی آپ انتقال فرما چکے ہیں۔

سونے کی تھیلی

ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو ایک جنگل سے گزرے آپ کے ساتھ چند آدمی اور بھی تھے۔ ایک تھیلی ایک جگہ سونے کی بھری ہوئی ملی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا تھا۔ آپ کے ساتھیوں نے وہ سونا آپس میں تقسیم کر لیا۔ آپ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ یہ سونے کی تھیلی جس پر میرے دوست کا نام لکھا ہوا ہے مجھے دے دو۔ آپ نے وہ تھیلی لے کر اُسے نہایت ادب کے ساتھ چوما جس کی برکت سے بارگاہ الٰہی میں آپ کا مقام اور بلند ہو گیا۔

پالتی مار کر نہ بیٹھنا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ پالتی مار کر کبھی نہ بیٹھا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے اس طرح نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں پالتی مار کر بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ آواز آئی! او گستاخ ابن ادہم کیا غلام آقا کے سامنے اس طرح بیٹھا کرتے ہیں۔ میں نے اُسی وقت توبہ کی۔

چور کا اندھا ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نماز میں مشغول تھیں۔ کمزوری کی وجہ سے دوران نماز نیند آ گئی۔ اتنے میں ایک چور نے آ کر

آپ کی چادر اُٹھائی اور چل دیا۔ جب چادر چوری کر کے دروازے تک پہنچا تو دروازہ نظر نہ آیا۔ چور نے چادر جہاں سے اُٹھائی وہاں ہی رکھ دی۔ تو دروازہ نظر آ گیا۔ اسی طرح چند مرتبہ ہُوا۔ آخر اُس چور نے آواز سُنی کہ اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈال۔ چند سال ہوئے اس گھر کی مالکہ نے اپنے آپ کو میری دوستی اور نگہبانی میں کر رکھا ہے یہاں تو شیطان کی بھی طاقت نہیں کہ پَر مار سکے۔ تیری کیا مجال ہے کہ ایک دوست سویا ہوا ہے تو کیا ہوا دوسرا دوست تو جاگ رہا ہے۔

دنیا سے نفرت انگیزی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شہر بصرہ میں ایک مال دار آدمی مر گیا اور بے شمار دولت اور ایک خوب صورت لڑکی چھوڑ گیا۔ لڑکی نے حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ میں مالک بن دینار سے نکاح کرنا چاہتی ہوں تاکہ مجھے عبادتِ الٰہی میں مدد ملے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دنیا کو طلاق دے چکا ہوں۔ عورت بھی دنیا میں سے ہے اور مطلقہ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

ہزار سال بعد دوزخ سے رہائی کا حصول

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس قدر خوف الٰہی طاری ہوا کرتا تھا کہ بیٹھنے کی حالت میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی جلاد کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں کبھی کسی شخص نے آپ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ کسی شخص کو روتے دیکھ کر وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے محمد کعب قرظی کی مجلس وعظ میں سُنا تھا کہ شامتِ اعمال سے ایک مومن ایسا بھی ہو گا جس کو ہزار سال کے بعد دوزخ سے رہائی حاصل ہو گی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کاش وہ شخص حسن ہی ہوتا کہ ہزار سال ہی کے بعد اُسے دوزخ سے نکال لیتے۔

جس کا خدا ہو گیا اس کا سارا زمانہ ہو گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خط لکھا اور خواہش کی کہ آپ کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے انھیں جواباً لکھا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے تو تم کسی کی پرواہ مت کرو۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ہمراہ نہیں ہے تو پھر کس سے اُمید رکھتے ہو۔ ایک اور موقع پر آپ نے انھیں لکھا کہ وہ دن آیا ہوا سمجھو جب کسی کا پس ماندہ مر جائے۔ امیر المومنین نے جواب لکھا کہ وہ دن آیا ہوا فرض کرو دنیا ہی نہ ہو گی۔

حجّاج کی بارگاہِ خداوندی میں گریہ زاری

ایک دفعہ کسی نے حجاج بن یوسف کو خواب میں دیکھا کہ میدان محشر میں ٹہل رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ کس چیز کی تلاش میں ہو۔ حجاج نے جواب دیا کہ جو کچھ موحّد ڈھونڈتے ہیں۔ یہ بات اس نے حالت نزع میں کہی تھی کہ اے میرے پروردگار تو بخشنے والا اکرام الاکرمین ہے۔ یہ بات تو خود مجھ تنگ حوصلہ پر ظاہر کرتا ہے کہ میں غفارہ ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھے قیامت کے دن سزا دے گا تو مجھے ان لوگوں کی دشمنی کے مقابلے میں بخش دے۔ اور ان لوگوں پر یہ ظاہر کر کہ واقعی جو کچھ تو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ بات حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے سنی تو فرمایا خبیث حجاج اپنی چالاکی سے آخرت بھی حاصل کر لے گا۔

پریوں کا وعظ سننے کے لیے آنا

عبد اللہ نامی ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے صبح کی نماز حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں ادا کرنے کا خیال کیا۔ چنانچہ علی الصبح میں نے آپ کی مسجد میں گیا دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور آپ دعا کر رہے ہیں اور لوگ آمین کہتے جاتے ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید آپ کے مرید ہوں گے باہر ہی ٹھہر گیا۔ آخر

صبح ہونے پر جب دروازہ کھلا تو دیکھا کہ آپ اکیلے ہی ہیں نماز ادا کرنے کے بعد میں نے ماجرا دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر جمعرات کو یہاں پریاں آتی ہیں۔ وعظ سننے کے بعد دُعا کرتا ہوں اور وہ آمین کہتی جاتی ہیں۔

مچھلیوں کا دریا سے دینار لانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشتی پر سوار تھے۔ جب کشتی دریا کے درمیان میں پہنچی تو ملاحوں نے مسافروں سے مزدوری طلب کی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر ملاحوں نے آپ کو بہت مارا یہاں تک کہ آپ بیہوش ہو گئے۔ جب آپ ہوش میں آئے تو پھر مارنا اور اُجرت طلب کرنی شروع کی اور کہا کہ اگر تم اُجرت نہ دو گے تو تمھیں رسّی سے باندھ کر دریا میں پھینک دیا جائے گا۔ اُس وقت دریا کی مچھلیاں ایک ایک دینار منہ میں پکڑے ہوئے کشتی کے اردگرد آگئیں۔ آپ نے ایک مچھلی کے منہ سے دینار لے کر ملاحوں کو دے دیا۔ جب لوگوں نے یہ ماجرا دیکھا تو اپنے سلوک کو دیکھ کر سخت شرمسار ہوئے۔

تمام گھر روشن ہو گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں بیٹھے کچھ سوئی سے سی رہے تھے کہ اندھیرے میں سوئی آپ کے ہاتھ سے گر گئی۔ اللہ کی قدرت کہ تمام گھر روشن ہو گیا۔ آپ نے فوراً آنکھیں بند کر لیں اور کہا کہ نہیں میں سوئی کو بغیر چراغ کے اندھیرے میں ہی ڈھونڈنا چاہتا ہوں۔

دونوں آنکھیں ایک طشت میں

حضرت عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداء میں ایک عورت پر فریفتہ ہو گئے کسی ذریعے سے اس عورت کو بھی آپ کے فریفتہ ہونے کا حال معلوم ہو

گیا۔ عورت نے کسی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ تم نے میرا کیا دیکھا کہ فریفتہ ہو گئے ہو آپ نے جواب دیا کہ ایک دفعہ تمہاری آنکھ دیکھ کر فریفتہ ہو گیا ہوں۔ چنانچہ اس عورت نے اپنی دونوں آنکھیں نکال کر ایک طشت میں رکھ کر خادمہ کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیں اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ جس چیز پر تم فریفتہ ہوئے وہ لے لو۔ جب آپ نے یہ ماجرا دیکھا تو دل پہ ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ فوراً حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی اور ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

شکریہ کا روزہ رکھنا

ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شب حضرت رابعہ بصریہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہوئیں اور صبح تک نماز میں مصروف رہیں۔ میں دوسرے کونے میں یادِ الٰہی میں مصروف رہا۔ صبح حضرت رابعہ نے فرمایا کہ اس بات کا کیسے شکریہ ادا کریں کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے تمام رات ہمیں نماز کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر فرمایا کہ کل شکریہ کا روزہ رکھوں گی۔

حضرت الیاسؑ، حضرت خضرؑ کی حضرت ابراہیمؒ سے ملاقات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صحرانوردی میں تھے کہ وہاں ایک بزرگ سے آپ کی ملاقات ہوئی جس نے آپ کو اسمِ اعظم کی تعلیم دی۔ آپ اسی نام سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے۔ پھر آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ حضرت خضر نے آپ سے فرمایا اے ابراہیم! وہ بزرگ میرے بھائی حضرت الیاس علیہ السلام تھے۔ پھر آپ نے ان سے اور بہت سی علمی باتیں سیکھیں۔ اور انہی کی بدولت آپ کو اعلیٰ مقامات حاصل ہوئے۔

حضرت بشر حافی اور تقویٰ

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ اُس شہر کا پانی نہ نوش فرماتے جو شاہی ملازموں نے کھودی تھی۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گیا۔ آپ کو برہنہ پایا اور آپ سردی سے کانپ رہے تھے۔ میں نے حال پوچھا تو فرمایا کہ میرے پاس مال نہیں کہ میں درویشوں کی مدد کر سکوں۔ ناچار میں نے بدن کو سردی میں رکھ کر ان کی موافقت کی۔

بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا خوف

جب حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ نہایت مضطرب ہوئے۔ لوگ سمجھے کہ شاید آپ زندگی کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اس لیے مضطرب ہیں۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ ایسا نہیں حقیقت یہ ہے کہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونا بہت مشکل ہے۔

پتھر زمرد بن گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہو کر یہ عرض کرنے لگا یا حضرت میں مقروض ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں کہ میں قرضہ ادا کر سکوں۔ آپ نے ایک پتھر اُٹھا کر اسے دے دیا۔ وہ آدمی اُس پتھر کو بازار میں لے گیا۔ اللہ کی قدرت کہ وہ پتھر زمرد بن گیا۔ اُس شخص نے اسے چار سو درہم میں فروخت کر کے اپنا قرضہ ادا کر دیا۔

تخت کیوں چھوڑا؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ آپ نے حکومت کیوں ترک کی۔ فرمایا کہ ایک دن میں تخت نشین تھا آئینہ میرے سامنے تھا میں نے اس پہ غور کیا تو اپنا آخری مقام قبر میں نظر آیا اور سوچا کہ سفر لمبا ہے کوئی ساتھی نہیں اور توشہ بھی

کچھ نہیں۔ حاکم بھی منصف اور عادل ہے۔ میرے پاس کوئی دلیل و حجت بھی نہیں۔ انہی خیالات سے حکومت سے منہ موڑ گیا۔

بے عمل سے کتا بہتر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتے کو دیکھ کر فرمایا کہ کاش کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت مجھے اس کتے کی رفاقت نصیب کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کتے سے بہتر ہیں یا کتا آپ سے بہتر ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اگر عذاب سے نجات ہو گئی تو میں بہتر ہوں گا ورنہ قسم بخدا کتا مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

حضرت اویس قرنی کو نہ دیکھنا

بروز محشر نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے مکان سے باہر تشریف لا کر پوچھیں گے کہ اویس کہاں ہے میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس وقت بارگاہِ اللہ العالمین سے ندا آئے گی کہ پیارے محبوب آپ تکلیف نہ کریں جس طرح آپ نے اسے دنیا میں نہیں یہاں بھی آپ اسے نہیں دیکھ سکتے۔

بصرہ میں قحط کا پڑ جانا

ایک دفعہ بصرہ میں سخت قحط پڑا جس کی وجہ سے بارش بالکل نہ ہوئی، شہر کے لوگ طلبِ بارش کے لیے شہر سے باہر نکلے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قحط سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا کروانے کے لیے منبر پر بھیجا آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! اگر تم بارش کے طالب ہو تو حسن کو شہر سے نکال دو۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے تھے اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کرتے تھے۔

ہاتھ کا کٹ جانا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ سخت بیمار ہو گئے یہاں تک کہ زندگی کی اُمید نہ رہی۔ آخر اللہ تعالےٰ نے شفاء عطا فرمائی ابھی آپ کمزور ہی تھے کہ کسی غرض سے بازار تشریف لے گئے۔ سامنے سے امیر شہر آرہا تھا اور چوبدار لوگوں کو راستے سے ہٹا رہا تھا۔ میں اتنی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ جلدی سے ایک طرف ہو جاتا۔ چنانچہ چوبدار نے مجھے کوڑا مار کر ایک طرف کر دیا۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ کو توڑے۔ دوسرے دن میں نے اُسے دیکھا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور چوراہا میں ذلیل و خوار پڑا تھا۔

حضرت حبیب عجمی کی دُعا کا اثر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ میں کسی قاتل کو قصاص میں پھانسی دی گئی۔ اسی رات اُس قاتل کو لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ پر تکلف لباس پہنے ٹہلتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ پوچھا کہ تُو تو قاتل تھا یہ مقام تجھے کس طرح حاصل ہوا۔ قاتل نے کہا کہ جس وقت مجھے پھانسی دی جا رہی تھی تو اس وقت حضرت حبیب عجمی کا اُدھر سے گزر ہوا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی اور دعا کی اور یہ سب برکت اسی دعا کی ہے۔

جنتی حُور کا دیکھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عتبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک رات ایک خواب میں ایک جنتی حور کو دیکھا جو یہ کہہ رہی تھی کہ عتبہ میں تجھ پر عاشق ہوں دیکھو کوئی ایسا کام ہرگز نہ کرنا کہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی کی صورت پیدا ہو

جائے۔ فرمایا کہ میں نے دنیا کو ترک کر دیا ہے اب میں ہرگز اس کی طرف توجہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ تجھ سے آملوں۔

قلب کا بند ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایک دفعہ شاہی چراغ کی روشنی میں میں نے اپنا پیراہن سیا۔ چنانچہ میرا قلب اُس وقت تک بند رہا جب تک کہ میں نے اُسے پھاڑ نہ ڈالا اور بارگاہِ الٰہی سے اس کی معافی چاہی۔

ریت کا سونا بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشتی میں سوار ہونا چاہتے تھے مگر آپ کے پاس کرایہ کے پیسے نہ تھے اور ملاح ایک دینار مانگتا تھا۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کر کے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الٰہی ملاح کچھ طلب کرتا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اُسی وقت دریا کی ریت سونا بن گئی اور آپ نے ایک مٹھی بھر کر ملاح کو دے دی۔

علم و حکمت کا عطا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شب ایک خواب دیکھا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ اے ذوالنون ہر شخص نے سونے کی طرف توجہ کی مگر تو نے اس سے اعلیٰ شے کی طرف رغبت کی یعنی میرے نام کی۔ چنانچہ ہم اس فعل کی برکت سے تمہارے سینے علم و حکمت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپنے گھر میں واپس آ گئے۔

محبت کی انتہا نہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سفر میں ایک عورت کو دیکھا اور اس سے محبت کی غایت دریافت کی۔ عورت نے کہا۔ اے کاذب! محبت کی غایت نہیں ہوا کرتی۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیوں نہیں۔ عورت نے کہا کہ محبت کی انتہا ہی نہیں ہوتی۔

گوشت کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درویشوں کے ایک گروہ کے ساتھ محو سفر تھے۔ ایک قلعہ کے نزدیک پہنچ کر دیکھا کہ بہت سی لکڑیاں جمع ہیں اور اسی جگہ رات گزارنے کا قصد کر لیا۔ رات کو خوب آگ جلائی۔ اس وقت ایک درویش نے کہا کہ کاش حلال گوشت ہمارے پاس ہوتا تو خوب بھون کر کھاتے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ یہ کہہ کر نماز میں مصروف ہو گئے۔ اسی اثناء میں ایک شیر کی آواز آئی جس کے آگے آگے ایک گورخر بھاگ رہا تھا۔ درویشوں نے اس گورخر کو پکڑ کر ذبح کیا اور شیر خاموش ہو کر پاس بیٹھا رہا۔

دُنیا کی محبوبیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بصرہ کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے سرہانے آکر بیٹھ گیا۔ اور دنیا کی برائی کرنی شروع کر دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم دنیا کو محبوب رکھتے ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو تم شکایت نہ کرتے کیونکہ جو شخص دنیا کو دوست رکھتا ہے وہ اکثر اسی کا تذکرہ کرتا ہے۔

اُنگلی کا روشن ہو جانا

ایک رات حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہاں چراغ نہ تھا اور خواجہ صاحب کو چراغ کی ضرورت تھی۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی اُنگلی پر پھونک ماری جس سے اُنگلی فوراً روشن ہو گئی اور صبح تک چراغ کا کام دیتی رہی۔

ندائے الٰہی حضرت رابعہ کے حق میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کسی کام سے کہیں جا رہی تھیں۔ کسی نامحرم کو سامنے سے آتا دیکھ کر راستہ سے ہٹنے کے لیے دوسری طرف گر پڑیں اور آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اُسی وقت آپ نے خاک پر سربسجود ہو کر دُعا کی۔ الٰہی اگرچہ میں غریب و بے مددگار اور شکستہ دل ہوں مگر میں اس کی پرواہ نہ کرتی ہوئی بھی تیری رضا کی طالب ہوں اُسی وقت ایک آواز آئی۔ رابعہ غم مت کر کل تمہارا مرتبہ وہ ہو گا کہ آسمان کے مقرب بھی تم پر رشک کریں گے۔ چنانچہ آپ دل شاد ہو کر زمین سے اُٹھ کھڑی ہوئیں اور اپنے گھر آ گئیں۔

آنسوؤں کے پانی کا پرنالہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ گھر کی چھت پر بیٹھے رو رہے تھے اور اس قدر روئے کہ ساری مٹی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور آنسوؤں کے پانی سے پرنالہ جاری ہو گیا۔

ہاتفِ غیب سے آواز آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے اور کہہ رہے تھے کہ جس کا دل تجھ سے خوش نہیں اس کو خوشی نہ ہو، جسے تجھ سے محبت نہیں اُسے کسی سے محبت نہ ہو۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ کام کاج بالکل چھوڑ دیا ہے فرمایئے رضائے الٰہی کس بات میں ہے۔ فرمایا کہ اُس کے دل میں رضا ہے جس دل میں کسی قسم کا غبار نہ ہو۔ اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو بہت آہ و زاری کرتے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو عجمی ہیں قرآن نہیں جانتے آخر یہ مقام آپ کو کیسے حاصل ہوا ہاتفِ غیب سے آواز آئی کہ بے شک عجمی ہے لیکن حبیب تو ہے۔

وجود فانی کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے پوچھا کہ تمہیں شوہر کی رغبت نہیں ہے۔ فرمایا عقد نکاح جسم کے ساتھ ہوتا ہے اور یہاں میرا وجود ہی نہیں۔ میں مالک کی مملوک ہوں۔ مالک سے پوچھو۔ پھر پوچھا کہ یہ درجہ تم نے کس طرح حاصل کیا کہ سب حاصل کی ہوئی چیزوں کو اس میں گم کر دیا۔ پوچھا کہ تم کس طرح اسے جانتی ہو۔ جواب دیا کہ ہم بے کیفیت ہیں۔

کھجور کا طلب کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی حضرت عتبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرواز ہوا کہ حضور لوگ مجھ سے آپ کا حال پوچھتے ہیں کوئی کرامت دکھایئے۔ فرمایا کیا چاہتے ہو اس نے کہا کھجور کا طالب ہوں۔ وہ موسم جاڑے کا تھا۔ کھجور ختم ہو چکی تھی۔ آپ نے اس کی بات کو سُن کر کہا کہ یہ لے لو۔ کہہ کر ایک تازہ خوشہ خرما اسے دے دیا۔

تیس سال عالمِ حجاب میں

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک کنیز عرصہ تیس سال رہی لیکن آپ نے اس کا چہرہ تک نہ دیکھا۔ ایک دفعہ آپ نے کنیز سے فرمایا اسے میری پردہ نشین کنیز کو ذرا آواز دو۔ کنیز نے عرض کیا حضور میں ہی آپ کی کنیز ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس تیس سال کی مدت میں مجھ کو یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف دھیان کردوں۔ اس وجہ سے میں عرصہ تیس سال تیری طرف متوجہ نہ ہو سکا۔

دوست کا وِرد

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ علیل تھے ایک آدمی آپ کی خبر گیری کے لیے آیا اور آپ سے کہنے لگا کہ دوست کا وِرد اچھا ہوتا ہے یہ سُن کر آپ اُس سے نہایت خفا ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم نے اُسے پہچانا ہوتا تو اس قدر آسانی سے اس کا نام نہ لیتا۔

ولی اللہ کا فرمان حق ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی اور حضرت ابو تراب بلخی حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کھانا کھانے کے وقت آپ کا ایک مرید بھی پاس تھا۔ حضرت شفیق بلخی نے کہا کہ آؤ تم بھی کھانا کھاؤ مگر مرید نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں روزدار ہوں۔ روزہ نہیں کھول سکتا۔ پھر حضرت ابو تراب نے کہا کہ آپنے ہمارے ساتھ کھانا کھائیے اور ایک سال کے روزوں کا ثواب حاصل کیجئے مرید نے تب بھی انکار کیا۔ آخر آپ نے فرمایا کہ یہ درگاہِ خداوندی سے راندہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد وہ مرید چوری کے جرم میں گرفتار ہو گیا اور دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔

ایک جنّ کا قتل ہونا اور غوث اعظم کا مرید کی امداد کرنا

بغداد کا ایک عالم نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد بمعہ تلامذہ قبرستان کی طرف فاتحہ خوانی کے لیے نکلے۔ راستہ میں ایک سیاہ سانپ دیکھا تو اُسے اپنی چھڑی سے مار ڈالا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسے ایک لمبے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا تو اچانک نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر شاگرد حیران رہ گئے۔ کچھ دیر بعد دیکھا کہ اُستاد صاحب ایک عمدہ لباس پہنے آرہے ہیں۔ آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ احوال اور لباس کے متعلق دریافت کیا۔ اُستاد صاحب فرمانے لگے جب مجھ پر غبار چھایا تو جن مجھے پکڑ کر ایک جزیرہ میں لے گئے۔ پھر دریا میں مجھے غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے میں نے دیکھا کہ وہ ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لیے تخت پر کھڑا ہے اور اس کے سامنے ایک نوجوان مقتول پڑا ہے جس کا تمام جسم زخمی ہے اور جسم پر خون بہہ رہا ہے۔ میرے متعلق سوال کیا کہ یہ کون ہے۔ جنات نے کہا یہی قاتل ہے۔ نیز اس نے میری طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور کہا اے شہر کے اُستاد تو نے اس نوجوان کو ناحق قتل کیوں کیا ہے۔ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم میں نے اسے قتل نہیں کیا۔ آپ کے خادموں نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ اُنہوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اس کے ہاتھ کی خون سے لتھڑی ہوئی چھڑی اس بات کی دلیل ہے کہ اسی نے ہی قتل کیا ہے۔ دیکھا تو چھڑی واقعی خون سے آلودہ تھی۔ مجھ سے اس خون کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے کہا اس سے تو میں نے ایک سانپ کو مارا ہے اور یہ اس کا خون ہے۔ بادشاہ نے کہا اے جاہل وہ سانپ یہی میرا بیٹا ہے۔ یہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا۔ پھر قاضی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ یہ شخص اپنے قاتل ہونے کا اقراری ہے تم اس کے قتل کا حکم دے دو۔ قاضی نے میرے قتل کا حکم دے دیا۔ بادشاہ تلوار کھینچ کر مجھ پر وار کرنے لگا تو میں نے اپنے دل سے اپنے شیخ اُستاد حضرت غوث اعظم کی طرف ملتجی ہوا اور مدد طلب کی فوراً ایک نورانی مرد نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہنے لگا کہ اس شخص کو قتل نہ کیجیو یہ تو حضرت محبوب سبحانی

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہے اگر وہ اس کے سبب تم پر دریافت فرمائیں تو تم کیا جواب دو گے۔ آپ کا اسم گرامی سنتے ہی اُس نے تلوار ہاتھ سے نیچے پھینک دی اور مجھے کہا اے شہری اُستاد میں نے حضور غوث الاعظم کے ادب و احترام کی خاطر تجھے اپنے بیٹے کا قصاص معاف کیا اب تم ہی اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر اُس نے مجھے یہ خلعت پہنا کر جنات کے ساتھ رخصت کر دیا جو مجھے وہاں لے گئے تھے وہ مجھے اس مکان میں چھوڑ کر میری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔

پیر و مرشد کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ حضور! یہ بتائیے کہ آپ کا پیر کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا پیر ایک بوڑھی عورت ہے۔ لوگوں نے سوال کیا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں حالتِ وجد میں غلبۂ شوق سے اپنے حال میں نہ تھا۔ اُس وقت ایک عورت آئی اور آٹے کا ایک برتن میرے حوالے کر کے کہنے لگی کہ اسے ذرا رکھ لینا۔ میں اُس وقت اپنے حال میں نہ تھا ایک شیر کو اشارہ کیا۔ شیر آیا اور برتن آٹے کا اس کی پشت پر رکھ دیا۔ اس کے بعد میں نے اس بوڑھی سے پوچھا کہ جب تم شہر میں پہنچو گی تو کیا کہو گی کہ میں نے کسے دیکھا۔ بوڑھی عورت کہنے لگی کہ میں کہوں گی کہ ایک رعنا ظالم کو دیکھا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ بوڑھی عورت نے کہا کہ یہ شیر مکلف ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ظلم نہیں ہے۔ بڑھیا نے کہا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے تکلیف نہیں دی تم اسے تکلیف دیتے ہو یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے آپ نے پھر فرمایا یہ ظلم نہیں ہے۔ پھر بڑھیا نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ شہر کے لوگ یہ خیال کریں کہ شیر آپ کا فرماں بردار ہے اور آپ صاحبِ کرامت ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں تب آپ نے توبہ کی۔ کیونکہ اس عورت کی یہ بات میری پیر و مرشد بن گئی۔ اس کے بعد آپ ایسے ہو گئے کہ جب کوئی علامت یا کرامت ظاہر ہوتی تو اس کی تصدیق بارگاہِ

خداوندی سے چاہتے اور اُسی وقت ایک نوری عبارت بخطِ سبز ظاہر ہوتی جس پر یہ لکھا ہوتا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ نُوح نجی اللہ۔ ابراھیم خلیل اللہ۔ موسیٰ کلیم اللہ۔ عیسیٰ روح اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ انہی پانچ گواہوں کے بعد پھر کسی اور شہادت کی ضرورت پیش نہ آتی۔

اولیاء کرام کا آپ کی اطاعت کرنا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عدی بن مسافر کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں بغداد کا رہنے والا ہوں اور شہنشاہِ بغداد کا مرید ہوں۔ آپ نے یہ سُن کر فرمایا۔ بہت خوب بہت خوب وہ تو قطبِ وقت ہیں۔ جب آپ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو اس وقت تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجالِ غیب نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ پس یہ نزدیک آپ کی عظمت کے لیے یہی دلیل بہت بڑی ہے۔

ستر ہزار کا عمامہ

حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لباس مبارک نہایت نفیس قسم کا ہوتا تھا جس کا ایک ذرع دس دینار کا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے ستر ہزار دینار کی قیمت کا عمامہ باندھا اور ایک فقیر کو دیکھا تو اُسی حال میں اُسے عطا فرما دیا

شیطان کا سولی پر لٹکنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام حضرت احمد خضرویہ ہے، کے ایک ہزار مرید حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سب کو یہ مقام حاصل تھا کہ پانی پر چلتے تھے۔ ہوا میں اڑتے تھے۔ حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص حضرت بایزید کے

مشاہدہ کی طاقت برداشت رکھتا ہو وہ ہمارے ساتھ آئے تاکہ ہم بایزید کی زیارت کریں جو یہ طاقت نہ رکھتا ہو علیٰحدہ ہو جائے۔ ہر ایک کے پاس ایک ایک عصا تھا اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں تمہارے عصاؤں کی نگرانی کروں گا کیونکہ مجھ میں دیدار کی تاب نہیں رکھتا۔ جب وہ سب لوگ آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو سب سے بہتر ہے وہ اندر آئے وہ باہر کیوں کھڑا ہے۔ اسے بھی اندر بلایا گیا۔ آپ نے حضرت احمد خضرویہ سے فرمایا کہ عالم کے گرد گھومنا اور سیاحت کب تک؟ احمد خضرویہ نے عرض کیا کہ جب پانی ایک جگہ ٹھہرتا ہے تو خراب ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر دریا کیوں نہیں بن جاتے تاکہ خرابی پیدا نہ ہو سکے اور آلائش بھی نہ رہے۔ اس کے بعد معرفت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس پر احمد خضرویہ نے کہا کہ ایسی گفتگو نہ کریں جو ہماری سمجھ سے باہر ہو۔ غرض سات مرتبہ اسی قسم کی گفتگو ہوئی اور احمد خضرویہ بھی یہی کہتے رہے۔ بالآخر آپ کی گفتگو ان لوگوں کی سمجھ میں آنے لگی۔ جب آپ چپ ہو گئے تو احمد نے کہا کہ حضرت! ابلیس کو میں نے آپ کے کوچہ میں دار پر لٹکا ہوا دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں! کیونکہ اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں بسطام کے پاس نہیں آؤں گا لیکن اَب اس نے ایک شخص کے دل میں وسوسہ ڈالا ہے۔ جس کی پاداش میں اسے سولی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ جب کہ قاعدہ ہے کہ چوروں کو بادشاہوں کی عدالت سے پھانسی کی سزا ہوتی ہے۔ احمد خضرویہ کے مریدوں میں سے ایک مرید نے عرض کی کہ حضرت ہم ایک گروہ کو آپ کی خدمت میں عورتوں کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ فرشتے ہیں جو علمی مسائل حل کرنے کے لیے میرے پاس آتے ہیں اور میں ان کو جواب دیتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ آسمانِ اوّل کے فرشتے میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ اٹھیں اور یادِ الٰہی میں مشغول ہو جائیں۔ میں نے کہا کہ میرے پاس وہ زبان نہیں جس سے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکوں۔ پھر دوسرے آسمان کے فرشتے

آئے اُنہوں نے بھی یہی کہا اور میں نے وہی جواب دیا۔ اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتے آئے لیکن میں بھی وہی جواب دیتا رہا۔ پھر اُنہوں نے پوچھا کہ کب آپ کی زبان میں یہ طاقت پیدا ہو گی کہ آپ ذکر الٰہی کر سکیں۔ فرمایا اُس وقت جب کہ دوزخی لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور بہشتی لوگ بہشت میں پہنچ جائیں گے۔ یعنی قیامت کے بعد بایزید عرش الٰہی کے اِردگرد چکر دے گا اور ذکر الٰہی کرے گا۔

حضور غوث پاک کا نورِ ولایت

ایک ابی نامی عجمی شخص نہایت کند ذہن تھا۔ بڑی محنت سے بھلانے کے باوجود بھی مسئلہ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ ایک دن ایک بزرگ جن کا نام ابن السحل تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آپ اُس وقت اسے سبق پڑھا رہے تھے۔ اس کے سبق نہ آنے سے ابن سحل بہت حیران ہوئے۔ جب لڑکا سبق پڑھ کر مکتب سے چلا گیا تو ابن سحل نے آپ سے کہا کہ آپ کا اس کو پڑھانے میں اس قدر محنت کرنے پر میں حیران ہوں آپ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اس لڑکے کے ساتھ میری محنت اور جانفشانی کے دن ایک ہفتہ سے کم رہ گئے ہیں۔ ایک ہفتہ نہ گزرے گا کہ یہ بیچارہ دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ ابن سحل نے فرمایا کہ واقعی ایک ہفتہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ اس بچے کا انتقال ہو گیا۔ اور میں نے اس بچے کے جنازہ میں شرکت بھی کی"

چوبوں کی تھیلی سے خون نکلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک رات ہم بہت سے آدمی حضور غوث اعظم کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ المستنجد باللہ آپ کی خدمت میں

حاضر ہوا اور سلام کرنے کے بعد آپ کے سامنے اَدب سے بیٹھ گیا اور دس عدد تھیلیاں جو ردپیوں سے بھرپور تھیں لایا۔ آپ کی خدمت میں ان کا نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا۔ آپ نے اتنے اصرار پر صرف دو تھیلیاں اُٹھا لیں۔ ایک تھیلی کو دائیں ہاتھ میں اور دوسری تھیلی کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر نچوڑا تو ان تھیلوں سے خون نکلنے لگا۔ آپ نے خلیفہ سے فرمایا کیا تم خوف خدا نہیں رکھتے لوگوں کا خون نچوڑ کر تھیلی میں بند کر کے میرے پاس لائے ہو۔ خلیفہ یہ دیکھ کر اور سُن کر بیہوش ہو گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے خلیفہ کے آلِ رسول ہونا مدنظر نہ ہوتا تو میں یہ خون تمھارے محلات پر بہا دیتا۔

ظلم سے نجات دلانا

ایک عورت جو سلسلہ بیعت میں حضور غوث اعظم سے تعلق رکھتی تھی۔ ایک دن وہ عورت کسی کام سے پہاڑ کی غار کی طرف گئی تو اُس کا عاشق بھی اُسی غار کی طرف ہو لیا اور اُس کے پاس جا کر عصمت ریزی کرنے لگا۔ عورت نے اپنی خلاصی کی جب کوئی بھی صورت نہ دیکھی تو حضور غوث اعظم کا نام مبارک لے کر پکارنے لگی،

الغیاث یا غوث اعظم الغیاث یا غوث الثقلین الغیاث

یا شیخ محی الدین الغیاث یا سیدی عبد القادر۔

اُس وقت آپ مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں۔ آپ نے انھیں پاؤں سے اُتار کر غار کی طرف پھینکا۔ وہ فاسق کے مراد پانے سے پہلے پہنچ گئیں اور سر پہ پڑنے لگیں حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ پھر وہ عورت اُنھیں اُٹھا کر آپ کے دربار میں حاضر ہوئی اور حاضرین کے سامنے آپ سے اپنا تمام واقعہ عرض کیا۔

ایک تاجر کی امداد فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک تاجر ایک قافلہ کے ساتھ سُرخ شکر لادے

تجارت کے لیے گیا۔ راستہ میں رات کے وقت اُس کے اُونٹ گم ہو گئے۔ بہت تلاش کرنے پر بھی نہ ملے سخت گھبرایا۔ حضور غوث اعظم کا مرید تھا اس لیے پکارنے لگا،

"یا سیدی غوث اعظم میرے اُونٹ سامان سمیت غائب ہو گئے۔"

اسی اثنا میں دیکھا کہ پہاڑ پہ ایک سفید پوش بزرگ کھڑے اپنی آستین سے اپنی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اس طرح کہ جیسے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ جب میں اس طرف گیا تو میں اشارہ کرنے والے کو وہاں غائب پایا اور اُونٹ سامان سمیت اُس مکان سے دستیاب ہو گئے۔

درندہ مصلیٰ نماز پہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حاکم مصر کافور خشیدی نامی نے حضرت ابو عبد اللہ محمد تکروری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک سو دینار بھیجے۔ آپ نے اس کے ایلچی کے سامنے یوں اظہار فرمایا گویا آپ پاگل ہیں۔ ایلچی واپس آ کر کافور سے کہنے لگا کہ آپ نے مجھے ایک مجنوں کے پاس بھیجا تھا؟ کافور نے جواب دیا وہ مجنوں نہیں ہیں وہ تو شب زندہ دار اور صائم النہار بزرگ ہیں پھر کافور نے ایلچی کو ساتھ لیا اور رات کے دوران اسے لے کر مختلف اولیاء کے پاس گھومتا پھرا۔ پھر اسے لے کر حضرت تکروری کے مرشد ابن بابا علیہ الرحمہ کی سرکار میں حضرت تکروری کی تلاش میں پہنچا مگر آپ وہاں بھی نہ تھے باہر نکلے تو ایک آدمی کو نماز پڑھتے پایا۔ دونوں نے نمازی کو غور سے دیکھا۔ یہ نمازی حضرت تکروری ہی تھے دونوں آپ کے پیچھے چل دیئے۔ جب بڑے دروازے تک ان کے پیچھے آئے تو دروازے کو بند پایا۔ کافور نے عرض کیا حضور! یہ آپ کی عادت شریفہ کے خلاف ہے آپ میرے سامنے دروازہ بند فرما رہے ہیں۔ دروازہ کھل گیا۔ حضرت شیخ تکروری رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے آپ چل دیئے اور وہ دونوں پیچھے ہو لیے آخر قبرستان تک جا پہنچے۔ آپ وہاں نماز پڑھنے لگے۔ نماز پڑھ کر وہاں سے واپس ہوئے

تو ایک درندہ آیا اور مقامِ نماز پر آ کر لیٹنے لگا۔

ہاتھ کا ساکت ہو جانا

ایک دفعہ ایک بزرگ نے کہا کہ میں حضرت محمد بن اسمٰعیل المعروف خیر النساج کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا شیخ! آپ نے کل دو درہموں کا سُوت فروخت کیا تھا تو میں دیکھ رہا تھا میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا اور آپ کے تہہ بند سے دو درہم کھول لیے اس وقت سے میرا ہاتھ کندھے سے بندھا ہُوا ہے۔ یہ سُن کر آپ ہنس دیئے اور اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے ہاتھ کھول دیئے۔ پھر فرمانے لگے جا ان درہموں سے اپنے بچوں کے لیے کچھ خرید لے مگر جا پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔

انگشتری کا کمال

حضرت عبدالرحمٰن نامی بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ عالمِ مستی میں کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں قلمینا شریف نہیں جاؤں گا کیونکہ وہاں پر ابو الوفا موجود ہیں اس لیے آپ کے وہاں ہوتے ہوئے مجھے حاجت نہیں ہے۔ پھر چند یہ مستی کے بعد اس بات سے توبہ کی اور ابو الوفاء کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت ابو الوفاء نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ آپ نے یہ الفاظ کہے تھے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا جی حضور! آپ نے فرمایا اَب کیا وقت ہے۔ عبدالرحمٰن نے جواباً عرض کیا ظہر کا وقت ہے۔ آپ نے درمیانی اُنگلی کو شہادت کی انگلی پر رکھا اور فرمایا اَب دیکھو کون سا وقت ہے۔ عبدالرحمٰن نے جو دیکھا تو سخت اندھیرا تھا۔ عرض کیا حضور! اَب تو سخت اندھیری رات ہے۔ آپ نے انگشتری مبارک اُتاری اور مصلا کا ایک کنارہ اُٹھایا اور اسے اپنے ہاتھ سے چھوڑا اور فرمایا اَب دیکھو انگشتری کہاں ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کے ایک گہرے گڑھے میں آگ میں موجود تھی۔ میں یہ منظر دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا۔ ابو الوفاء نے فرمایا کہ قسم بخدا اگر شفقتِ پدری کا خیال نہ ہوتا تو اَب تو اس انگشتری

کی جگہ ہوتا کہ عجیب کمالات دکھاتا۔

ایک شخص اژدہا کی خدمت میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک منکر شخص نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا حضرت مجھے فلاں مسئلہ سمجھائیں۔ آپ نے اُس کے انکار کو کشف کی رُو سے دیکھ کر فرمایا کہ فلاں پہاڑ کی غار میں میرا ایک دوست رہتا ہے اس کے پاس جاؤ اور سوال کرو وہ تمہارے مسئلہ کو حل کر دے گا وہ شخص اُس غار میں گیا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدہا حالت غضب میں بیٹھا ہے۔ اژدہا کو دیکھتے ہی ڈر کی وجہ سے اُس کی ٹٹی نکل گئی اور بے تحاشا وہاں سے بھاگا۔ جوتیاں بھی وہیں رہ گئیں۔ واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پاؤں پر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا تو اپنی جوتیاں بھی نہ سنبھال سکا۔ محض ایک مخلوق سے ڈر کر تیری ٹٹی نکل گئی تو پھر خدا کی ہیبت کا مسئلہ میں تجھے کیسے کشف کرا سکتا ہوں۔ حالانکہ تو اتنا

ڈاکو کا ولی اللہ بن جانا

ایک بزرگ جن کا نام نامی اسم گرامی محمد بن محمد کاکیس تھا پہلے بہت بڑے راہزن تھے۔ ایک دفعہ آپ ایک جائداد پر ڈاکہ ڈالنے لگے اور مویشی ہانک لیے یہ جاگیر حضرت شیخ شبلی کے پڑوس میں واقع تھی۔ جاگیردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا حضرت! کاکیس نے ہمارے مویشی پکڑ لیے ہیں اور اب ہم ان سے مویشی واپس نہیں لے سکتے۔ آپ نے ایک خادم کو ان کی طرف بھیجا کہ جاؤ اسے میری طرف سے پیغام دو کہ تمہیں بلایا جا رہا ہے تاکہ وہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے اور ان لوگوں کے مویشی بھی واپس کرے۔ جب خادم ان کے پاس آیا تو آپ نے اس پر نگاہ ڈالی کہ خادم بیہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب خادم کو ہوش آیا تو اس کا سر حضرت شیخ تاج العارفین کے گھٹنوں پر پڑا تھا۔ جب خادم کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا بتایئے حضرت شیخ نے آپ

کو کیا پیغام دے کر بھیجا تھا۔ خادم نے کہا حضرت صاحب کا یہ پیغام تھا کہ آپ توبہ کریں اور مویشی واپس کریں۔ کہنے لگے ہاں میں اس فعل سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگا۔ مجھے تیری جوانی کی قسم! میں اس فعل سے سچی توبہ کرتا ہوں۔ پھر کپڑے پھاڑ دیئے۔ جانور ان کے مالکان کو واپس کر دیئے۔ خادم سے کہا چلئے حضرت شیخ صاحب کی خدمت میں عرض کر دیجئے! خادم حاضر ہو رہا ہے۔ خادم نے واپسی اس بات کی اطلاع شیخ صاحب کو کر دی۔ حاضرین یہ سن کر بول اٹھے حضور! وہ ہرگز نہیں آئے گا۔ حضرت شیخ نے فرمایا وہ ضرور آئے گا وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ پھر وہ دفعتاً آپہنچے۔ حضرت شیخ نے اٹھ کر گلے لگا لیا۔ عمدہ پانی منگوا کر اپنے کپڑے پہنا کر پہلو میں بٹھا لیا۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو مؤذن نے اذان کہی۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا ابو الوفاء! عرش کے مرغ کی اذان تک انتظار کیجئے۔ پھر فرمایا ابو الوفاء! اللہ تعالیٰ تیرے لیے علم کا غالیچہ بچھا دے گا اب تو لوگوں کے سامنے کلام کیا کر۔ شیخ ابو الوفاء اٹھے بغداد آئے تو آسمان کا منادی ندا کر رہا تھا "لوگو! اس شخص کے لیے اٹھ کھڑے ہو۔" پھر تمام لوگ انہیں کی طرف متوجہ ہو گئے۔

ایک آتش پرست کا قبولِ اسلام

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہمسایہ جو آگ کی پوجا کرتا تھا۔ اس کا ایک شیر خوار بچہ تھا جو تمام رات تاریکی کی وجہ سے روتا رہتا تھا۔ آپ ہر روز چراغ اٹھا کر اس کے گھر کی طرف لے جاتے تو بچہ خاموش ہو جاتا۔ جب وہ آتش پرست اپنے سفر سے واپس آیا تو بچے کی ماں نے شیخ کی نسبت سارا حال بیان کر دیا۔ آتش پرست نے کہا افسوس ہے کہ جب شیخ کی طرف سے روشنی پہنچ گئی تو پھر ہم اپنے آپ کو غفلت کی تاریکی میں کیوں رکھیں۔ اس کے بعد آتش پرست آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

یہود و نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

حضرت شیخ عمر الکیمانی نے فرمایا کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مجلس مبارک میں یہود و نصاریٰ اسلام سے مشرف ہوتے تھے۔ ہر مجلس مبارک میں ایسا ہوتا تھا۔

بارش کا بند ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل مجلس سے وعظ فرما رہے تھے کہ اتنے میں بارش شروع ہو گئی۔ آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ الٰہی! میں تیری رضا کے لیے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو بھگانے کے لیے بارش برساتا ہے۔ آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مدرسہ پر بارش برسنا بند ہو گئی اور مدرسہ کے چاروں طرف بارش معمول کے مطابق ہوتی رہی۔

وجد طاری ہو جانا

شیخین کا بیان ہے کہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس مبارک میں نہ تو کسی کو تھوک آتا تھا اور نہ ہی کوئی کسی سے کلام کرتا تھا۔ کسی شخص کو مجلس میں کھڑا ہونے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آپ کی تقریر دل پذیر سے حضرت محدث ابن جوزی کو وجد طاری ہو جاتا تھا۔

صاحب مزار سے عطا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں ایک فقیر شخص تھا جس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ میں اس عظیم المرتبت شخص کے مزار پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے قبر میں رہنے والے آپ نے اپنا نام بزاز رکھا ہے تو مجھے پہننے کے لیے کپڑے عطا

کیجیے۔ میں محتاج ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں اور ننگا ہو چکا ہوں۔ میں زیارت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آیا۔ دوسری صبح کو میری والدہ آئیں۔ ان کے پاس قمیض اور شلوار تھی کہنے لگیں میں اپنے کچھ ملنے والوں کے پاس گئی تھی اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کیا آپ کا کوئی لڑکا ہے۔ میرے مثبت جواب پر کہنے لگے یہ قمیض اور شلوار اسے دے دینا یہ دونوں کپڑے پاکر میں نے دل میں کہا چادر بھی تو چاہیئے تھی میں جسے اُوڑھ کر سو سکتا۔ صبح میں آپ کی قبر مبارک پر زیارت کے لیے حاضر ہُوا تو اپنی والدہ کی ساری بات عرض کر دی اور کہا جناب شیخ میری طرف سے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے مجھے ابھی ایک چادر کی ضرورت ہے جسے میں اُوڑھ کر سو سکوں۔ میں نے ان کے پاس کھڑے ہو کر دُعا مانگی اور واپس لوٹ آیا۔ میں راستے میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے آکر چادر دے دی۔

شقی کو سعید بنا دیا

حضور غوث الثقلین کے زمانہ میں ایک مقرب ولی کی ولایت چھن گئی اور چھوٹے بڑے سب کے سب اُسے مردود کہنے لگے۔ وہ تین سو ساٹھ اولیاء کاملین کی خدمت میں حاضر ہو کر ملتجی ہُوا اور سب نے اُس کے لیے دربارِ خداوندی میں سفارش کی لیکن اُن کی سفارش قبول نہ ہوئی اور تمام نے اس کا نام لوحِ محفوظ کی فہرست میں اشقیاء میں لکھا دیکھا تو انہیں یہ خبر سنائی گئی کہ تم کبھی بھی اپنی پہلی منزل پر نہیں آسکتے۔ چنانچہ یہ سن کر اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا آخر کار حضور غوث الثقلین نے دعا کی اور اس کا نام اشقیاء کی صف سے مٹا کر اصفیاء کی صف میں لکھ دیا۔

بہشت کی پرواہ نہ کرنا

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن چند آدمیوں کے ساتھ ایک قبرستان سے گزرے۔ فرمایا کہ اس قبرستان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے

آٹھوں ہشتوں کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی ۔ لیکن پھر بھی اس قدر حسرت دل میں باقی لے گئے کہ اگر اس حسرت کا ذرہ بھر اہل آسمان کے پیش کیا جائے تو خوف کے مارے سب کے سب غرق ہو جائیں ۔

ایک ظالم قاضی کی معزولی

ابوالوفا یحییٰ بن سعید جو ابن المزاحم الظالم کے نام سے مشہور و معروف تھا اسے خلیفہ مقتفی لامر اللہ نے عہدہ قضا پر مامور کیا تو حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منبر پر چڑھ کر خلیفہ سے فرمایا : اے خلیفہ تم نے ایک ظالم آدمی کو منصب قضا پر مامور کیا ہے کل تم بارگاہ الٰہی میں کیا جواب دو گے ۔ خلیفہ نے جب یہ آپ کا فرمان سنا تو ہانپ کانپ کر رونے لگا اور اسی وقت اس ظالم شخص کو عہدہ قضا سے معزول کر دیا ۔

بے وضو نام لینے پر ہلاکت

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر شروع شروع میں جلالیت کا بہت غلبہ تھا ۔ اس غلبہ کی یہ حالت تھی کہ جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا اس کا سر تن سے جدا ہو جاتا اور وہ مر جاتا تو آپ نے اپنے نانا جان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ بیٹا اس حالت کو چھوڑ دو کیونکہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں لوگ میرا اور رب تعالیٰ کا نام بھی بغیر ادب کے ذکر کیا کریں گے ۔ آپ نے اپنے نانا پاک کی امت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا ۔

چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرصہ چالیس سال رہا اور اس مدت میں میں نے ہمیشہ آپ کو عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرتے دیکھا ۔

ایک موسیقار کا تائب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو قبرستان سے واپس آرہے تھے دیکھا کہ راستہ میں ایک موسیقار لڑکا بربط بجا رہا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر لاحول پڑھا۔ یہ سن کر وہ لڑکا غصہ میں غضبناک ہو گیا اور بربط اٹھا کر آپ کے سر پر دے مارا۔ آپ کو سر پر چوٹ لگی اور بربط بھی ٹوٹ گیا۔ آپ چپ چاپ اپنے گھر واپس چلے آئے۔ پھر دوسرے دن علی الصبح ایک مرید کے ہاتھ حلوے کی ایک پیالی اور بربط کی قیمت اس لڑکے کے پاس بھیج کر پیغام بھیجا کہ میں تم سے معافی کا خواستگار ہوں۔ بربط کی قیمت لے لو اور حلوہ کھا کر اس رنج کی تلخی کو بھول جاؤ۔ جو کل رات تمہیں پہنچی۔ جب یہ پیغام اور قیمت لڑکے کو ملا تو بہت شرمندہ ہوا۔ اور چند ایک اور ساتھیوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کے ساتھ تائب ہو گیا۔

توکل علی اللہ کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت شفیق بلخی ہے ان کے شاگرد نے حج کا ارادہ کیا۔ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاگرد سے فرمایا کہ تم پہلے بسطام جا کر حضرت بایزید بسطامی کی زیارت کرو۔ جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے دریافت کیا کہ تم کس کے مرید ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں حضرت شفیق بلخی کا مرید ہوں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے۔ عرض کیا کہ وہ مخلوق سے اوجھل اور توکل علی اللہ پر بھروسہ کیے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ اگر زمین و آسمان سونا بن جائے، زمین سے کچھ پیدا نہ ہو اور نہ ہی آسمان سے کچھ برسے اور تمام کائنات کی مخلوق میرا عیال ہو تب بھی میں توکل علی اللہ پر ہی قائم رہوں گا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ تو بہت بڑا کفر ہے۔ اگر بایزید کی جان پہ بھی بن جائے تب بھی اس کافر و مشرک کے شہر میں قیام نہ کرے اور جب تو واپس آجائے تو اپنے مرشد سے کہہ دینا کہ محض دو روٹیوں کے عوض اللہ تعالیٰ کو نہ آزمائے۔ کیونکہ لگنے پر کسی ہم جنس

سے دو روٹیاں مانگ لے لیکن توکل کے بوجھ کو الگ رکھ دے تاکہ اس کی بدبختی سے تمام شہر زمین میں نہ دھنس جائے۔ یہ کلام سن کر وہ مرید واپس چلا آیا۔ جب اپنے مرشد کی خدمت میں پہنچا تو انھوں نے پوچھا کہ جلدی کیوں واپس آ گیا ہے۔ مرید نے تمام بات عرض کر دی۔ جب شفیق نے یہ باتیں سنیں تو خود کو ان تمام نقائص میں مبتلا پایا۔

علم حقیقی کا حصول

شہر بسطام کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ جو نہایت متقی اور پرہیزگار تھا وہ ہمیشہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ میں حاضر رہتا تھا اور صاحب اثر بھی تھا۔ ایک دن اس نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا شیخ۔ تیس سال ہوئے کہ صائم الدہر اور قائم اللیل ہوں۔ لیکن جس علم کا آپ ذکر فرماتے ہیں اس کا ایک شائبہ بھی اپنے آپ میں نہیں رکھتا ہوں باوجود یکہ میں علم کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور اسے محبوب بھی رکھتا ہوں۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تیس سال کیا اگر تین سو سال تک بھی تو ایسا کرتا رہے۔ ایک ذرہ تک بھی اسے نہ سمجھ سکے۔ پوچھا کیوں؟ فرمایا کہ تو اپنے نفس کی وجہ سے حجاب میں ہے۔ اس نے عرض کیا اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میں تجھے اس کا علاج بتادوں تو تو اسے قبول نہیں کرے گا۔ اس نے عرض کیا میں کئی سالوں سے اس کی تلاش میں ہوں میں ہر قیمت میں اسے قبول کر دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی جا کر حجامت بنوا، داڑھی کو منڈوا دو اور پہنے ہوئے کپڑے اتار کر گودڑی پہن لو۔ جس قوم کے لوگ تمہیں اچھا نہ سمجھتے ہوں ان میں جا بیٹھو اور اخروٹ کا ایک تھیلا بھر کر اپنے پاس رکھ لو اور لڑکوں کو کہہ دو کہ جو ایک طمانچہ مجھے لگائے گا اسے ایک اخروٹ دوں گا۔ اور جو دو طمانچے لگائے گا اسے دو اخروٹ ملیں گے۔ اور لڑکوں سے طمانچے کھانے کی غرض سے شہر کے اردگرد چکر لگاؤ تاکہ وہ تجھے خوب پیٹیں۔ جس جگہ پر تمہیں زیادہ رسوا کیا جائے اسی جگہ پر اپنا قیام کر لو۔ یہی تمہارا علاج ہے۔ جب

اس نے یہ عجیب علاج سنا تو حیران ہو اللہ کی تعریف بیان کی۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا کہ مشرک لوگ یہ اللہ کی تعریف کر کے مسلمان ہو جاتے ہیں تو تم بھی کلمات پڑھ کر مشرک ہو گئے۔ پوچھا کیوں؟ فرمایا اس لیے کہ تُو نے یہ کلمہ تعظیم حق کے لیے نہیں پڑھا بلکہ تم نے اپنی تعظیم بیان کی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میں اس طرح علاج نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تمہارا علاج یہی ہے مگر تم نہیں کر سکو گے۔

عبادت میں لطف نہ آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو عبادت میں کچھ لطف نہ آیا۔ آپ نے خادم سے فرمایا کہ دیکھ گھر میں کیا چیز ہے اس نے کہا ایک انگور کا خوشہ ہے فرمایا یہ کسی کو دے دو کیونکہ ہمارا گھر بنئے کی دکان نہیں۔ اس کے بعد پھر عبادت میں پہلے کی طرح لطف آنے لگا۔ دروازہ کھل گیا۔ دیکھا کہ ایک دریائے زخار موجیں مار رہا ہے۔ فرمایا کہ آؤ اس دریا سے پار چلیں۔ لیکن ابراہیم ہروی ڈر گئے اور کہا کہ میرا یہ مقام نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سرا سے وہ جو جن کر آپ نے چن کر کھانا پکایا ہے اور توشہ دان میں رکھا ہے وہ چوپایوں کے کھائے ہوئے ہیں لیکن تم نے دانوں کو اکٹھا کر کے روٹی پکائی اور کھائی۔ جب اس کے متعلق زیادہ تحقیق کی گئی تو ایسا ہی پایا چنانچہ ابراہیم ہروی تائب ہو گیا۔

ایک حیران کن کرامت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جس کا نام شیخ ابوسعید تھا وہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا امتحان لینا چاہتا تھا۔ آپ نے ابوسعید کو اپنے ایک مرید کے پاس جانے کی ہدایت کی جس کا نام بھی ابوسعید ہی تھا۔ جب ابوسعید ابوسعید کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ بھیڑیئے ان کی بکریوں کی حفاظت کر رہے ہیں اور وہ نماز میں مشغول ہیں۔ آپ کے مرید نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔

شیخ ابوسعید نے کہا کہ گرم گرم روٹی اور انگور چاہیئے۔ آپ کے مرید ابوسعید کے ہاتھ میں کا ڑی بھی فوراً اسی کو توڑ کر دونوں حصے زمین میں گاڑ دیئے۔ اسی وقت اس میں قدرت الٰہی سے انگور لگ گئے مگر جو حصہ ابوسعید کے سامنے تھا اس میں انگور سیاہ رنگ کے تھے لیکن جو حصہ آپ کے مرید کے سامنے تھا اس میں انگور سفید رنگ کے تھے۔ ابوسعید نے پوچھا کہ رنگت میں فرق آنے کی وجہ کیا ہے۔ فرمایا کہ تم نے امتحان کے طور پر چاہا اور میں نے یقین کے طور پر۔ اس لیے ہر چیز کا رنگ اس کے حال کے لائق ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک کمبل شیخ ابوسعید کو دے کر کہا کہ اسے حفاظت سے رکھنا۔ چنانچہ ابوسعید جب حج کو گئے تو عرفات میں وہ کمبل گم ہو گیا۔ جب وہ حج سے واپس بسطام آئے تو وہی کمبل اس چرواہے ابوسعید کے پاس تھا۔

بارش کا نزول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ آدمی جمع ہو کر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قحط کی شکایت کر کے قحط دفع ہونے کی دعا کرنے کے لیے عرض کیا کہ حضور بارش کی سخت قلت ہے اس لیے بارش ہونی چاہیئے۔ آپ نے گھٹنوں میں سر رکھا اور چند لمحوں کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ جاؤ اپنے مکان کے پرنالوں کو درست کرو بارش آ رہی ہے۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ لفظ نکلنے کی دیر تھی کہ بارش برسنی شروع ہو گئی۔ اور ایک دن رات تک مسلسل بارش برستی رہی۔

حضرت خضر کے ہاتھ میں ہاتھ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور قبرستان میں آپ کو فلاں شخص نے جنازے پر دیکھا کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے نماز جنازہ کے بعد دیکھا کہ آپ نے ہوا میں پرواز کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے جو کچھ کہا بالکل سچ کہا۔

فقیر کی شہر میں آمد

جب حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باشارہ غیبی و لادیت بخارا سے خوارزم کا قصد کیا اور اس شہر کے دروازے پر پہنچ گئے تو وہاں ٹھہر گئے اور درویشوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا کہ ایک بافندہ فقیر تمہارے شہر کے دروازے پر آیا ہے اور اقامت کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر تمہاری مرضی ہو تو داخل ہو جائے ورنہ واپس چلا جائے اور اُن درویشوں سے آپ نے کہہ دیا اگر بادشاہ اجازت دے دے تو اجازت نامہ مُہری اور دستخطی اُس کا لیتے آنا۔ جب وہ درویش بادشاہ کے پاس گئے اور مقصد بیان کیا تو بادشاہ اور اس کے ارکان دولت ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ وہ سادہ اور نادان آدمی ہیں۔ پھر بطورِ مذاق بادشاہ کا مہری و دستخطی اجازت نامہ ان کے حوالے کیا گیا۔ وہ یہ اجازت نامہ حضرت خواجہ علی رامیتنی کے پاس لائے۔ پس آپ نے قدم مبارک شہر میں رکھا اور گوشہ نشین ہو کر بطریق خواجگان اپنے مکان پر لے جا کر فرماتے کہ پو با وضو کرو۔ اور نماز دیگر تک باوضو ہمارے پاس رہو اور ذکر کرو۔ بعد ازاں اپنی مزدوری لے کر چلی جاؤ۔ مزدور بہت خوشی سے ایسا کرتے اور دوسری نماز تک آپ کی صحبت میں رہتے مگر جو مزدور ایک دن اس طرح آپ کے رہتے۔ آپ کی صحبت کی برکت اور آپ کی تاثیر و تصرف باطنی سے اُن میں یہ وصف پیدا ہو جاتا کہ آپ کی خدمت سے جدائی گوارا نہ کرتے۔ اس طرح کچھ مدت کے بعد وہاں کے لوگ آپ کے مرید بن گئے۔ اور آپ کے گرد طالب علموں کا بڑا مجمع ہو گیا۔ رفتہ رفتہ کسی نے بادشاہ کو خبر دی کہ اس شہر میں ایک شخص آیا ہے۔ اکثر لوگ اس کے مرید ہو گئے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ اس کے سبب سے ملک میں کوئی فتنہ و فساد پیدا ہو جائے کہ جس کا انسداد ممکن نہ ہو

بادشاہ نے اس وہم میں پڑ کے حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ عنہ کے اخراج کا حکم دیا آپ نے ان ہی دو درویشوں کے ہاتھ اجازت نامہ بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا کہ ہم تمہارے شہر میں تمہاری ہی مرضی سے آئے ہیں۔ اگر تم اپنے حکم کے خلاف کرتے ہو تو ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اس پر بادشاہ اور ارکانِ دولت بہت شرمندہ ہوئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے معتقدین میں سے ہو گئے۔

آپ کا پیراہن ہر مرض کی دوا

ایک درویش طبع شخص امین نامی جو کہ چوٹی کے علماء میں بھی شمار ہوتا تھا اور پہلے حضرت خواجہ دیوانہ سواتی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا۔ سخت علالت میں گرفتار تھا ایسی علالت کہ جس پر نہ تو کسی دعا اور دوا اثر انداز ہوتی تھی۔ امین نامی نے ایک آدمی حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں بھیجا اور نہایت انکساری کے ساتھ عریضہ بھی بھیجا اور توجہ کے لیے گزارشات پیش کیں اور عرض کیا کہ حضور تبرکاً کوئی کپڑا عنایت فرمایا جائے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کو ان پر بہت رحم آیا اور عریضے کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"بڑھاپے کی شدت کی وجہ سے اندیشہ نہ کریں۔ انشاء اللہ تندرست ہو جاؤ گے اس معاملے میں مجھے پورا پورا اطمینان ہے اور جو آپ نے کپڑا طلب کیا ہے وہ آپ کو بھیجا جا رہا ہے اسے بدن پر پہنیں اور اس کے نتائج سے امید وابستہ رکھیں انشاء اللہ برکات کا حامل ہو گا۔"

امین نامی شخص نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا پیراہن مبارک پہنا اور اُن کا کئی سالہ پرانا مرض دُور ہو گیا ایسا کہ جیسے پہلے مرض لاحق ہوا ہی نہیں تھا۔ پھر وہی مریض آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر آپ کا مرید بن گیا اور باقی تمام عمر آپ کی ہی خدمت میں گزاری۔ اور آپ کے خاص مریدین میں شمار ہوا۔

دوبارہ عہدہ گورنری عطا فرمانا

ایک شخص عبدالرحیم خانِ خاناں اپنے وقت کا نواب تھا اور صوبہ دکن کا گورنر بھی تھا اور اس خیال میں تھا کہ دکن کے علاقے پر اپنا قبضہ ہو جائے۔ اسی سوچ میں کافی عرصہ گزر گیا۔ بادشاہ کے قریب بیٹھنے والوں نے بادشاہ کے کان بھرے کہ عبدالرحیم نے دشمن سے پوشیدگی میں صلح کر لی ہے اور ظاہر میں جنگ کر رہا ہے۔ بادشاہ نے یہ بات سن کر عالم طیش میں آکر عبدالرحیم خانِ خاناں کو گورنری سے معزول کر دیا اور یہاں تک کہ اُس کے قتل کا بھی خدشہ تھا۔ عبدالرحیم حضرت میر محمد نعمان جو کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا خلیفہ تھا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خلیفہ میر محمد نعمان نے حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں اس معاملے میں بہت التجا اور نیازمندی کے ساتھ عریضہ لکھا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے اس عریضے کے مطالعے کے بعد قلمدان منگوا کر اس عریضے کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"آپ کے ارسال کردہ عریضے کے مطالعہ کے وقت عبدالرحیم خان خاناں بڑی قدر و منزلت والے نظر آئے اس معاملے میں خاطر جمع رکھیں۔"

حضرت میر نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا یہ مکتوب عبدالرحیم خانِ خاناں کے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے یہ بات بعید نہیں ہے لیکن بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ بادشاہ بہت متنفر ہو چکا ہے اور حاسد لوگوں نے خوب زہر اُگلا ہے۔ لیکن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے مکتوبِ گرامی کے آنے کو ابھی دس بارہ دن بھی نہیں گزرے تھے کہ بادشاہ کا قلب عبدالرحیم خانِ خاناں کی طرف سے صاف ہو گیا اور اسے پھر دکن کی گورنری سے سرفراز کیا گیا اور خلعتِ خاصہ سے بھی سرفراز فرمایا۔

بیماری کا اپنے سر لینا

ایک رئیس آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا بہت زیادہ عقیدت مند تھا بیان کرتا ہے کہ میں ایک ضروری کام سے لاہور سے اکبر آباد کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں سرہند میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتفاقاً وہاں بیماری میں مبتلا ہو گیا اور خیال کیا کہ چند دنوں کے لیے یہیں وقت گزار دوں آپ نے اس رئیس سے فرمایا،

"جاؤ صحت یاب ہو جاؤ گے اور ضروری کام بھی درپیش ہے۔"

رئیس آدمی کا بیان ہے کہ مجھے فوری شفا ہو گئی اور میں سفر کے لیے چل پڑا۔ تین دن تک تو صحت بحال رہی لیکن چوتھے دن پھر بیمار ہو گیا۔ دل میں خیال کرنے لگا کہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ جاؤ صحت یاب رہو گے اور اب تو پھر بخار نے آگھیرا ہے۔ یہ کیا عجیب بات ہے۔ اسی اثناء میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانیؒ قدس سرہٗ النورانی

روحانی طور پر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ:

"خاطر جمع رکھو میں نے تمہاری بیماری اپنے سر لے لی ہے۔ اُٹھو اور اپنے سفر کی تیاری کرو۔"

پھر مجھے اُسی وقت بیماری سے نجات مل گئی اور تمام ضعف دور ہو گیا اور اپنے سفر کی تیاری کر لی۔

حضرت مجدد الف ثانی کی صحبت کے اثرات

ایک درویش صفت آدمی جو کہ ابھی تک وہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت عالیہ میں حاضر نہ ہوا تھا آپ کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صحبت کی وجہ سے بڑے سے بڑے اولیاء سے افضل ہیں تو آخر اس کی کیا وجہ ہے شاید پہلی ہی صحبت میں اُن کو وہ سب کچھ دے دیا جاتا ہو گا جو تمام اولیاء کے مقامات سے زیادہ ہو گا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"اس مسئلہ کا حل صحبت پر موقوف ہے۔"

وہ درویش طبع آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس پر پہلی ہی صحبت میں عجیب سی حالت طاری ہو گئی۔ آپ نے اُسی دن اُس کو خلوت میں طلب فرما کر فرمایا:

"آج ہی ہم نے تمہارا ورق لوٹ دیا ہے اور تمہارے حالات کو بدل دیا ہے اور یہ بات تمہاری سمجھ میں آئی ہے یا نہیں۔"

درویش نے یہ بات سنتے ہی آپ کے قدموں پر سر رکھتے ہوئے تمام اسرار و رموز بیان کر دیئے اور آپ صحبت کی فضیلت کا اعتراف کرنے لگا۔

حال کا سلب ہو جانا

ایک باکمال درویش صفت آدمی حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرۂ النورانی کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ اس درویش باکمال کا قلب ایسا ذاکر تھا کہ اس کے قریب بیٹھنے والا آدمی بھی ذکر کی آواز کو بخوبی سن لیتا تھا اور بالخصوص جب وہ سو جاتا تھا تو دُور سے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی اور اُسے کئی درویشوں سے خلافت حاصل تھی اور آپ سے بھی وہ یہی توقع رکھتا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرۂ النورانی نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"یہ شخص صاحبِ استعداد ہے لیکن ذکر کے غلبے اور مشائخ کی خلافت نے اسے متکبر بنا دیا ہے اور اسی وجہ سے اس کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے اس کا حل یہ ہے کہ اس کی حال سلب کر لیا جائے۔"

چنانچہ دو روز نہ گزرے تھے کہ اس کا حال سلب کر لیا گیا۔ وہ نہایت حیرانی کے عالم میں ڈوب گیا اور آنکھوں سے حسرت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ آپ نے چند دن اس کے حال پر توجہ نہ فرمائی تو اس کا غرور و تکبر دُور ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے اس کو علیحدگی میں بلا کر سلب کیے ہوئے حال سے سرفراز فرمایا اور بہت زیادہ فیض سے نوازا۔

بارش کا بند ہو جانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرۂ النورانی جب اجمیر شریف میں

تشریف فرماتے۔ موسم برسات میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ بارش کثرت سے ہوتی تھی اور دن رات میں فرصت نہ ملتی تھی۔ آپ مسجد میں تراویح میں قرآن مجید پڑھتے تھے۔ ہوا کے تعفن اور گرمی کی زیادتی سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بہت تکلیف پہنچ رہی تھی۔ ایک رات تراویح سے فراغت کے بعد جب آپ مسجد سے باہر آرہے تھے تو آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا کہ اگر تین ختم قرآن تک جو ہماری دائمی سنت ہے۔ بارش راتوں میں نہ ہوا کرے اور ہم تراویح مسجد کے صحن میں ادا کریں تو کیا اچھا ہو۔ خدا کی شان کہ ایسا ہی ہوا کہ ستائیسویں رات تک بارش نہ ہوئی۔ پھر ایک دم بارش شروع ہوئی۔

دیوار کے گرنے کی غائبانہ خبر دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی جب لاہور میں تشریف لائے تو ایک رات عشاء کی نماز کے بعد اس گھر کی ایک دیوار کے قریب جہاں پر آپ ٹھہرے ہوئے تھے، کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ آج رات کوئی شخص اس دیوار کے قریب سے ہرگز نہ گزرے اور نہ ہی سوئے۔ اس وقت بادل کا نام و نشان نہیں تھا اور نہ ہی بارش تھی۔ بعض لوگ آپ کی یہ بات سن کر حیران ہوئے کیونکہ دوسری دیواریں اس سے زیادہ خراب حالت تھیں اور وہ دیوار سب سے زیادہ مضبوط تھی۔ وہ دیوار پچھلی رات میں گر گئی۔ ایک کنیز اس وقت اس دیوار کے نزدیک تھی جس پر مٹی کے چند ڈھیلے گرے۔ آپ نے غصے سے فرمایا کہ میں نے کہ میں نے تو رات کو ہی کہہ دیا تھا کہ اس دیوار کے قریب مت جانا۔

دوا میں افیون کا ملانا اور حضرت مجدد کا غیبی خبر دینا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں اور میرے ایک دوست جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے مریدین میں سے تھے امساک کے لیے اپنے گھر میں دوا تیار کی۔ اور اس میں افیون بھی ڈالی۔ صرف اس بات کا ہمیں دو آدمیوں کو ہی علم تھا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ ہم دونوں بوقتِ نمازِ ظہر حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور دل میں خیال کیا کہ واپسی پر وہ دوا کھائیں گے۔ آپ کا خیال تھا کہ فارغ ہونے کے بعد گھر میں تشریف لے جائیں۔ دروازے پر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم دونوں کو قریب طلب فرما کر بہشت اور حور و قصور کا ذکر کرنا شروع کر دیا، دنیوی لذتوں کی نفی فرمائی اور آخرت کی لذتوں کی ترغیب دلائی اور پھر مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ:

"وہ دوا جو افیون سے تم لوگوں نے تیار کی ہے وہ مت کھانا۔"

ہم لوگ سخت حیران ہوئے اور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس دوا کو پانی میں ڈال کر باہر بہا دیا۔

ہار جیت کی خبر دینا

ایک شخص جس کا نام میرزا مظفر تھا جو سرہند کا فوجدار تھا اور قصبہ جیت پور میں رہائش پذیر تھا۔ اس خیال میں تھا کہ پہاڑی سرکش مخلوق پر حملہ کرے۔ ایک درویش کی رجوع کیا اور بشارت کا طالب ہوا۔ اُس درویش نے اُسے فتح کی بشارت دی۔

اس کے بعد اس کے دل میں تردّد پیدا ہوا اور اس نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نامہ تحریر کیا اور اس بشارت کے متعلق بھی آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ:

"اس حملے میں فوج دار کو شکست ہو گی۔ بشارت دینے میں عجلت کی گئی۔ جب تک صبح کی سفیدی کی طرح کوئی بات صاف طور پر ظاہر نہ ہو جائے زبان پر نہیں لانا چاہیئے۔"

تین چار دن نہ گزرنے پائے تھے کہ اس فوج دار کی جنگ اُن پہاڑ والوں سے چھڑ گئی اور اس کو شکست ہوئی اور اس کا علم اور نقارہ بھی چھین لیا گیا۔ پھر وہ حیرزدہ ہو کر واپس لوٹے۔

وقتِ نزع سے مطلع کرنا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میری والدہ سخت بیمار تھیں۔ میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت عالیہ میں کچھ رقم حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ کی نذر کے لیے پیش کی اور والدہ کے لیے شفا کی درخواست کی۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا کہ یہ نذر اپنے پاس رکھو اور اس خوبی کے ساتھ اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ تشریف لائے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اے شخص ہوش کر اپنی والدہ کے پاس جا کیونکہ اب اس پر وقتِ نزع طاری ہے۔"

میں اُسی وقت خواب سے بیدار ہُوا اُسی وقت بیتابی کے عالم میں آپ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہُوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نمازِ تہجد پڑھ چکے ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور جو خواب دیکھا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ یہ سنتے ہی مراقبہ میں چلے گئے اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ :

"اے شخص جلدی جا اب تیری والدہ پر وقتِ نزع طاری ہے۔"

میں روتا ہوا والدہ کے سرہانے آیا اور اُن کی نبض دیکھی کہ نبض ختم ہو چکی تھی اور کچھ دیر کے بعد دارِ فنا سے عالمِ بقا کی طرف رُوح پرواز کر گئی۔

جادو کا علم سیکھنے سے منع فرمانا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک مرید نے بیان کیا کہ جن دنوں میں آپ کو بادشاہ کے ہاتھوں اور دین کے دشمنوں کی وجہ سے تکلیف پہنچی تو ایک آدمی جو جادو کا عالم تھا مجھ سے کہنے لگا کہ میں ہندی میں چند اسم سے واقف ہوں وہ یہ کہ ظہر سے عصر کی نماز تک اگر وہ پڑھ لیے جائیں تو اُسی دن دشمن پر ہلاکت کا سامنا ہو جاتا ہے اور یہ بات میرے تجربہ میں آئی ہے۔ جادوگر نے وہ اسم مجھے کاغذ پر لکھ کر مجھے دیئے کہ مکان کی چھت کی کڑی میں رکھ دو۔ میں نے جادوگر سے وہ اسم سیکھ کر وہ پرچہ مکان کی چھت میں رکھ دیا۔ میں نے اپنے دل میں طے پایا کہ اب منگل کو پھر پڑھوں گا۔ ناگاہ میں نے رات کو خواب میں حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کو دیکھا کہ گویا آپ اپنے دانتوں میں کلمے کی انگلی دبا کر فرما رہے ہیں کہ مرید میرا ہو اور عمل جادوگر سے سیکھے اور اس پر عمل بھی

کرے۔ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ خبردار ایسا قبیح عمل نہ کرنا وہ سراسر جادو ہے۔ پھر میں نے وہ عمل ترک کر دیا۔ اس کے بعد بادشاہ اس ایذا رسانی سے بہت شرمندہ ہوا اور آپ کو گوالیار سے بلوایا اور آپ اپنے وطن تشریف لے آئے۔ میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوا۔ ایک عالم آپ کی ملاقات کے لیے آرہا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر آپ میرے سامنے مجھے اس عمل سے منع فرمائیں گے بغیر اس کے کہ میں اس کا اظہار کروں تو میں اس عمل کو چھوڑ دوں گا ورنہ ایک بار تو دشمن کے جگر پر ضرور تیر ماروں گا۔ آپ تین دن تک سرہند میں رہے اور میں مسلسل تین دن تک آپ کی خدمت قدسیہ میں اس نیت سے گیا۔ تیسرے دن آپ مجمعٔ خلائق سے رخصت ہو کر مکان میں تشریف لے جارہے تھے کہ دروازے میں اندر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ فلاں شخص کو بلاؤ۔ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہندی اسم مت پڑھنا کہ وہ سراسر جادو ہے وہ نہایت شرمندہ ہوا اور اس عمل قبیح سے منکر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ

"ایسی باتیں کیوں کرتے ہو تم نے تو وہ اسم فلاں جادوگر سے سیکھا ہے۔ اور وہ کاغذ جس پر جادوگر نے وہ اسم لکھ کر دیئے تھے وہ تم نے اپنے گھر کی چھت کی فلاں لکڑی میں رکھ دیئے ہیں۔ وہ عمل اپنی تاثیر میں ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے بتایا تھا لیکن خبردار کبھی ایسا نہ کرنا جادو سراسر حرام ہے۔ جاؤ اور اس کاغذ کے پرزے کو چھت سے نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔"

میں نے یہ تمام ارشاد سن کر سر تسلیم خم کیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

"مجھ سے عہد کرو کہ اس کاغذ کے ٹکڑے کر جا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔
اور پھر کبھی بھی ایسے قبیح عمل کے قریب تک بھی نہ جاؤ گے۔"

پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اپنا دستِ رحمت میرے ہاتھ پر پھیرا۔ ہاتھ پھیرنے کی دیر تھی کہ مجھ پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں عالم حیرت میں گم ہو گیا۔ پھر میں نے فوراً گھر آ کر اس کاغذ کے پرزے کو چھت سے نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

تباہی کا پیش خیمہ بننا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے مریدین میں سے ایک آدمی جو کافی دولت مند تھا اور وہ امیر دولت مند آپ کے قریب ملک احمد نامی کی حویلی میں رہتا تھا۔ ایک روز آپ نے اُسے آگاہ فرمایا کہ اس حویلی سے نکل جاؤ ورنہ تم ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اتفاقاً وہ دولت مند وہاں سے نکل نہ سکا اور سخت حوادث کا شکار بن گیا۔

لڑکے کی خوشخبری دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا ایک مرید تجارت کا کام کرتا تھا۔ تاجر نے آپ کی خدمتِ قدسیہ میں عرض کیا کہ حضور میں بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا جو دنیا میں میری یادگار رہتا۔ آپ اس معاملے میں توجہ فرمائیں۔ آپ نے تھوڑی دیر مراقبہ کیا اور پھر فرمایا:

"تجھے اس بیوی سے جواب تیرے گھر میں موجود ہے اس سے لوحِ محفوظ میں کوئی لڑکا لکھا ہوا نہیں ہے اگر دوسری شادی کرو گے تو اس بیوی سے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔"

اتفاقاً اس کی پہلی بیوی کا انتقال ہوگیا اور اس نے دوسری شادی کی جس نے اللہ کریم سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا فرمائی۔

دورانِ خواب قلب کا ذاکر بنا دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ایک عزیز بیان کرتا ہے کہ میرے دل میں ایک تڑپ موجزن رہتی تھی کہ میں آپ سے طریقۂ ذکر حاصل کروں۔ کسی وجہ سے اس سعادت کے حاصل کرنے میں دیر ہی دیر ہوتی گئی۔ ایک رات میں نے مصمم ارادہ کیا کہ کل آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کروں گا کہ مجھے مریدی سے سرفراز فرمائیں اور طریقۂ ذکر سے مستغنی فرما جائیے۔ اسی رات خواب میں یہ دیکھا کہ ایک گہرا سمندر ہے اور میں اس کے اس کنارے پر کھڑا ہوں اور حضرت مجدد الف قدس سرہٗ النورانی دوسرے کنارے پر تشریف فرما ہیں۔ اور میں بھی اس کوشش ہوں کہ دوسرے کنارے پر پہنچ جاؤں۔ اتفاقاً آپ کی نگاہِ التفات مجھ بے کس پر پڑی تو آپ نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا،

"اے شخص جلدی آجا، بہت جلدی آجا تو نے تو بہت دیر کر دی۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا یہ فرمانا ہی کہ میرا قلب ذاکر ہوگیا صبح خواب سے بیدار ہو کر آپ کی خدمتِ عالیہ میں یہ واقعہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا یہی ہمارا طریقہ ہے اسے جاری رکھو۔

خواب میں انتقال کی خبر کی تصدیق

ایک شخص نے بیان کیا کہ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی **قلعہ گوالیار** میں محبوس تھے تو سرہند شریف میں آپ کے انتقال کی خبر مشہور ہوگئی۔ میں اس خبر کو سُن کر بہت زیادہ پریشان ہُوا۔ فاتحہ خوانی کی تو اُسی رات جس رات کہ میں آہ وزاری کر رہا تھا۔ دیکھا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی چند درویشوں کے ساتھ حجرے میں تشریف فرما ہیں اور میری طرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا:

"اے شخص میرے انتقال کی جو خبر مشہور ہو چکی ہے سراسر جھوٹ ہے۔"

میں جب سو کر اُٹھا اور ہر طرف سے اس خبر کی تصدیق کی تو ہر جگہ سے یہی خبر ملی کہ آپ ہر طرح سے خیر و عافیت سے ہیں۔ اور اس خبر کے بعد آپ کئی سال تک زندہ و سلامت رہے۔

شراب سے چھٹکارا دلانا

حضرت مولانا محمد امین نامی ایک آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا بہت زیادہ عقیدت مند تھا آپ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوکر عرض پرداز ہُوا کہ حضور نواب شیر خواجہ جو والد کی طرف سے سید ہے لیکن والدہ محترمہ کی طرف سے خواجہ زادہ ہے اور اس کے آباؤ اجداد باہر سے مقام ارفع حاصل کر کے آئے ہیں آپ اگر توجہ فرمائیں تو اس کو شراب نوشی سے نجات مل جائے آپ اس کی اصلاح

کے سامنے اس کی رہائی کا ذکر کرتا تو بادشاہ ضمانت طلب کرتا۔ اس کی سرکشی کی وجہ سے کوئی ضمانت نہ دیتا اور اس کا معاملہ طویل ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ سیر و سیاحت کے دوران آگرہ پہنچے اور کٹڑہ مظفر خان میں قیام فرمایا۔ میرزا فتح پوری کو جب آپ کی تشریف آوری کی خبر ملی تو اس نے اپنا ایک وکیل بڑی نیازمندی کے ساتھ آپ کی خدمت میں بھیجا اور اپنی رہائی کے لیے عرض کرایا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

"جاؤ۔ میرا فتح کو رہائی حاصل ہو گی۔"

اس پھر عرض کیا کہ حضور کب رہائی حاصل ہو گی: تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"کل رہائی حاصل ہو گی۔"

جب دوسرا دن ہوا تو بادشاہ نے اُسے یاد کیا اور اپنے پاس بلوایا اور بڑی عزت سے رہا کر دیا اور کہا کہ:

"میں ہی تمہاری ضمانت دیتا ہوں۔"

حرمین شریفین کی حاضری میں سلامتی کی خبر

ایک دفعہ حرمین شریفین کی زیارت کے لیے خواجہ حسام الدین احمد دہلوی نے مصمم ارادہ کیا تو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں رقعہ لکھا کہ حضور میرا ارادہ کہ میں کچھ ساتھیوں کے ساتھ یہ سفر مبارک اختیار کروں اور وہیں قیام کروں اور وہیں دفن ہو جاؤں۔ اس معاملے میں آپ توجہ فرما کر ارشاد فرمائیں کہ یہ سفر اس طرح سلامت رہے گا یا نہیں اور اس میں رضائے الٰہی کیا ہے۔ حضرت مجدد

الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اس کے جواب میں لکھا کہ،

" ساتھیوں عزیزوں کے ساتھ سلامت نظر نہیں آتا بلکہ ممانعت سی نظر آتی ہے۔ ہاں اگر آپ تنہا سفر کریں تو بہت اچھا ہوگا۔ اور سلامتی سے پہنچ جاؤ گے۔"

خواجہ حسام الدین احمد کا شوق پر کمال تھا اس لیے اُنہوں نے بہت کوشش کی کہ سلامتی کے سا

کہ اہل و عیال کے ساتھ سفر حجاز اختیار کیا جائے بلکہ بادشاہِ وقت سے بھی درخواست کی گئی مگر اجازت نہ مل سکی۔

مُردوں کو نسبت عطا کرنا

ایک شخص مرتضیٰ نامی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے خاص مریدین میں سے تھا، نے بیان کیا کہ میرے والد ماجد نے بوقت رحلت وصیت فرمائی تھی کہ میری نعش کو میرے آقا حضرت مجدد قدس سرہ النورانی کی خدمت میں لے جانا اور عرض کرنا کہ مجھے اپنے سلسلے میں داخل فرمالیں۔ حضرت مجدد قدس سرہ النورانی کا یہ طریقہ بھی تھا کہ مردوں کو بھی اپنی نسبت عطا فرما دیا کرتے تھے۔ میں نے والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ کی وصیت پر عمل کیا۔ والد ماجد کا جنازہ آپ کی خدمت میں نمازِ جنازہ کے لیے لایا اور والد ماجد کی وصیت کردہ گزارش بھی کردی۔

حضرت مجدد قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ،

" یہ بات کل حلقۂ ذکر میں معلوم کرنا۔"

فرما کر مومن بنا دیں۔ اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو ایک بہت بڑی جماعت اصلاح پا جائے گی چونکہ اس کے حقوق میرے ذمے ہیں اس لیے آپ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں۔ یہ بات سُن کر آپ عالمِ سکوت میں ڈوب گئے لیکن جب مولانا نے بار بار اصرار کیا تو پھر ایک دن آپ نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا:

"مولانا میں شیر خواجہ کے حال کی طرف متوجہ ہُوا تو دیکھا کہ وہ فسق و فجور کی گھنگھور گھٹاؤں میں پھنسا ہُوا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ اسے اس دلدل سے نجات مل جائے مگر میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ انشاء اللہ اسے اس فعل سے نجات مل جائے گی اور راہِ راست کی طرف کھینچ لاؤں گا۔"

بالآخر عرصہ دراز کے بعد شیر خواجہ نے تمام فسق و فجور سے توبہ کی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہو گیا۔ اور آپ کا یہ فرمان کہ آخر اسے اس دلدل سے نجات مل جائے گی قولِ صادق ہوا۔

میرزا فتح پوری کی رہائی

شہنشاہ اکبر کے انتقال کے وقت اور جہانگیر کی تخت نشینی کے موقع پر میرزا شاہ رُخ کے بیٹے میرزا فتح پوری نے بغاوت کا نشان ظاہر کیا۔ اتفاقاً خواجہ کلاں نے عبداللہ خان کو اس علمِ بغاوت کے متعلق لکھا۔ عبداللہ خان نے میرزا فتح پوری پر حملہ کر دیا اور اُسے گرفتار کر لیا اور بادشاہ کے پاس لے آیا۔ بادشاہ نے اُسے قید میں ڈلوا دیا اور بہت عرصہ وہ قید میں رہا۔ اور جب کبھی کوئی شخص بادشاہ

ایک ساعت بیس سال سے بہتر

مولانا محمد حنیف کابلی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے خاص مریدین میں سے تھا بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک کامل درویش صفت آدمی نے بتایا کہ میں حرمین شریفین کے لیے عازم سفر ہُوا جب سرہند شریف پہنچا تو آپ کے آستانۂ عالیہ کی حاضری کا بھی شرف حاصل ہُوا۔ تو اس وقت آپ نماز عشاء سے فارغ ہو چکے تھے اور خلوت نشینی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور سامنے دست بستہ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے خادم سے فرمایا:

"اے درویش! وقت اچھا ہے۔ یہی روٹی تمہارے لیے مرشد کی حیثیت سے تمہاری تربیت کے لیے کافی ہے۔"

اس کے بعد میں آپ سے رخصت ہُوا اور ہر گھڑی میری کیفیت بدلتی گئی اور ہر لحظہ میرے حالات میں تبدیلی ہوتی گئی۔ اور جو کچھ میں نے ایک ساعت میں حاصل کیا بیس سال کی ریاضت میں جو میں نے کی تھی اس کی بو بھی نہ پائی تھی اور اس کا رنگ بھی نہ دیکھا تھا۔

گناہِ کبیرہ سے بچانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے ایک مرید کا بیان ہے کہ میرا تعلق ایک فاحشہ سے ہو گیا۔ میں نے بے اختیار

ہو کر ایک دن اُسے اپنے خلوت خانے میں بلا کر بزم فحش آراستہ کی اور اس کے قریب ہونا چاہتا تھا کہ اچانک حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی ظاہر ہوئے اور آپ نے میرے منہ پر طمانچہ لگایا اور میری نظر سے غائب ہو گئے۔ طمانچہ لگتے ہی میرے بدن میں رعشہ پیدا ہو گیا اور برائی والی تمام قوت سلب کر لی اور جو کام میں کرنا چاہتا تھا اس سے سخت نادم ہو کر اپنے ارادۂ گناہ سے توبہ کر لی۔

ایک مرید کی غیب سے مدد فرمانا

حضرت مولینا مرتضیٰ نامی ایک شخص نے بیان کیا کہ میں ایک بار لشکر میں گیا اور میں نے معاش کے لیے کوشش شروع کی۔ اس زمانے میں یہ کام بہت مشکل سے ہوتا تھا اور بہت سے خدمت گزار بہت عرصہ تک لشکر میں رہتے تھے اور ان کا کام کسی طرح بھی نہ بنتا تھا۔ میں اس کام میں بہت مایوس ہوا۔ مایوسی کی حالت میں ایک رات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف توجہ کی اور باطن میں آپ سے مدد چاہی۔ پھر اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف فرما ہیں اور میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ آپ نے وہ کاغذ میرے ہاتھ سے لیا اور اس پر اپنے قلم سے کچھ لکھ دیا اور مجھے دے دیا۔ صبح کو میں نے اہل دفتر کی طرف اپنے کام کے لیے رجوع کیا تو اسی روز میری درخواست منظور ہو گئی۔ سب خدام حیران و پریشان تھے کہ اس کا کام اتنی جلدی کس طرح ہو گیا۔ جب کہ ہم کئی سالوں سے لشکر میں کام کر رہے ہیں اور اس کام کے اُمیدوار بھی ہیں۔ ہمیں تو کامیابی نہ ہو سکی۔ یہ واقعہ سُن کر سب کے سب آپ کے معتقد ہو گئے۔

جن کا آپ کی آواز سن کر فرار ہو جانا

حضرت نور محمد تہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے مرید اور خلیفہ خاص ہیں جنہیں آٹھ دفعہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، نے بیان کیا کہ ایک مکان میں ایک جن رہا کرتا تھا جو میرے بھائی کا دشمن تھا بہت تکلیف دیتا تھا حتیٰ کہ اسی خبیث کی تکالیف میں وفات ہوئی۔ میری رہائش بھی اسی گھر میں تھی۔ میرے بھائی کے انتقال کے بعد میرے رہائشی مکان پر ہیبت ناک اشکال نظر آنے لگیں اور میرا دماغ ہمیشہ پھولوں کی خوشبو سے معطر رہتا تھا۔ بالآخر میرے ساتھ بھی بھائی جیسی حالت کا سامنا ہونے لگا۔ جب میرے اعزہ واقرباء نے یہ بات سنی تو وہ میری زندگی سے مایوس ہو گئے۔ ایک رات میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا اور ابھی نیند کا غلبہ نہیں ہوا تھا کہ وہ جن یکایک ہم دونوں کی نظر پڑھا اور ہم پر آکر بیٹھ گیا اور اس قدر اس نے زور لگایا کہ ہمارے ہاتھ بھی جنبش نہ کر سکتے تھے اور نہ ہی ہم پاؤں سے لحاف تک اٹھا سکتے تھے۔ جب حالت اس طرح اضطراب و اضطرار کی ہوئی تو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی ظاہر ہوئے اور آواز دی کہ:

"اے نور محمد کچھ خوف نہ کر دیکھ یہ جن ابھی بھاگ جائے گا۔"

جن نے میرے آقا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی آواز سنتے ہی ہمیں چھوڑ دیا اور جب میں اٹھا تو اسے نظر سے غائب پایا۔ اس کے بعد ہمارے

گھروں میں سے کسی کو بھی جن کا خوف لاحق نہیں ہوا اور تمام جنات وہاں سے کوچ کر گئے اور اپنا سامان اٹھا کر لے جا رہے تھے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ حضرت مجدد قدس سرہٗ نے ہمیں یہاں سے نکال دیا ہے اور اب ہم سوڈھی وال جا رہے ہیں اور پھر کبھی بھی ادھر کا رخ نہیں کریں گے۔

ارادوں کا علم ہونا

ایک درویش آدمی جس کا نام میر شرف الدین حسین تھا، بیان کرتا ہے کہ ایک دن میرے دل میں خیال گزرا کہ چند نفیس قسم کے کپڑے جو میرے گھر میں موجود تھے اور کچھ مصالحہ جات جو کھانوں وغیرہ میں ڈالے جاتے ہیں آپ کی خدمت میں بھیجوں۔ میں نے ان چیزوں کو نکال کر اکٹھا کیا اور اپنے رضاعی بھائی اللہ یار نامی کے ساتھ روانہ کیا۔ اتفاق سے ایک عورت جو میری عزیزہ تھی اور میرے گھر میں مہمان تھی۔ کہنے لگی کہ اس قسم کے کپڑے درویش لوگ کیا کریں گے وہ خود تو انہیں پہنیں گے نہیں۔ میں نے کہا بالفرض اگر آپ نہ پہنیں گے تو آپ کے اہل خانہ تو پہنیں گے۔ جب اللہ یار نامی شخص نے وہ کپڑے اور مصالحے آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کیے تو آپ نے ایک نظر دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ مصالحہ جات لے جائیں اور کپڑوں کے بارے میں فرمایا کہ میر شرف الدین حسین سے کہو کہ یہ کپڑے واقعی نفاست میں یکتا ہیں مگر درویشوں کے کس کام اور بعض عورتوں جو تمہارے گھروں میں ہیں انہیں دے دو کیونکہ وہ عورتیں اس قابل ہیں کہ پہن سکیں۔ اس طرح کپڑے وغیرہ آپ نے واپس کر دیئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ عورت تائب ہو گئی۔

حضرت مجدد کی خدمت میں بچے کا نذرانہ

میر شرف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ایک نیک اور متقی شخص تھے بیان کرتے ہیں کہ میرا بیٹا جس کا نام شمس الدین احمد تھا۔ ابھی اس کی عمر دو سال کے قریب تھی کہ دہلی کے ارد گرد کا علاقہ بڑی سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ شمس الدین احمد بھی اسی بیماری میں سخت بیمار ہو گیا دو تین دن اس نے دودھ پینا چھوڑ دیا یہاں کہ ہوش قائم نہ رہ سکے۔ جان کنی کے آثار ظاہر ہونے لگے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے پاؤں سے جان نکل کر کمر تک آگئی اور سینے تک پہنچ گئی۔ جو لوگ وہاں بیٹھے تھے رونے لگے۔ لیکن میں بارگاہِ خداوندی میں متوجہ ہوا اور نذر مانی کہ یہ بچہ جب پانچ سال کا ہو گا تو اس کی دایہ کے ساتھ اُسے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں بھیج دوں گا تاکہ بڑا ہو کر آپ کی غلامی میں عمر بسر کرے اور اپنی تمام عمر طاعت الٰہی میں گزارے اس نذر ماننے کے بعد فوراً ایسا محسوس ہوا کہ اس کے بدن میں پھر جان آ گئی۔ وہ حرکت کرنے لگا۔ آنکھیں کھولکر دودھ طلب کیا اور صحتیاب ہو گا ایسا جیسا کہ بیمار تھا ہی نہیں۔

شمس الدین احمد پکا دیندار درویش تھا گھر والوں نے کوشش کی کہ بچہ درویش نہ بنے بلکہ دنیادار بنے جن لوگوں نے ایسا خیال کیا انھیں سخت مالی و جانی نقصان پہنچا۔ بالآخر بچہ تمام عمر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا غلام رہا۔

پوشیدہ حال کا ظاہر فرمانا

حضرت مولانا محمد حنیف کابلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نہایت نیک اور پارسا اور اہل علم آدمی تھے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہیں اور کابل کے علاقہ میں رشد و ہدایت کا کافی کام کیا، نے بیان کیا کہ حضرت شیخ محمد صدیق نامی شخص جو کولاب کے رہنے والے تھے اور اب کابل میں سکونت اختیار کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں تجرید تفریط کی وضع میں برہان پور کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں جب سرہند پہنچا تو میں نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے اوصاف و مناقب جو پہلے سنے تھے اُن سے بھی زیادہ سُنے۔ لوگوں نے بتایا کہ اگر تمام دنیا میں گھوم کر دیکھو گے تو جو کچھ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی سے حاصل ہو سکتا ہے اس کا ذرّہ برابر حصہ بھی کہیں سے نہیں مل سکتا۔ یہ بات سُن کر میں بہت خوش ہُوا اور بلا توقف آپ کے آستانۂ عالیہ کی طرف متوجہ ہُوا۔ جب میں آپ کے آستانۂ عالیہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ ظہر کی نماز ادا فرما کر اصحاب کے ساتھ مراقبے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بھی ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ فارغ ہوئے تو میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور آپ کے قدموں میں گر پڑا۔ آپ نے میرا باطنی حال کے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا:

"اے درویش! جو کچھ تمھارے دل میں ہے مجھ سے بیان کرو اور انکار کا راستہ مت اختیار کرو۔"

میں نے اپنا حال بیان کرنے سے انکار کیا اور عرض کیا حضور والا، میرے تو کوئی احوال نہیں۔ پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے میرے حالات ابتدا سے آخر تک بیان فرما دیئے۔ آپ کا فرمان سُن کر میں بہت پریشان ہُوا۔ پھر آپ نے خلوت نشینی اختیار کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ کل نمازِ اشراق کے بعد آنا۔ دوسرے دن وقتِ مقررہ پر حاضر ہُوا۔ اتفاق یہ ہوا کہ آپ نمازِ اشراق ادا کر کے خلوت میں تشریف لے گئے تھے۔ تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک صوفی منش آدمی مسجد میں بیٹھا ہُوا ہے۔ اُس سے میں نے کہا کہ حضرت مجدد قدس سرہٗ جب تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا کہ ایک درویش آپ سے ملنے کے لیے آیا ہے۔ چونکہ آپ باہر تشریف نہ رکھتے تھے، اس لیے اس نے دُعا کی درخواست کی اور برہان پور کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس صوفی نے کہا کہ آپ نے مجھے آپ کے لیے یہاں بٹھا رکھا ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اگر محمد صدیق نامی درویش آئے تو مجھے خبر کر دینا۔ حالانکہ میں نے اپنا نام حضرت مجدد قدس سرہٗ کو نہیں بتایا تھا۔ وہ صوفی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری درخواستِ دُعا پہنچائی۔ آپ نے مجھے اندر بلا لیا اور خود اُٹھے وضو کیا اور نمازِ تحیۃ الوضو ادا کرنے۔ پھر مراقبہ میں چلے گئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ یہاں آؤ۔ میں آگے بڑھ کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے پھر مراقبہ کیا۔ اس کے بعد ذکرِ قلبی فرمایا اور متوجہ ہو گئے۔ میرے حالات میں انقلاب آنے لگا۔ ایک ہی ساعت میں اس قدر عنایات فرمائیں کہ برسوں کی ریاضت ذرہ برابر تھی۔ اور ہر حال جو آپ پر وارد ہوتا آپ اس کی حکمتِ عملی کا ظہور فرما دیتے۔

دیوار کا گر جانا

ایک درویش کا بیان ہے کہ اجمیر شریف کی مسجد کی جنوبی دیوار بنیاد سے کمزور پڑ گئی تھی اور ستون بھی ٹیڑھا ہو گیا اور ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کہ آج کل وہ گرنے والی ہے اور جو شخص بھی دیوار کے پاس سے گزرتا تھا چھلانگ لگا کر تیز رفتاری میں گزر جاتا۔ یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کو بھی اس کے گر جانے کا ہر وقت خدشہ رہتا تھا۔ ایک دن آپ (حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی) نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا کہ:

"جب تک ہم فقیر لوگ یہاں ہیں یہ دیوار نہیں گرے گی۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب تک حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی وہاں رہے تو دیوار قائم رہی اور جس روز آپ وہاں سے تشریف لے گئے تو دیوار فوراً گر گئی حالانکہ اس وقت بارش کا بھی نام و نشان نہیں تھا۔

رُوئے زمین پر نگاہ کرنا

ایک دفعہ حضرت شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے بھائی ہیں۔ قندھار جانے کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ ایک دن علی الصبح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے اپنے محرمانِ اسرار سے فرمایا کہ شیخ مسعود کو میں نے قندھار جانے والے قافلے میں تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ قندھار میں بھی تلاش کیا۔ وہاں بھی دکھائی نہ دیا بلکہ سرہند

سے قندھار تک ہر منزل کو دیکھا لیکن شیخ مسعود نظر نہ آیا بلکہ تمام رُوئے زمین کو چھان بین کیا کہیں نہ پایا شاید اس جہان فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ سامعین نے یہ ارشاد سُن کر تاریخ نوٹ کر لی۔ جب ایک عرصہ کے بعد وہ قافلہ واپس آیا اور شیخ مسعود کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُن لوگوں نے بتایا کہ فلاں روز فلاں تاریخ اور فلاں ماہ میں اُنھوں نے انتقال کیا تھا اور قندھار کے قرب وجوار میں دفن ہوئے۔ جب تصدیق کی گئی تو وہی دن، وہی مہینہ، وہی تاریخ تھی جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا تھا۔

دل پر عورت کا نقش ہونا

ایک شخص جس کا نام خواجہ جمال الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ باقی باللہ کے خلفاء سے تھے اور خواجہ ابوالفضل کے بہنوئی تھے، کے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ جمال الدین حسین اپنے والد خواجہ حسام الدین کے حکم سے بڑی عقیدت اور ارادت مندی سے دہلی سے سرہند آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ذکر کی تلقین فرمائی اور میرے حال پر توجہ فرمائی۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرے دل پر کسی عورت کا نقش ایسا منقش ہے جیسے مٹی کے اندر پتھر گڑ گیا ہو۔ سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے اور جب تک وہ اثر زائل نہ ہوگا مستفید نہ ہوگے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا دل اپنی پھوپھی کی ایک کنیز پر آ گیا ہے اور اس پر دل کھو بیٹھا ہوں۔ پھر آپ نے توجہ فرمائی کہ میرا دل اس سے دور ہو گیا۔

مریضہ کی جان بخشی کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کا ایک مرید جو ملتان میں رہائش پذیر تھا آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضور میری بیوی جو آپ کی مرید ہے کئی سالوں سے بیمار ہے اور اطباء بھی اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں۔ اب آپ کی توجہ کی محتاج ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس کی شفا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ دعا مانگی گئی۔ اس شخص نے بہت تضرع وزاری کی کہ حضرت اسے اپنی ضمانت میں لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس تکلیف کی کیا ضرورت ہے۔ اس شخص نے پھر اسی طرح عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا،

"مطمئن رہو، ہم نے اُسے اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔"

وہ شخص آپ سے رخصت ہو کر ملتان آگیا دیکھا کہ بیوی بالکل تندرست ہے کسی قسم کی بھی بیماری اس کے سر نہیں ہے۔ اس نے ملتان سے آکر عریضہ لکھا کہ حضور میری بیوی اُسی دن تندرست ہو گئی تھی کہ جس دن آپ نے فرمایا تھا کہ ہم نے اُسے اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔

بغض اولیاء کا انجام

ایک دولت مند آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا مرید تھا۔ ایک دن سُنا کہ آپ بادشاہ کے وزیر کے پاس تشریف فرما گئے

وہاں آپ کے ایک عقیدت مند بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ کسی مسلمان کی حاجت روائی یا اُمورِ دین کی تبلیغ کے لیے تشریف لے گئے ہوں گے اور یہ کہ اولیاء پر اعتراض کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اس دولت مند نے اُسی رات خواب میں دیکھا کہ رجال الغیب کی ایک جماعت آئی ہے اور اس امیر (دولت مند) کو مجرموں کی طرح کھینچ کر لے گئی ہے اور چھری نکال کر اس کی زبان قطع کرنا چاہتی ہے کہ تو نے آپ پر کیوں اعتراض کیا۔ اس دولت مند نے توبہ و استغفار کیا تو اُسے چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد اس دولت مند نے آپ کی ذاتِ کریمہ پر کسی قسم کا بھی اعتراض نہیں کیا اور پہلے سے بھی زیادہ معتقد ہو گیا۔

بادشاہ سے جان بخشی کروانا

ایک امیر زادہ جس نے کوئی سنگین جرم کیا جس کی بنا پر بادشاہ وقت نے عالمِ طیش میں آکر اُسے لاہور طلب کیا اور حکم جاری کیا کہ اس کو فوراً ہاتھی کے پاؤں کے نیچے روند دیا جائے اس لیے کہ اس نے سنگین جرم کیا ہے۔ وہ امیر زادہ جب سرہند شریف پہنچا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے آستانے پر جُبّہ سائی کرنے لگا تاکہ اس کی جان بخشی ہو جائے۔ آپ نے کچھ دیر مراقبہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ:

"تم تھوڑی دیر انتظار کرو انشاء اللہ تم کو بادشاہ کی طرف سے کوئی ایذا نہیں پہنچے گی بلکہ عزت کی نگاہ سے سرفراز ہو جاؤ گے۔"

امیرزادہ سخت اضطرار کی وجہ سے عرض کرنے لگا کہ حضور آپ لکھ کر دے دیں تاکہ میری پریشانی دُور ہو جائے۔ آپ نے اس کی تسلی کے لیے لکھ دیا کہ:

"چونکہ فلاں شخص بادشاہ کے غضب کے خوف سے اللہ کے دَر کے فقیروں سے رجوع ہُوا ہے اس لیے اس فقیر نے اس کو اپنی ضمانت میں لے لیا ہے اس لیے اس کی جان بخشی کر دی گئی ہے"

چند دنوں کے بعد کسی نے خبر دی کہ بادشاہ اس امیرزادہ پر رحم ہُوا اور اس کی خطا کو معاف کر دیا۔ چنانچہ دو تین کے بعد حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ارشاد کے مطابق لگاتار خبریں آئیں کہ جب بادشاہ نے امیر زادہ کو دیکھا تو مسکرایا اور بطورِ نصیحت چند باتیں کہیں اور نہایت مہربانی سے خلعتِ خاصہ پہنا کر مقررہ خدمت پر روانہ کر دیا۔

غیب سے آگ کا نزول اور کوتوال کی تباہی

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے ابتدائی زمانے میں آپ کے قریب ہی ایک بہت بڑی چوری ہوئی۔ کوتوال نے اپنے آدمیوں کو بھیجا کہ پڑوسیوں کو پکڑ کر لے آویں۔ اُن لوگوں نے آپ کو کہا کہ کوتوال بلا رہا ہے۔ آپ اُسی وقت مکان سے باہر آئے اور کوتوال کے آدمیوں کے ساتھ پیدل ہو لیے۔ کوتوال نے جونہی آپ کو دیکھا تو لرزنے لگا اور فوراً آپ کو رخصت کر دیا۔ اُسی دن کوتوال کی جنگ شہر والوں سے ہوئی اور غیب سے ایک

آگ کا شعلہ نمودار ہُوا جو وہاں کے بارودی اسلحہ میں لگ اور آگ اس طرح بھڑکی کہ کوتوال بمعہ اہل وعیال جل کر خاک ہو گیا ایسا جلا کہ نام ونشان تک باقی نہ رہا۔

حضرت مجدّد کا مشکل کشائی فرمانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ایک مرید جو خالصتاً سیّد تھا اور آپ مریدِ خاص بھی تھا بیان کرتا ہے کہ آپ کے ایک حقیقی بھائی مالوہ میں تھے۔ آپ نے اُن کے بلانے کے لیے دو کلمے لکھے اور مجھے فرمایا کہ تم خود جاؤ اور انھیں لے آؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہاں جانے کا عزم کیا۔ آپ نے فاتحہ رخصت پڑھ کر فرمایا کہ راستے میں سورۂ قریش خوب طرح پڑھنا تاکہ خطرات سے محفوظ رہو اور کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔ اور اگر کوئی مشکل درپیش آئے تو مجھے یاد کرنا۔ میں نے آپ کے قدموں پر ہاتھ رکھے اور روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے ایک جماعت اس سفر میں میرے ساتھ ہو گئی۔ جب سرونج دو تین منزل رہ گیا تو وہاں ایک ہیبت ناک جنگل نظر آیا۔ وہاں گھانس دو قدِ آدم تھی۔ میں وہاں قضائے حاجت کے لیے گیا اور ساتھی وہاں کھڑے رہے۔ فراغت اور طہارت کے بعد وضو کر کے میں نے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھی۔ اسی اثنا میں گھانس ہلنے لگی اور میں نے دیکھا کہ ایک پھاڑنے والا شیر آ پہنچا اور میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میں نے بے اختیار حضرت مجدد قدس سرہٗ النورانی کو یاد کیا اور کہا کہ :

"آپ نے فرمایا تھا کہ جب تمھیں کوئی مشکل درپیش آئے تو مجھے یاد کر لینا۔"

اَب مدد کا وقت ہے اور مجھے اس دھاڑنے والے اور پھاڑ کھانے والے شیر کے جنگل سے نجات دلوائیے۔ ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ حضرت مجدّد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی ظاہر ہوئے اور شیر کو اشارۃً فرمایا۔ اے شیر یہاں سے دُور ہو جا۔ شیر پلٹا اور بھاگ گیا۔ پھر میں نے جو نگاہ اُٹھائی تو میرے آقا و مولیٰ حضرتِ مجدّد الف ثانی قدس سرہ النورانی میری نگاہ سے غائب ہو چکے تھے۔ میرے ساتھیوں نے بھی یہ منظر دیکھا اور مجھ سے دریافت کیا کہ وہ کون بزرگ تھے جنھوں نے ایسے وقت میں تمہاری مشکل کشائی فرمائی۔ میں ان تمام کو بتایا کہ وہ میرے آقا حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی تھے۔ وہ سب کے سب دل و جان سے آپ کے عقیدت مند بن گئے۔

کرامت کی طلبی کا خیال پیدا ہونا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا ایک خاص معتقد مرید خالص سید اور نہایت متقی پرہیزگار اور آپ کا خادمِ خاص جس پر آپ کی عنایات اس قدر تھیں کہ زمین و آسمان کے طبقاتی عجائبات ان پر پوشیدہ نہیں تھے اور عجب قسم کی واردات کا ورود ہوا کرتا تھا، نے بیان کیا کہ ایک دن مجھے خیال آیا کہ اِن دنوں میں تو میرے آقا حضور سے کسی کرامت کا ظہور نہیں ہوا۔ محض اس خیال کے وارد ہوتے ہی میرے احوال میں انقباض ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اس انقباض کا سبب وہی بُرا خیال ہے۔ پس معافی مانگنے کے لیے اپنی دستار کو گردن میں ڈال کر خود کو حضور کے قدموں میں ڈال دیا اور آہ و زاری کرنے لگا۔ مگر اس خیال کو

ظاہر نہیں کیا اور اپنی زبان سے وہ بات نہیں بتائی۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے ایک لمحے کے بعد میرا سر اُوپر کیا اور فرمایا کہ :

"سیّد صاحب نے کرامات طلب کی ہیں اور یہ ناز یبا خیال فلاں کی صُحبت سے پیدا ہوُا تھا۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی نے اس شخص کا نام بھی بتایا جس کے قریب بیٹھنے سے ایسا خیال پیدا ہوا۔

عظمت صحابہ کی تصدیق فرمانا

ایک سیّد کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے جنگ کرنے والوں سے اور خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت اعتراض تھا۔ ایک رات حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے مکتوبات شریف کا مطالعہ کر رہا تھا۔ دورانِ مطالعہ یہ عبارت پڑھی :

"امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُرا کہنے کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کے برابر قرار دیا ہے۔"

اس عبارت سے میں آزردہ ہو گیا اور میں نے مکتوبات شریف کو زمین پر ڈال دیا اور سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی بہت غصّے کی حالت میں تشریف لائے اور میرے دونوں کان اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر فرمایا :

"اے بیوقوف بچے تو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور ہمارے کلام کو

زمین پر پھینکتا ہے۔ اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں ہے تو چلئے
تجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے چلتے ہیں۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے ایک باغ میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ وہاں ایک عمارت میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے اس بزرگ کے آگے تواضع کی تو اس بزرگ نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے میری بات اس بزرگ کو بتائی۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ یہ **حضرت علی** (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ سنو آپ کیا فرماتے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ حضرت علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:

"خبردار، ہزار بار خبردار، کبھی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے اپنے دل میں بغض نہ رکھنا اور ان کی عیب جوئی نہ کرنا کیونکہ ہم جانتے ہیں اور ہمارے بھائی (صحابہ کرام) ہی جانتے ہیں کہ ہم لوگ کس بات کو حق سمجھ کر اعتراض کر رہے ہیں۔"

پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کی بات کو ہر قیمت پر تسلیم کرنا۔

حضرت مجدد کا اپنے مرید کی امداد فرمانا

ایک بزرگ جو خاندانِ سادات سے تعلق رکھتا تھا اور حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی صحبت میں اکثر وقت

گزارتا تھا ایک دفعہ آپ کا ایک قول بیان کرکے فرمایا کہ "بتوں اور بتوں کی پرستش کرنے والوں کو جس قدر ایک مسلمان کے ہاتھوں اہانت ہو سکے کوتاہی نہ کی جائے کہ اُسے اللہ کی راہ کے غازیوں کا ثواب ملے گا" سید صاحب ایک واقعہ کے بیان میں فرماتے ہیں کہ میں دو تین درویشوں کے ساتھ ملکِ دکن کے اطراف کے ایک صحرا میں گیا ہوا تھا کہ وہاں ایک بُت خانہ نظر آیا اور اس کے اطراف میں کوئی شخص موجود نہ تھا۔ دل میں خیال گزرا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی نصیحت کے مطابق اس بت خانے کو ڈھا دینا چاہیے۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں پہنچے اور بت کو توڑ دیا اور اس بت خانے کو ڈھا دینے کا بھی ارادہ کیا۔ ہم بعض مورتیوں کو توڑ چکے تھے کہ قریب ہی ایک ہزار بت پرست لاٹھیاں، پتھر اور تیر و تفنگ لیے پہنچ گئے۔ میں اور میرے دوسرے ساتھی انہیں دیکھ دہشت زدہ ہو گئے اور بھاگنے کی کوئی صورت نہ تھی یہی نظر آتا تھا کہ سب مارے جائیں گے۔ اتنے میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی یاد آئی۔ میں نے حضرت مجدد قدس سرہٗ النورانی کو حاضر تصور کرکے تضرع اور نیاز مندی سے عرض کیا کہ اے میرے آقا اور برگزیدہ ہم نے آپ کی نصیحت پر عمل کرکے یہ کام کیا ہے۔ ہم کو ان کفار اشرار سے نجات دلایئے۔ اس تضرع و زاری کی حالت میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی آواز میرے کان میں آئی کہ انتظار کیجئے ہم تمہاری مدد کے لیے اہل اسلام کا ایک لشکر بھیج رہے ہیں۔ میں نے ساتھیوں کو اس بات سے خبردار کر دیا۔ کفار تیر انداز بالکل قریب پہنچ چکے تھے کہ یکایک ایک بلندی سے

چالیس سوار ظاہر ہوئے اور تیزی سے گھوڑوں کو دوڑا کر پہنچ گئے اور کافروں کی جماعت پر حملہ کر دیا اور ہم لوگوں کو ساتھ لیا۔ جب کفار نظروں سے غائب ہو گئے تو اُن سواروں نے ہمیں رخصت کر دیا۔

ثمرات و برکات کا حصول

ایک سیّد صاحب جو تجارت کا کام کرتے تھے لیکن حقیقت میں اہلِ دل تھے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی سے خاص عقیدت رکھتے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت سے مشائخ کی حاضری دی ہے اور ہر ایک سے ذکر و مراقبہ سیکھا ہے لیکن ایک دن میں سرہند شریف پہنچا اور عشاء کے وقت حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے دربار عالیہ پر حاضر ہُوا اور مورد الطاف ہو کر آپ سے ذکر حاصل کرنے کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم کو ذکر کا طریقہ بتایا جائے گا۔ میں نے بہت تنگ دلی سے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے بہت سے مشائخ سے اذکار حاصل کیے ہیں لیکن ان کے ثمرات اور برکات کی اُمید آپ کی بارگاہ سے ہے۔ آپ مراقبہ میں چلے گئے اور اپنی خاص توجہ سے مجھے نوازا۔ پھر تو استغراق اور وارفتگی نے مجھ پر بہت زیادہ غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ صبح کے وقت تک مجھے اپنا ہوش نہ رہا۔ آخر جب دوسری صبح مجھے ہوش آیا تو میں نے آپ سے ترک و تجرید کے لیے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا:

"تجارت تو لقمۂ حلال اور نفقۂ عیال کا وسیلہ ہے اسے نہ چھوڑو"

اور جو کچھ کہ تمہیں پہنچا ہے اُسے مضبوطی سے پکڑ و۔"

پھر آپ نے یہ آیہ شریفہ تلاوت فرمائی :

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

" اللہ کے نیک بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔"

منقّہ کے دانوں کا مناجات کرنا

ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی بیمار ہو گئے۔ بیماری کے عالم میں آپ نے منقّہ کے دس دانے طلب فرمائے کہ تناول فرمائیں۔ خادم نے منقہ کے دانے آپ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کر دیئے۔ آپ نے متوجہ ہو کر مراقبہ فرمایا کہ ان دانوں کا کھانا سود مند رہے گا یا نہیں۔ کچھ دیر کے بعد مراقبے سے سر اُٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ عجیب بات ظہور میں آئی کہ منقہ کے دانے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کر رہے ہیں کہ :

" اے اللہ، چونکہ تیرے دوست نے اپنے استعمال کے لیے ہمیں طلب کیا ہے اس لیے تو ہمارے اندر نفع اور صحت کا اثر پیدا فرما دے کہ جو شخص ایک دانہ بھی ہم میں سے کھا لے اس کی ہر قسم کی بیماری دُور ہو جائے۔"

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان دانوں کی مناجات کو قبول فرمایا اور چند دانے آپ نے تناول فرمائے جس سے آپ بالکل تندرست ہو گئے۔ اور باقی دانوں میں سے جس نے بھی کوئی دانہ کھایا تو اس نے صحت یابی حاصل کی۔

طعنہ زن کا قتل ہونا

ایک درویش صاحب حال نے بیان کیا کہ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ڈنکا تمام عالم میں بجنے لگا تو میں آپ کے دیدار فائض الانوار کے لیے سرہند شریف آیا اور رات کا چوتھائی حصہ ختم ہوا ہوگا کہ میں شہر میں داخل ہوا اور ایک مسجد میں چلا گیا۔ مسجد کا ایک ہمسایہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور میری اچھی طرح سے خاطر تواضع کی۔ اُسی رات میں نے اس سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا تذکرہ شروع کیا۔ وہ آپ کی ذات کریمہ پر طعن و تشنیع کرنے لگا۔ میں یہ سُن کر بہت رنجیدہ ہوا اور باطن میں آپ کی طرف متوجہ ہوا۔ اچانک دیکھا کہ آپ تشریف لے آئے ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے اور آپ نے اس طعنہ گو کے ٹکڑے کر دیئے۔ اور باہر تشریف لے گئے۔ میں نے جب یہ حال دیکھا تو مجھ پر دہشت طاری ہو گئی اور میں عالم اضطراب میں آپ کے پیچھے دوڑا لیکن آپ کو نہ پایا۔ صبح کو جب میں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو مجھے خوف سا محسوس ہو رہا تھا۔ آپ نے مجھے قریب کر کے مسکراتے ہوئے کان میں فرمایا "جو کچھ رات میں واقعہ گزرا دن میں اس کا کہیں ذکر نہ کرنا"۔ اس کے بعد اس محلہ میں جب میں گیا تو دیکھا کہ ہر طرف شور برپا ہے کہ کوئی شخص اسے قتل کر کے چلا گیا ہے جس کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔

فاتحہ پڑھنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدتمند کا بیان ہے

کہ میرا ایک عزیز تھا جس سے میں بہت پیار کرتا تھا۔ وہ ایک سخت مرض میں مبتلا ہو گیا۔ طبیبوں سے دوائیں کرائیں مگر آرام نہ آیا۔ میں ایک دن حضرت مجدّد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں حاضر ہُوا اور توجہ کے لیے درخواست کی۔ آپ نے دعا کرنے کے تھوڑی دیر بعد مجھے یاد فرمایا۔ میں خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوا تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس کی مغفرت کے لیے فاتحہ پڑھ دی ہے" میں سخت متعجب ہُوا اور اس عزیز کے گھر کی طرف جو شہر سرہند سے کئی میل پر تھا روانہ ہُوا تاکہ اس کی خیریت معلوم کرو ں جب میں وہاں پہنچا تو لوگ اسے دفن بھی کر چکے تھے۔

نذر کی نامقبولیّت اور بچّے کی رحلت

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے عقیدت مندوں میں سے ایک عقیدت مند جو عالم بھی تھا بیان کرتا ہے کہ ایک شخص آپ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہُوا اور عرض کیا کہ حضور میرا بیٹا بیمار ہے اور ساتھ ہی کچھ نذر بھی پیش کی اور بیٹے کے لیے تندرستی کی دُعا کا طالب بھی ہُوا۔ آپ نے اس کی نذر کو قبول نہیں فرمایا۔ اُنھوں نے بہت زیادہ التجا کی لیکن وہ قبول نہ ہوئی حالانکہ آپ نذر قبول فرمالیا کرتے تھے۔ اہلِ صحبت کو یقین ہو گیا کہ نذر کا نامقبول ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ لڑکا رحلت کر جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور اسی دن شام کے وقت وہ بچہ عالمِ فانی سے کوچ کر گیا۔

رُوحِ مجدد کی طرف متوجہ ہو کر صحت یابی حاصل کرنا

ایک باکمال درویش جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا خاص عقیدت مند تھا بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ میں سنپات کی بیماری میں سخت مبتلا ہو گیا یہاں تک طاقت اور حرکت بھی رُک گئی اور صحت کی اُمید باقی نہ رہی۔ اسی اثناء میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی رُوح پُر فتوح کی طرف متوجہ ہوا اور اس توجہ میں مجھے استغراق ہوا کہ خود سے غائب ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی خود تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا،

"اُٹھ جاؤ صحت یابی آپ کے قدم چومے گی۔"

پس اتنا کہنے کی دیر تھی کہ میرا استغراق دُور ہو گیا اور میں بالکل صحتیاب ہو گیا۔ اور بیماری کے تمام اثرات ختم ہو گئے

وبا سے نجات دلانا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے ایک مرید نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک مرید آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور ہمارے محلے میں اور ہمارے گھر کے ہر چہار طرف شدت کی وبا پھیلی ہوئی ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ توجہ فرما کر اس وبا سے ہمیں نجات دلائیں۔ آپ نے سرِ اقدس جھکا کر مراقبہ کیا اور

تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ،

"یقین رکھو تم سب گھر والے وبا سے محفوظ رہو گے صرف ایک نوکرنی ہلاک ہو جائے گی۔"

چنانچہ ایسے ہی ہوا کہ صرف ایک ملازمہ اس وبا سے ہلاک ہوئی اور باقی سب اہل خانہ محفوظ رہے۔

حج کی نامنظوری

ایک صوفی باصفا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھے حج کرنے کا ارادہ غالب ہوا۔ میں نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں عرض کیا اور رخصت کے لیے اجازت چاہی۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر مراقبہ کیا۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ،

"میں نے تم کو حج کے میدان میں نہیں دیکھا۔"

بیان کرنے والے نے کہا کہ اس ارشاد کو آج تیس سال گزر چکے ہیں جب کبھی میں نے حج کا ارادہ کیا تو کامیاب نہ ہو سکا۔ کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

قافلہ سے بھٹکے ہوئے آدمی کی امداد فرمانا

شیخ محمد جو نہایت نیک اور متقی شخص تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ اصفہان تک سفر سے واپسی میں گھوڑے پر سے خرجیں کہیں گر گئیں۔ میں اس کی تلاش کے لیے سواری سے اتر پڑا اور اس جستجو اور بھاگ دوڑ میں بہت وقت گزر گیا اور قافلہ

میری نظر سے غائب ہو گیا اور میں قافلے سے جُدا ہو گیا۔ وہاں سوائے جنگل اور پہاڑ کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ حیران و پریشان روتا ہُوا اِدھر اُدھر بھاگ رہا تھا۔ کہیں بھی قافلے کے آثار نہ پائے اور میں اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ آخر میں نے ایک چشمے کے کنارے بیٹھ کر وضو کیا اور بہت گریہ وزاری سے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی طرف متوجہ ہُوا اور آپ سے امداد طلب فرمائی۔ اچانک دیکھا کہ آپ ایک عراقی گھوڑے پر سوار ہوئے ظہور کیا اور میرے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ:

"اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ۔"

پس حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے مجھے گھوڑے پر بٹھا لیا اور گھوڑے کو تیز رفتار دوڑایا اور کچھ دیر میں قافلے میں پہنچ گیا۔ جب قافلہ نظر آیا تو آپ نے مجھے گھوڑے سے اُتار دیا اور فرمایا کہ جاؤ۔ میں قافلے میں چلا گیا۔ پھر جب میں نے پیچھے کی طرف دیکھا تو آپ کو اپنی نظروں سے غائب پایا۔

قاضی زادے کی صحتیابی کے لیے دعا کرنا

ایک قاضی کا لڑکا جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا مرید تھا اور سرہند شریف میں ہی رہائش پذیر تھا سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا اور حکیموں نے علاج کرنے سے انکار کر دیا۔ نہایت مایوسی کی حالت کی آپ کی خدمت عالیہ میں صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست کی اور ایک پروانہ بھیجا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے جواباً تحریر فرمایا:

"ہم نے تمہیں اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔ انشاء اللہ اس بیماری سے صحت یاب ہو جاؤ گے۔"

چنانچہ آپ کی توجہ اور دُعا سے قاضی زادہ صحت یاب ہو گیا اور جب تک زندہ رہا آپ کے گن گاتا رہا۔

سکونِ قلبی کا حصول

ایک صوفی منش آدمی بیان کرتا ہے کہ میں شروع شروع میں معرفت کے حصول کے لیے پھرتا رہا اور اپنی ناکامی کی وجہ سے اپنی ذات پر ہی ناراضگی کا اظہار کرتا رہا اس مقصد کے حصول نے میرے دل کو بے آرام کر دیا تھا۔ میں دیوانہ وار گھومتا پھرتا اور اپنی ناکامی پر ماتم کرتا رہا اور کسی طرح بھی اس اضطراب سے سکون حاصل نہ ہوا۔ اگر جنگل میں جاتا تو میرا جنون اور بڑھ جاتا اور اگر خلوت میں ہوتا تو پھر بھی کسی طرح آرام نہ ہوتا تھا۔ آخر میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوا۔ اتفاق کی بات کہ آپ اپنے دروازے کے اندر کھڑے ہوئے اور آپ کے اصحاب ایک حلقے میں دست بستہ اور ادب سے سر جھکائے ہوئے اس طرح کھڑے تھے کہ گویا ان کے بدن میں جان ہی نہیں تھی میں ابھی تک آپ کے دروازے پر نہیں پہنچا تھا کہ آپ نے میرے پہنچنے پر متوجہ ہو کر اپنا سر مبارک دروازے سے نکال کر مجھے اشارہ فرمایا کہ:

"اے شخص جلدی سے میرے پاس پہنچ جا۔"

میں تیزی سے آگے بڑھا اور آپ کے قریب ہو گیا۔ آپ نے کمال بندہ نوازی

سے اپنا ہاتھ میری گردن میں ڈالا اور میرا سر اپنی بغل میں لے کر فرمایا کہ،

"جو تمہیں نعمت حاصل ہوئی ہے تیرے ہم عصر میں سے کوئی بھی نہیں حاصل کر سکا۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا یہ ارشاد گویا آبِ زلال تھا جس نے میری پیاس کی آگ بجھا دی اور بے قراری۔ بے آرامی تمام کی تمام سکون میں تبدیل گئی۔

قلعہ کانگڑہ کی فتحیابی کا حصول

جہانگیر عالمگیر شہنشاہِ وقت نے نواب مرتضیٰ خان کے انتقال کے بعد ایک شخص قابل اعتماد بکرماجیت نامی کو قلعہ کانگڑہ کی مہم پر بھیجا۔ بکرماجیت جب سرہند شریف پہنچا تو آپ کی خدمت عالیہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ حاضر ہُوا اور اپنے باطنی طور پر اسلام قبول کرنے کے حالات بھی بیان کیے۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص باطن میں اسلام قبول کرتا ہے اور ظاہر میں کفر پر ہے تو وہ صریحًا **کافر** ہے۔ پھر اس نے عرض کیا کہ بادشاہ نے مجھے قلعہ کانگڑہ کی مہم کے لیے متعین کیا ہے جو بہت سخت مہم ہے کہ نواب مرتضیٰ خان جیسے شخص اس مہم پر کامیاب نہ ہو سکے۔ میں حیران ہوں کہ دار الحرب کے کفار پر کس طرح حملہ کروں۔ مگر آپ دستگیری فرمائیں اور بشارت سے نوازیں کہ قلعہ کانگڑہ میرے ہاتھ سے فتح ہو جائے۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا کہ دار الحرب کے کفار سے جنگ کرنا تمام مسلمانوں

پر واجب ہے اور جب تم اس واجب کو ہماری گردنوں پر سے ساقط کرا رہے ہو تو ہم تمہارے لیے دعا کیوں نہ کریں گے۔ جب بکر ماجیت نے آپ کو اس معاملے میں مہربان پایا تو وہ اور زیادہ عاجزی کرنے لگا اور عرض پرداز ہوا کہ جب تک آپ فتح یابی کی بشارت نہ سنائیں گے میں یہاں سے نہ اُٹھوں گا۔ آپ نے پھر پہلے والے کلمات دہرائے تو پھر وہ اور زیادہ گزارشات پیش کرنے لگا۔ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی نے دیکھا کہ اسے کسی طرح بھی تسلی نہیں ہوتی تو آپ نے مراقبہ فرمایا اور توجہ فرمائی۔ پھر مراقبہ سے سر مبارک اُوپر اُٹھا کر فرمایا کہ:

"انشاء اللہ کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔"

بالآخر بکر ماجیت اُٹھ کھڑا ہوا اور آداب و تعظیم بجا لاتا ہوا رخصت ہو گیا۔ وہ قلعہ جو آج تک کسی نے فتح نہ کیا تھا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی تھوڑی سی توجہ سے قلعہ فتح ہو گیا۔

بخار سے نجات کا حصول

ایک حافظ قرآن کا بیان ہے کہ ایک بار تراویح میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی موجودگی میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا۔ اتفاقاً جب چھ پارے ختم ہوئے تو مجھے سخت بخار آ گیا اور بخار نے مجھے اس قدر بے ہوش کر دیا کہ میری عصر کی نماز بھی قضا ہو گئی اور جب مجھے شام کو ہوش آیا۔ افطار کے بعد سخت نقاہت کے عالم میں آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بخار آ گیا ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا بخار کی سختی میں تم کیسے نماز

میں قرآن پڑھ سکو گے۔ میں عرض کیا حضور حال تو ایسا ہی ہے۔ آپ کی توجہ اور امداد شامل حال رہی تو میں ضرور پڑھوں گا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا:

"جلدی آؤ اور پڑھو اللہ بہتر کرے گا۔"

پھر جب میں تراویح میں قرآن مجید پڑھنے کے لیے آیا تو مجھے پسینہ آگیا اور میرا بخار پوری طرح اُتر گیا۔ ایسا کہ جیسے کبھی بخار آیا ہی نہ تھا۔

اعضا کا ٹکڑے ہو کر دوبارہ سلامت ہو جانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا ایک عقیدت مند جو خاندانِ سادات سے تعلق رکھتا تھا، نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں دکن میں شہر اُجین میں ایک لشکر کے ساتھ تھا۔ ایک دن مجھے انقباض ہُوا تو میں تفریح کے لیے باہر آکر بازار میں ایک دکان پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک کامل درویش نے میری طرف التفات فرمایا اور سلام کیا۔ میں نے سلام کا جواب دیا۔ وہ میرے قریب آگئے اور بیٹھ کر کہنے لگے کہ میں پہاڑوں کے ایک گوشے میں رہتا ہوں اور خلوت میں اپنا وقت گزار رہا ہوں۔ میں اس گوشے سے باہر آنے والا نہیں تھا لیکن حضرت مجدد الف ثانی کا مرید ہوں۔ میں نے ان کا نام مبارک سُنا تو اُن کی خوشبو میرے مشامِ جان میں آنے لگی۔ میں اُس خوشبو کے پیچھے روانہ ہُوا تو وہ خوشبو تم میں سے سونگھ رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ نے بالکل صحیح کہا میں بھی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا مرید ہوا ہوں اور

اسی نسبت سے تم کو یہاں کھینچ لیا ہے۔ پھر ہم دونوں دیر تک ساتھ بیٹھے رہے اور ہر معاملے میں بات کرتے رہے۔ اسی ضمن میں اُنھوں نے کہا کہ ایک مدت تک حضرت کی خدمت میں رہ چکا ہوں۔ ایک رات عشاء کے بعد آپ اپنی خلوتِ خاص میں تشریف لے گئے۔ لیکن آپ کا ایک عزیز وہاں حاضر تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ ماحضر تیار ہے۔ اگر آپ موافقت کریں تو ہم ساتھ ساتھ کھا لیں۔ میں نے قبول کر لیا۔ اس شخص نے جو خدا کا خوف نہ رکھتا تھا آپ کے متعلق شکوہ و شکایت راستے میں ہی شروع کر دی۔ میں اس کی رفاقت سے بے زار ہو گیا۔ لیکن میں نے صبر کیا اور اس کے گھر پہنچ گیا۔ اس نے کھانے کا طباق میرے سامنے رکھ دیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اس کے تمام اعضاء آپ کی غیرت کی تلوار سے کٹ کر جدا جدا ہو گئے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ میں یہ دیکھ کر لرزنے لگا اور خوف کے مارے وہاں سے بھاگا۔ اور جب میں حضرت مجدد الف ثانی کے دروازے پر پہنچا تو دیکھا کہ آپ خلافِ معمول اپنے دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھ پر توجہ فرمائی اور میرا ہاتھ پکڑا اور روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ اُسی شخص کے گھر پہنچے۔ آپ اس کے گھر کے اندر چلے گئے اور میں دروازے پر کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور وہ شخص بھی آپ کے ساتھ تندرست اور سلامت آیا اور آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے اُسے رخصت کیا اور اپنے مکان میں تشریف لے آئے۔ میں حیرت میں تھا کہ ابھی تو اس شخص کو اس حال میں دیکھا تھا اور اب اسے بغیر زخم کے دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "جو کچھ تم نے دیکھا وہ کسی دوسرے سے نہ بتانا۔"

عہدہ کا بڑھ جانا

ایک شخص جس کا نام قاسم تھا اور خواجہ قاسم قلیچ خانی کے نام سے مشہور تھے اور حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کے مقبول اور منظورِ نظر تھے۔ حضرت خواجہ قاسم کو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی سے خاص عقیدت و محبت تھی۔ حضرت مجدد کی خدمت میں اُنھوں نے عرض کیا کہ حضور توجہ فرمائیں کہ میں بڑے عہدے پر پہنچ جاؤں۔ آپ نے تھوڑی دیر کے لیے توجہ فرمائی اور پھر فرمایا کہ تمہارا منصب ہزاری تک نظر آتا ہے۔ وہ اُٹھے اور آداب بجالائے۔ اس وقت ان کا کوئی عہدہ نہ تھا لیکن تھوڑے ہی عرصے میں منصب ہزاری مل گیا اور اسی منصب پر قائم رہے۔

دو رکعت میں اکیس پارہ قرآن پڑھنا

ایک حافظ نے بیان کیا کہ میں نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ پھر ایک دفعہ الہ آباد کا سفر درپیش ہُوا تو قرآن مجید کی تلاوت میں کمی آگئی اور میرے حافظہ میں خلل پیدا ہو گیا اور چند سال اسی طرح گزر گئے۔ ایک عرصے کے بعد میں اپنے وطن سرہند شریف آیا تو اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی اپنے خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ سے رخصت ہو کر پہنچے تھے اور اپنے دروازے کے سامنے نئی مسجد بنوائی تھی اور ماہ رمضان کا مہینہ تھا۔ میں جب آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا، حافظ صاحب

تراویح میں آپ ہم کو قرآن سنایئے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا حافظہ کچھ بھول گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں سنایئے۔ میں نے دو تین مرتبہ اسی طرح عرض کیا لیکن آپ نے وہی جواب دیا۔ مجبوراً آپ کے حکم کی تعمیل میں شروع کیا اور آپ کی برکت سے میں نے دو رکعتوں میں **اکیس** پارے پڑھے۔ صرف حافظ کے پیچھے آپ ہی کھڑے رہے اور کوئی دوسرا کھڑا نہ رہا۔ پھر میں نے دوسری رکعت میں قرآن ختم کر دیا اور بہت کم سہو واقع ہوا اور یہ بات خالص آپ کے تصرف کی وجہ سے ہوئی ورنہ میں قرآن مجید کا کچھ حصہ بھول چکا تھا۔

پالکی میں بیٹھنے سے صحتیابی کا حصول

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کا ایک عقیدت مرید حافظِ قرآن جو ہمیشہ تراویح میں قرآن مجید سنایا کرتا تھا نے بیان کیا کہ حضرتِ مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی ایک دن سیر کے لیے نکلے اور پہلے قصبۂ سنگان تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے حضرۃ شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے قصبۂ کیتھل تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے واپسی پر اجراوڑ آئے اور شیخ احمد اجراوڑی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے اُن کے گنبد میں تشریف لائے۔ میں چونکہ تمام راستہ میں آپ کی رکاب میں دوڑتا ہوا آیا تھا اس لیے میرے اعضاء گرم ہو گئے تھے اور میں پسینے میں تر ہو گیا تھا اور ہوا بھی خشک تھی۔ پیاس کا شدید غلبہ تھا۔ میں نے آبِ خنک طلب کیا اور جام نوش کیا۔ اس پانی کے پیتے ہی

میرا حال کچھ سے کچھ ہو گیا، میرے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا اور دل کمزور ہو گیا اور جان بہ لب ہو گئی۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا میری روح پاؤں کی طرف سے نکل کر میرے سینے تک پہنچ گئی ہے۔ لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور میری حالت مایوس کن ہو گئی۔ اتنے میں حضرت گنبد سے باہر آئے اور مجھ سے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض کیا کہ چونکہ میں گرمی میں آیا تھا مجھ پر پیاس غالب ہو گئی تھی، اس لیے میں نے پانی پی لیا، تو میرے دل میں ضعف پیدا ہو گیا اور گویا اَب جان نکل رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"ان کو ہماری پالکی میں بٹھا دو۔"

اور آپ خود گھوڑے پر سوار ہو گئے اور احباب سے فرمایا کہ:

"ان کی جان نکلنے کو تھی، میں نے ان کو اپنی ضمانت میں لے لیا ہے اور وہ اَب جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے۔"

ابھی تھوڑا ہی راستہ طے ہوا تھا کہ میں نے اپنے اندر قوت اور صحت پائی۔ چنانچہ میں پالکی سے اُتر گیا اور آپ کی رکاب میں پیدل چل کر منزل تک پہنچا۔

خواب میں صحت کی خوشخبری دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی کا ایک عقیدت مند جس کا نام محمد تراب تھا، نے بیان کیا کہ میرا بھائی سخت بیمار تھا۔ ایسا کہ لوگوں کو اس کی زندگی کی اُمید نہ رہی، بلکہ اس کے لیے کفن بھی آ گیا۔ اسی اثنا

میں اُس نے آپ کی خدمت میں ایک گائے اور دس روپے بطور ہدیہ بھیجے۔ صبح کے وقت اُس نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کھڑا کر دیا پھر فرمایا کہ :

"تم صحت یاب ہو جاؤ گے گھبرانے کی ضرورت نہیں "

وہ خواب سے بیدار ہوا اور اپنے اندر بڑی طاقت محسوس کی اور کھڑا ہو گیا پھر کہنے لگا کہ میں بھوکا ہوں۔ جو لوگ وہاں موجود تھے اُنھوں نے کہا کہ یہ بکواس کر رہا ہے۔ وہ کہنے لگا یہ بکواس نہیں ہے۔ پھر اس نے خواب میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا واقعہ بیان کیا اور اپنی صحت کی بشارت کا ذکر کیا۔ اور تمام بیماری کے اثرات ختم ہو گئے۔

علامہ میرک کے شبہات کا ازالہ

ایک شخص میرک نامی جو شاہجہان کا اُستاد اور بادشاہ کے مقربین میں سے تھا، بیان کرتا ہے کہ مجھے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی سے خاصا بغض تھا اس لیے کہ میں نے بعض حضرات سے سُنا ہوا تھا کہ آپ نے کہیں لکھا ہے کہ میرا مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہے اُسی زمانہ میں مَیں ہندوستان آیا اور میں سرہند میں ٹھہرا۔ اتفاق سے میری ملاقات میرے ایک قدیم دوست سے ہوئی جو پہلے بالکل آزاد طبیعت کا تھا اور صلاح و تقویٰ سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ لیکن اب شریعت اور تقویٰ کے لباس میں آراستہ ہے اور خدا طلبی اور حق پرستی اس کی پیشانی سے

ٹپکتی ہے۔ میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے بتایا کہ میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا مرید ہو گیا ہوں اور اُن کی خدمت میں حاضری نصیب ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی صحبت کی برکت سے یہ دولت مجھے عطا فرمائی ہے میں نے کہا انہوں نے تو ایسی ایسی بات لکھی ہے اُن کی صحبت میں کیا اثر ہوگا؟ اس نے کہا، خبردار، ہزار بار خبردار۔ بے سمجھے ہوئے انکار مت کرو۔ وہ تو اس وقت قطب مدار ہیں۔ اگر تم آپ کو دیکھو اور آپ کی صحبت میں بیٹھو تو تمہیں خود ہی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ مجھے چونکہ آپ سے سخت کدورت تھی اس لیے میں نے کہا کہ میں تو آپ کو نہیں دیکھ سکتا۔ وہ بہت زیادہ اصرار کرنے لگا کہ ضرور دیکھو اور اپنے تصوراتِ فاسدہ سے باز آجاؤ۔ پھر تو میں نے کہا کہ اچھا اگر میری تین باتوں کا جواب دے دیں گے تو میں اُن کا عقیدت مند بن جاؤں گا۔

۱۔ پہلی بات تو یہ وہ خود ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کریں اور میرے دل سے انکار کی کدورت کو دور کریں۔

۲۔ دوسری بات یہ کہ میرے آباؤ اجداد کا ذکر چھیڑیں اور ان کے کچھ حالات پر روشنی ڈالیں۔

۳۔ تیسری بات یہ کہ خواجہ خاوند محمود کے احوال بیان کریں۔

بالآخر میں اپنے اس دوست کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جونہی میں نے اُن کو دور سے دیکھا تو میرے تمام اعضاء میں رعشہ طاری ہو گیا اور دل ہیبت زدہ ہو گیا۔ کانپتے کانپتے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دی۔ میرے بیٹھتے ہی

آپ نے تکیے کے نیچے سے ایک تحریر نکالی اور مجھے دی۔ وہ وہی مکتوب تھا جس سے لوگوں نے یہ بدگمانی پیدا کر لی تھی کہ گویا آپ نے خود کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کہا ہے۔ آپ نے یہ ایسی بات واضح فرمائی کہ میرے ذہن سے تمام شکوک و شبہات دُور ہو گئے۔ پھر فرمایا:

"اے مولانا میرکی۔ تمہارے والد کا نام یہ تھا۔ تمہارے دادا کا نام یہ تھا اور تمہارے پردادے ایسے تھے۔"

ہر ایک کا نام اور اُن کے حالات بیان فرما دیئے۔ حالانکہ میرا اُن سے کہیں دُور کا بھی تعارف نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ اُٹھے اور چاہا کہ مجھے رخصت کریں میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ آپ نے تیسری بات کی بھی وضاحت فرما دی۔ آپ نے پلٹ کر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ خواجہ خاوند محمود ہمارے پیر زادے ہیں اور روحانیت کے بادشاہ ہیں۔ شیخ میرک کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ میں نے ایک ہی محفل میں پایا اور میرے دل کی کدورت باقی نہ رہی۔ دل صاف آئینہ کی مانند ہو گیا۔

ظالم حاکم اور اٹھارہ سال قید کی سزا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ میں انبالہ کا رہائشی تھا اور انبالہ کے حاکم نے میری زمین جس سے میں روزی کماتا تھا ضبط کر لی۔ ایک دن میں نے بارگاہ مجددیت میں اس ظالم حاکم کا ذکر کیا کہ اس نے میرے ساتھ ایسا ظلم کیا ہے اور مجھے اس سے اور بھی خدشات ہیں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے کچھ دیر مراقبہ کر کے فرمایا:

"ایسا کبھی نہیں ہو گا بلکہ حاکم ذلیل و خوار ہو گا۔"

دوسری فصل کے موقع پر اس زمین کے محصول کے لیے رقم حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی تھی کہ اچانک یہ حاکم ملازمت سے معطل ہو گیا اور اٹھارہ سال کے لیے قید میں ڈالا گیا۔ پھر وہ رقم دوسرے حاکم نے نہ طلب کی اور زمین کی بحالی بھی ہو گئی۔

شیخ مزمل کا پہاڑ کی غار میں گرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی نے ایک دن اتفاق سے فرمایا کہ:

"شیخ مزمل ایک خطرناک مقام پر ایک گڑھے کے اندر گرے ہوئے ہیں اور وہاں سے باہر نکلنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔"

چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ شیخ مزمل سرہند کی بعض پہاڑیوں میں سیر کے لیے گئے تھے کہ اتفاقاً ایک غار کے کنارے اُن کے پاؤں میں لغزش ہوئی اور وہ غار میں گر گئے۔ چنانچہ اس غار میں سے باہر آنا مشکل ہو گیا لہذا ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں تاکہ باہر آجائیں۔ اتنے میں ایک دہقان نے دُور سے دیکھ لیا اور اس نے لوگوں کو خبر دی۔ پھر وہ لوگ اس غار پر پہنچ گئے اور شیخ مزمل کو رسی سے باہر کھینچ لیا۔ شیخ مزمل باکمال درویش، نیک، متقی، پرہیزگار اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے خلیفہ بھی تھے۔

تختۂ غسل پر حضرت مجدد کا تبسم فرمانا

حضرت علامہ بدرالدین سرہندی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے وصال مبارک کو بیان کرتے ہوئے ہیں کہ :

"جب حضرت قطب ربانی مجدد الف ثانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے وصال شریف کے بعد آپ کے بھتیجے شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ غسل دے رہے تھے اور میں ساتھ پانی دے رہا تھا۔ میں نے آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور پھر اپنی آنکھوں پر ملا۔ جس وقت لوگوں نے چاہا کہ غسل کے لیے آپ کے کپڑے اتاریں اور آپ کے اوپر سے بالاپوش کو اٹھائیں تو میں نے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھ ناف پر باندھے ہیں اور داہنے کا انگوٹھا چھنگلیا کے ساتھ حلقہ کیے ہے جیسا کہ نماز میں کچھ لوگ کرتے ہیں حالانکہ بوقتِ وصال آپ کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے گئے تھے جیسا کہ رواج ہے۔ حاضرین نے اس حالت کو دیکھا اور ہاتھوں کو کشادہ کر دیا مگر وہ پھر اسی حالت میں ہو گئے۔ جب لوگوں نے آپ کی حالت کو سمجھ لیا تو پھر اسی حالت پر چھوڑ دیا۔ لوگ کفن دفن میں مشغول ہو گئے اور جب غسل کے لیے کپڑے اتارے گئے اور دستار مبارک کو سر سے ہٹایا گیا اور تختۂ غسل پر اٹھایا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ تبسم فرما رہے ہیں جیسا کہ ظاہری حیاتی میں آپ کا معمول تھا۔ اور جب تک آپ تختۂ غسل پر رہے تبسم فرماتے رہے۔ حاضرین متعجب ہوئے۔ اس کے بعد آپ کو وضو کرایا گیا اور ہاتھوں کو پھر کشادہ کیا گیا اور آپ کو بائیں پہلو بٹھا دیا گیا

اتنے میں آپ نے پھر سیدھا ہاتھ اُلٹے ہاتھ پر باندھ لیا۔ ہاتھوں کو پھر کشادہ کرکے تختہ پر لایا گیا اور تمام حاضرین نے دیکھا کہ سیدھا ہاتھ سیدھی طرف سے اور اُلٹا ہاتھ الٹی طرف سے دھیرے دھیرے چل کر ایک دوسرے سے مل گئے اور سیدھے ہاتھ نے اُلٹے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ چنانچہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیا نے الٹے ہاتھ کے پہنچے کو حلقہ کر لیا۔ حاضرین آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر نہایت متعجب ہوئے۔

بعد از وصال ملاقات ہونا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ میرا بیٹا بیماری میں مبتلا ہو گیا اور بیماری میں ہی اُسے ڈراؤنی اشکال نظر آنے لگیں۔ وہ ہر وقت خوفزدہ رہتا۔ میں نے بیٹے سے کہا اے بیٹے تو نے چھوٹی عمر میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کو دیکھا تھا کیا تجھے حضور کا حلیہ یاد ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کی داڑھی مبارک اور مونچھیں مجھے یاد ہیں۔ باپ نے کہا بس تو یہ ہی ذہن نشین کر لے پھر شیطانی وساوس سے تو محفوظ رہے گا اور آپ کی صورتِ مبارکہ کی ذہن نشینی کے صدقہ میں تجھے صحتیابی ہو جائے گی۔ اُس نے حضور کے حلیہ مبارک کو ذہن نشین رکھا۔ ناگاہ اُسے استغراق ہو گیا۔ افاقے کے بعد اس نے بتایا کہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کو دیکھا۔ کہ آپ نے فرمایا :

" ہم خدا سے واصل ہیں اور ہم جنت میں آ گئے ہیں۔ پہلے ہم

نے دایاں قدم جنت میں رکھا اور اللہ تعالیٰ کے قدم پکڑ لیے۔"
میں نے عرض کیا:
"حضور مجھے خدا سے ملا دیجئے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ کے قدم پکڑ لوں۔"
حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:
"ابھی تمہارا اور تمہارے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے۔"
جب وہ لڑکا خواب سے بیدار ہوا تو پوری صحت حاصل کر چکا تھا کسی قسم کا کوئی ضعف نہیں تھا۔ تمام شیطانی وساوس سے چھٹکارا ہو چکا تھا۔

بعد از وفات مسجد میں نماز ادا کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے وصال شریف کے چند روز بعد آپ کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ:
"آج ظہر کی نماز کے وقت حضرتِ مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی مسجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ مؤذن نے اقامت کہی اور لوگ جماعت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں امام کے پیچھے کھڑا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے پہلو میں حضرتِ مجدد قدس سرہٗ تشریف فرما ہیں اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر متصل کھڑا کر دیا تاکہ درمیان میں فاصلہ نہ رہے۔ نماز کے آخر تک میں آپ کو دیکھتا رہا۔ جب سلام پھیرا تو آپ کو غائب پایا۔"

بوقت وصال آسمان کا گریہ کرنا

جس روز حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے وصال شریف فرمایا آسمان کے تمام اطراف میں بہت زیادہ سرخی پھیلی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ آسمان کی سرخی اس کا گریہ وزاری ہے کہ جو اولیاء اللہ کے لیے ہوتی ہے۔

قلعہ گوالیار سے رہائی کی خوشخبری سنانا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے عقیدتمندوں میں سے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ جب آپ کو قلعہ گوالیار میں بند کیا گیا تو میں آپ کی خدمت پر معمور تھا۔ ایک درویش کا قریب سے گزر ہوا تو نہایت تعجب سے آپ کو کہلا بھیجا کہ اس جگہ سے آپ کو رہائی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس آزاد کا سبب رافضی لوگ ہیں اور اس قلعہ پر انہی کا تسلط ہے اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ لوگ قلعہ سے اُوپر سے پھینک دیں تو انہیں کون روک سکتا ہے۔ حضرت مجدد قدس سرہ العزیز نے اُس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جلدی رہا ہو جاؤں گا۔ کیونکہ بعض لوگ جن کا حصہ میرے پاس ہے انہیں حصہ پہنچانا ابھی باقی ہے اور یہ کام میری رہائی پر ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ جلد ہی رہا ہو گئے۔

وصال شریف کی خبر اشاروں میں دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے ایک دن اپنے

مرضِ طاعون سے نجات پانا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے زمانہ میں ایک دفعہ مرضِ طاعون کا غلبہ ہوا، اور ایک شخص کے متعلق لوگوں نے بُرے حالات دیکھے تو آپ کی خدمت میں عرض کر دیئے۔ آپ نے ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ حصنِ حصین کا ختم کیا جائے۔ اُس شخص نے یہ ختم کیا اور عرض کیا۔ آپ نے فاتحہ پڑھی اور پڑھنے کے بعد اُن سے فرمایا کہ اس فاتحہ کے پڑھتے وقت میں نے تمہارے گرد ایک قلعہ دیکھا کہ قائم کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس قلعہ کی بعض دیواریں صحیح نہیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ختم کے پڑھنے میں کوئی نقص واقع ہوا ہے اس شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ حصنِ حصین کا وہ نسخہ بہت بدخط تھا بعض مقامات پڑھے نہیں گئے اور غلط بھی تھا۔ وہ شخص چلا گیا اور دوبارہ ختم پڑھا اور پھر آ کر عرض کیا۔ اب آپ نے فرمایا کہ یہ درست ہوا اور پہلا ختم ایک دوسرے شخص کے لیے منتقل ہو گیا جو اس کے لیے بہتر ثابت ہوا۔ یعنی وہ شخص سخت مرضِ طاعون میں مبتلا تھا کہ اطباء بھی اس بیماری سے مایوس ہو چکے تھے اور وہ اب صحتیاب ہو گیا اور وہ پہلا شخص بھی تندرست ہو گیا۔

سلام کی ابتداء کرنا

حضرتِ مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے عقیدت مند نے بیان کیا کہ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ ہر چھوٹے بڑے کو پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک

ایک عقیدت مند امیر کو کسی حاجت مند کی سفارش میں مکتوب لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ :

"چونکہ اس شہر میں ہر سال وبا آتی ہے ۔ معلوم نہیں کہ اس سال میری زندگی وفا کرتی ہے یا نہیں ۔ اُمید ہے کہ تم بہتر رہو گے "۔

اسی طرح آپ نے بات پوشیدہ رکھتے ہوئے اپنے انتقال کی خبر کر دی ۔ پھر اسی سال آپ کا وصال ہو گیا ۔

مراقبہ میں تشریف لا کر حالات سے آگاہ کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدت مند سیّد کا بیان ہے کہ میں اُجین میں تھا اور سوداگروں کی ایک جماعت میری ہمسائی تھی ۔ اُن میں سے ایک شخص جان محمد جالندھری تھا جو مجدد سے عقیدت رکھتا تھا ۔ اتفاقاً ایک دن خبر ملی کہ آپ کو بادشاہ نے نظر بند کر کے گوالیار بھیج دیا ہے ۔ میں یہ سُن کر بہت پریشان ہُوا ۔ دیکھا کہ جان محمد میرے پاس آیا اور مجھے پریشان دیکھ کر پوچھا ۔ میں نے تمام واقعہ بیان کر دیا ۔ اس نے کہا کہ میں بھی انہی سے عقیدت رکھتا ہوں اور میں انہی سے تحقیق کروں گا ۔ وہ گیا اور آپ کی طرف متوجہ ہُوا ۔ قیلولہ کیا ۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی مراقبے میں تشریف لے آئے اور فرمایا یہ خبر صحیح ہے بعض مقاماتِ سلوک جلالی تربیت پر موقوف ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ان حصول ممکن نہ تھا ۔ دوستوں سے کہہ دو کہ اس معاملے میں خاطر جمع رکھیں کہ اس معاملے کا راز یہی ہے ۔

دن میرے دل میں خیال آیا کہ آج میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں چلتا ہوں اور اچانک پہنچ کر پہلے سلام کروں گا۔ چنانچہ اس ارادے سے میں آپ کی خدمت میں روانہ ہوا اور آپ کے جماعت خانے کے قریب پہنچ گیا تھا کہ اگر دو تین قدم آگے بڑھتا تو بالکل آپ کے سامنے پہنچ جاتا لیکن آپ نے مجھے دیکھا بھی نہ تھا اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ جماعت خانے کے اندر سے آپ نے آواز دی کہ اے فلاں السّلام علیکم۔ ناچار میں نے قدم بڑھایا اور خود کو آپ کے سامنے پیش کر کے وعلیکم السلام عرض کیا اور آپ سے اپنے ارادے کا ذکر بھی کیا۔ وہ یہ کہ میں سلام کی ابتدا کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا۔

دو جسم ایک رُوپ

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ایک عقیدت مند بیان کرتا ہے کہ آپ نے ایک روز شام سے پہلے فرمایا کہ میں ایک کام تم سے کہتا ہوں، تم کرو گے؟ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیوں نہ کروں گا۔ پھر آپ نے مجھے ایک اخروٹ میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ باغ حافظ رخنہ میں چند درویش ٹھہرے ہوئے ہیں، اُن کے پاس جاؤ۔ اُن میں ایک فقیر اُن سے الگ بیٹھا ہوا ہے۔ چیچک رو ہے۔ اس کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام دعا کہو اور یہ اخروٹ اس کو دے دو اور اس کو بلا کر میرے پاس لاؤ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہاں پہنچا۔ دیکھا کہ قلندروں کی ایک جماعت بیٹھی ہے اور ایک چیچک رو فقیر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہے۔ جونہی اس نے مجھے

دیکھا کہنے لگا، کیا تم کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر میں نے وہ اخروٹ اس کو دیا اور حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی طرف سے دعا اور سلام بھی کہا۔ اس نے کہا کہ ہم کو بلایا ہے اور خود تشریف نہیں لائے۔ پھر وہ اُٹھا اور میرے ساتھ روانہ ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی محراب میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ دوسری طرف آ کر بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ قہوہ لاؤ۔ میں اس طرف کو دوڑتا ہوا گیا جہاں قہوہ تیار ہو رہا تھا۔ میں وہاں پہنچا اور قہوہ کا پیالہ لے کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ نے فرمایا اُنہیں پیش کرو۔ جب میں نے اُن کی طرف رُخ کیا تو دیکھا کہ وہ فقیر بھی حضرت مجدد الف ثانی ہی تھے۔ فقیر نے کہا کہ یہ انہی کی طرف لے جاؤ۔ پھر جب میں نے اُن کی طرف رُخ کیا تو وہاں بھی آپ ہی تھے۔

نسبتِ قادریہ کا عطا کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمتِ عالیہ میں ایک دن ایک طالب نے نسبتِ قادریہ کے لیے التجا کی۔ آپ نے اس سلسلہ عالیہ کا طریقہ انھیں تفویض فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اکثر صحبت میں حاضر رہا کرو۔ آپ نے اس شخص کی خاطر خود کو بھی دو تین روز تک نسبتِ قادریہ میں رکھا اور اس کی برکتیں اس پر تفویض فرمائیں اور وہ لوگ جو آپ سے انوارِ نقشبندیہ کا اقتباس کیا کرتے تھے۔ اُن دنوں خود کو معطل اور بے کار پا رہے تھے اور اپنے معاملے میں انقباض دیکھ رہے تھے اور اصل حقیقت سے واقف نہ تھے۔ مجبوراً اُنھوں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ

مسکرائے اور فرمایا۔ ہاں۔ دو تین دن سے میں نے خود کو آپ سے الگ کر کے نسبتِ قادریہ کی تحصیل کے لیے فلاں طالب کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی لیے تمہاری نسبت میں انقباض ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ اُن لوگوں کے حال پر متوجہ ہوئے اور ایّامِ گزشتہ کی تلافی فرما دی اور وہ فیوض و برکات جو چلّوں میں بلکہ سالوں میں بھی اُن کو حاصل نہ ہوتے وہ ان دنوں حاصل ہو گئے۔

حضرۃ غوث الاعظم قطب تارا میں

کسی عقیدتمند درویش نے ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی سے ایک درویش جان محمد جو جالندھر کا رہنے والا تھا اس کے حالات دریافت کیے تو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ یہ شخص جالندھر کا رہنے والا ہے اور جان محمد اس کا نام ہے اور فلاں اس کے باپ کا نام ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کا باپ میرا جاننے والا تھا۔ اس کو آپ نے کس سلسلہ میں بیعت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آپ نے فرمایا کہ سلسلۂ قادریہ میں۔ اس نے کہا کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ اس کو حضور غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں پہنچا دیجئے۔ اتنے میں حضرۃ مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی اُٹھے اور آفتابہ، نیز چند ڈھیلے مجھ سے منگوائے۔ میں لایا۔ آپ بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے نکلے تو فرمایا جان محمد! تم قطب تارا جانتے ہو؟ دیکھو یہی ہے یا اور؟ قطب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اچھی طرح دیکھو۔ میں نے

دیکھا کہ قطب تارے کے اندر سے ایک بزرگ سیاہ خرقہ پہنے ہوئے باہر آئے اور تیر کی طرح تیزی سے ایک لمحے میں اسی طرح پہنچ گئے۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ ان کو آداب بجالاؤ۔ یہ حضرت غوث الاعظم ہیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں میں آداب بجالایا۔ اس کے بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ رخصت ہو گئے اور پھر اسی قطب تارے کی طرف متوجہ ہو کر اُسی تارے کے اندر غائب ہو گئے۔ جب آپ وضو کر کے مسجد تشریف لے گئے تو اس درویش سے آپ نے پوچھا کہ تم نے حضرۃ غوث اعظم کی زیارت کی تو اس نے عرض کیا جی ہاں میں نے زیارت کی۔

ولایتِ ابراہیمی کا حصول

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدت مند کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ تم اور فلاں شخص دونوں کو ولایتِ ابراہیمی حاصل ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ آپ کا فرما دینا بالکل ہی کافی ہے لیکن اگر مجھے بھی اس بات کا علم ہو جائے تو بہتر ہوگا۔ اُسی رات میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت شان و شوکت کے ساتھ دیکھا اور وہاں حضرۃ مجدد علیہ الرحمۃ بھی موجود تھے اور میں اور وہ دوسرا شخص جس کو ولایتِ ابراہیمی حاصل تھی دونوں کھڑے تھے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کے قدموں میں ڈال دیا۔ ہم دونوں نے حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کی قدم بوسی کی اور پھر ہم اپنی جگہ پر قائم ہو گئے۔

پان کھانا اور احوال کا سلب ہو جانا

ایک سید صاحب نے ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک مجذوب مرید جس کا نام جان محمد تھا جو اپنے حال میں مست تھا سے کہا کہ جان محمد تم ایسے اُمور کے مشاہدے کے باوجود پھر سوداگری میں کیوں پڑ گئے۔ جان محمد نے کہا یہ عجب قصہ ہے جو میں بیان کیے دیتا ہوں وہ یہ کہ: میرے اقربا حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہو کر التماس کرنے لگے کہ جان محمد ہمیں دے دیں تاکہ ہم اس کی شادی کریں آپ نے فرمایا جاؤ اور شادی کر لو۔ لیکن میں نہیں گیا، تو وہ رشتہ دار پھر آئے۔ غرض کہ وہ رشتہ ہمیشہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے آڑے آتے رہے اور آپ مجھے اکثر فرمایا کرتے تھے لیکن میں نہیں گیا۔ بالآخر ان رشتہ داروں کی وجہ سے آپ تنگ آ گئے۔ ایک دن آپ پان کھا رہے تھے کہ آپ نے اپنے دہن مبارک سے تھوڑا سا پان مجھے نکال کر دیا اس پان کھانے کی دیر تھی کہ میرا حال سلب ہو گیا۔ اس سے پہلے میری حالت مستانہ تھی اور اب پکا دنیادار بن گیا ہوں۔ پھر میں نے ان رشتہ داروں کی رفاقت اختیار کی اور میری شادی ہو گئی اور پھر میں نے پیشہ تجارت اختیار کر لیا۔ لیکن آپ سے محبت ویسی ہی ہے جیسے پہلے تھی۔ جب کبھی توجہ کرتا ہوں تو آپ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہوں۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

حالتِ کفر سے اسلام کی شرفیابی

ایک دن حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی تنہائی میں بیٹھے ہوئے تھے اور نو مسلم عبد الرحمٰن نامی بھی خدمت میں حاضر تھا آپ نے عبد الرحمٰن سے فرمایا:

"مانگو کیا چاہتے ہو۔ جو چاہو گے وہی دیا جائے گا۔"

عبدالرحمٰن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا:

"حضور میرا بھائی اور میری والدہ حالت کفر میں بہت سخت ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی مگر انھوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ آپ توجہ فرمائیں کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔"

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

"اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہیئے۔"

عبدالرحمٰن نے عرض کیا:

"حضور آپ کی توجہ سے سب بھلائی مجھے مل جائے گی لیکن ابھی صرف یہی آرزو ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔"

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا:

"بہت جلد وہ اسلام قبول کر لیں گے۔"

آپ نے ارشاد کے بعد تیسرے دن اس کے بھائی اور والدہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

اُمُّ الکتاب

(تفسیر سُورہ فاتحہ)

از افادات

علامہ محمد نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

سید محمد ناصر عثمان شاہ گیلانی

— ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات

نوری کتب خانہ ۔ لاہور

سرگزشتِ ابنِ تیمیہ

از افادات

علامہ محمد نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

سید محمد ناصر عثمان شاہ گیلانی

ایم اے عربی ○ ایم اے اسلامیات

نوری کتب خانہ ○ لاہور